وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا

اور قرآن میں ہم نے وہ چیزیں نازل کی ہیں جو مومنین کے لیئے تو شفا اور رحمت ہیں اور نافرمانوں کے لیئے نقصان بڑھانے والی

طب الائمہ علیہم السلام

مولفین : عبداللہ بن بسطام اور حسین بن بسطام

ماہنامہ علویات

ماہ ذی القعدہ و ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ م نومبر و دسمبر ۲۰۰۸ء

ہدیہ : ماہانہ دس روپئے ؛ سالانہ : سو روپئے

سلسلہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
تمہید۔ از ادارہ		
	طب الائمہ علیہم السلام	
۱	مرض سے بچاؤ (۲)	
۲	مومن جب مریض ہو جاتا ہے (۷)	
۳	پریشان حال یا مصیبت زدہ کے لیئے (۵)	
۴	پریشان حال یا مصیبت زدہ کو دیکھ کر (۲)	
۵	بغیر ضرورت دوا پینا (۱)	
۶	ہر مصیبت یا مرض میں (۱۵)	
۷	ہر رنج والم کے وقت (۱)	
۸	صدقہ (۳)	
(۹)	پرہیز (۲)	
(۱۰)	غیر مسلم معالج (۱)	
۱۱	دوا پینے سے پہلے بسم اللہ کہنا	
۱۲	حرام چیزوں کی ممانعت	
۱۳	بُرا چاہنے والوں سے بچنے کے لیئے (۱)	
۱۴	حفاظت کے لیئے (۳)	
۱۵	عمل گندم (۱)	
۱۶	وسوسہ (۲)	
۱۷	وحشت وخوف (۵)	
۱۸	نظر کا لگنا (۵)	
۱۹	آسیب زدہ یا سحر زدہ کیلیئے (۹)	
۲۰	شیطان یا جنوں سے حفاظت کے لیئے (۵)	
۲۱	حمل کی حفاظت (۱)	
۲۲	ولادت (۵)	
۲۳	بچوں کے ذیل میں (۶)	
۲۴	کمزوری لاغری (۳)	
۲۵	سر (۳)	
۲۶	آنکھیں (۱۵)	
۲۷	کان (۶)	
۲۸	منہ و دانت (۸)	
۲۹	حلق یا گلا (۱)	
۳۰	سینہ (۱)	
۳۱	سانس اور پھیپڑے (۱)	
۳۲	بلغم (۴)	
۳۳	کھانسی (۲)	
۳۴	زکام (۱)	
۳۵	رطوبت یا خشکی کی زیادتی (۲)	
۳۶	قلب (۲)	
۳۷	پیٹ (۱۲)	
۳۸	قولنج (پہلو یا آنتوں کا درد) (۲)	
۳۹	ریح یا گیس (۲)	
۴۰	پیچش (۱)	
۴۱	پیٹ اور پیٹھ کا درد (۲)	
۴۲	سِل (دق یا TB) (۲)	
۴۳	کمر (۴)	
۴۴	پتھری (۱)	
۴۵	درد و بے چینی (۲)	
۴۶	تلی (طحال) (۲)	
۴۷	مثانہ، پیشاب، شرمگاہ (۴)	
۴۸	حیض (۱)	
۴۹	بواسیر (۴)	
۵۰	پاؤں کی تکلیف (۴)	
۵۱	عرق النساء (۳)	
۵۲	ورم (۱)	
۵۳	رگوں کی تکلیف (۱)	
۵۴	پھوڑے پھنسی (۵)	
۵۵	جلد (۱)	
۵۶	بخار (۱۳)	
۵۷	مرگی (۱)	

۵۸	لقوہ(۱)
۵۹	برص(۳)
۶۰	جذام(۱۲)
۶۱	یرقان(۱)
۶۲	زخم(۱)
۶۳	جنون یا کم عقلی(۱)
۶۴	جماع(۹)
۶۵	پیاس کی کثرت(۱)
۶۶	اعضا شکنی(۱)
۶۷	مال واولاد(۳)
۶۸	بفا(Dandruff)(۱)
۶۹	قئے(۱)
۷۰	ناخن تراشنا(۲)
۷۱	سفر میں امان(۲)
۷۲	حاکم کے شر سے بچاو(۱)
۷۴	سمندر کی ہوا(۱)
۷۵	وزن گھٹانا یا بڑھانا(۱)
۷۶	کنگھی کرنا(۱)
۷۷	ماں کی دعا بیٹے کے حق میں(۱)
۷۸	حالت نزع اور میت(۶)
۷۹	جامع نسخے(۳)
۸۰	سرکش چوپایہ(۱)
۸۱	جانور کی پیدائش(۱)
۸۲	تعویذات(۷)
۸۳	داغنہ، حقنہ اور فصد(۲۳)
۸۴	قبر امام حسینؑ کی مٹی(۱)
۸۵	آب زمزم(۱)
۸۶	شربت(۱)
۸۷	سرکہ(۱)
۸۸	کھجور کے شگوفے کا دودھ(۱)
۸۹	ستو(۳)
۹۰	مشروم ومن وکھجور(۱)
۹۱	اہلیج(۱)
۹۲	حرمل(۲)
۹۳	کلونجی(۳)
۹۴	کاسنی(۲)
۹۵	کدو(۲)
۹۶	بیگن(۳)
۹۷	مختلف تیل(۴)
۹۸	انار(۳)
۹۹	سیب(۴)
۱۰۰	ناسپاتی(۲)
۱۰۱	ترنج(۱)
۱۰۲	بہی(۳)
۱۰۳	آلو بخارا(۴)
۱۰۴	منقیٰ(۱)
۱۰۵	انجیر(۳)
۱۰۶	گوشت(۳)
۱۰۷	تیتر(۲)
۱۰۸	کبوتر(۲)
۱۰۹	مچھلی(۳)
۱۱۰	چیونٹی(۱)---
۱۱۱	قملۃ النسر(۱)
۱۱۲	دعائیں ایام کے اعتبار سے(۷)
	۱۔ ہفتہ کے دن کی دعا
	۲۔ اتوار کے دن کی دعا
	۳۔ پیر کے دن کی دعا
	۴۔ منگل کے دن کی دعا
	۵۔ چہارشنبہ کے دن کی دعا
	۶۔ جمعرات کے دن کی دعا
	۷۔ جمعہ کے دن کی دعا

ابتدائی طبی امداد

	مقدمہ
۱	ہوا کی نالی میں غذا کا پھنس جانا
۲	جلنا
	۱۔ دھوپ سے جلنا
	۲۔ گرمی یا لو کا اثر
	۳۔ آگ سے جلنا
	۴۔ کیمائی اشیاء سے جلنا
	۵۔ بجلی یا کرنٹ سے جلنا
۳	سردی یا پالے کا اثر
۴	ذہنی مریض
۵	مرگی
۶	صدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیئے زیبا ہیں جس نے ہماری ہر دنیاوی واخروی حاجتوں وضرورتوں کو پورا کرنے اور اس کی طرف ہدایت کرنے کے لیئے کاروان انبیاءؑ واوصیاءؑ بھیجے۔ یہ امت کی بدنصیبی ہے کہ ان سے فائدہ اُٹھانے کے بجائے ان سے برسر پیکار رہی جبکہ وہ امت سے کسی چیز کے نہ ہی امیدوار تھے اور نہ ہی طلبگار تھے۔ وہ تو اللہ الصمد کے ایسے برگزیدہ وپسندیدہ بندہ تھے کہ ان کی کوئی عبادت بارگاہِ رب العزت میں کبھی ردنہ ہوتی۔

امیرالمومنینؑ نے فرمایا **دواؤک فیک و ما تشعر . وداؤک منک وما تنظر و تحسب انک جرم صغیر و فیک النطوی العالم الاکبر . انت الکتاب المبین الذی . با حرفه یظهر المضمر**

یعنی تیرا علاج تجھ ہی میں ہے جس کا تجھے شعور نہیں اور تیرے امراض کا سبب بھی تو ہی ہے جن کی تجھے سوجھ بوجھ نہیں ہے۔ تو اپنے کو چھوٹا سا جسم گمان کرتا ہے حالانکہ ایک بڑا عالم تجھ میں سمایا ہوا ہے۔ تو خود کتاب مبین ہے جس کے حروف سے پوشیدہ امور کا ظہور ہوتا ہے۔

انسان اشرف المخلوقات ہے۔ وہ نہ صرف روح ونفس اور بدن کا مرکب ہے بلکہ اس میں اللہ نے عقل واخلاق اور نطق کے جوہر بھی ودیعت کیئے ہیں اسی لیئے وہ اشرف المخلوقات ہے۔۔۔۔ یہ بات دوسری ہے انسان اپنے ظاہر (قول وفعل) کا تو عالم ہے مگر اپنے ظاہری وباطنی اعضاء سے غافل ہے۔۔۔ روح وبدن کے زوال وترقی کا انحصار نفس کی آلودگی وپاکیزگی پر منحصر ہے۔

ہمارا موضوع انسان واس کے متعلق انتہائی اجمالی ہے۔۔ اور اجزائے انسانی میں ایک بدن بھی ہے جو خود مرکب ہے آگ، خاک، پانی اور ہوا کا۔۔۔ اسی طرح چار اخلاط کا، خون، بلغم، سودا اور صفرا۔ لیکن اس کے واقعی محرکات وترکیب وعلل حسب ذیل ہیں۔

ا۔ روح

روح، نفس کی متولی ہوتی ہے۔۔ روح جو امر رب ہے اپنے بدن اور نفس پر حکم کرتی ہے یعنی (۱) جو چیزیں بقاء وارتقاء میں معاون ومددگار ہیں اس کے حصول کا حکم کرتی ہے۔ (۲) پھر اس کے جذب ومحفوظ کرنے کا حکم کرتی ہے۔ (۳) اپنے ضرر کو دفع کرنے کا حکم دیتی ہے اور (۴) اپنے جوڑے کے حصول ونسل کی پروان کا حکم کرتی ہے۔ روح کے مراتب ہیں جو حسب مناسب مخلوق امر وتدبیر کرتی ہے۔

روح کا اثر بدن پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے کسی حادثہ کی اطلاع دی جائے تو اچھا خاصا صحت مند آدمی سست وبیمار ہو جاتا ہے اگرچہ اس کے بدن پر کوئی مادی بے اعتدالی عارض نہں ہوتی۔ اس حالت میں اگر انسان اللہ پر توکل کرتے ہوئے اس کی قضاء وقدر پر یقین رکھے تو آرام ہو جاتا ہے پس مرض کا علاج مادی طریقہ سے بھی ممکن ہے اور روحانی طریقہ سے بھی۔

امامؑ نے فرمایا جس بدن کی چھ حالتیں ہوتی ہیں۔ (۱) زندہ (۲) مردہ (۳) صحت (۴) مرض (۵) نیند یا غفلت اور (۶) بیداری۔۔۔ اسی طرح روح کی بھ چھ حالتیں ہوتی ہیں۔ (۱) علم جو روح کی زندگی ہے (۲) جہل وروح کے لیئے مرُدنی ہے (۳) ایمان ویقین جو روح کی صحت ہے (۴) شک ووہم جو روح کے لیئے مرض ہیں۔ (۵) فرائض سے لاپرواہ ہو جانا روح کی غفلت اور (۶) فرائض کی ادائیگی روح کی بیداری ہے۔

۲۔ نفس:

روح نفس کی متولی ہوتیہے ۔۔نفس، بدن اور روح کے لطیف رابطہ کا نام ہے۔ جب یہ رابطہ ٹوٹ جاتا ہے تو روح اپنے مرکز یعنی عالم ارواح کی طرف اور بدن اپنے مرکز یعنی زمین کی طرف لوٹ جاتا ہے۔نفس بدن کا حاکم ہوتا ہے اور عقل نفس کا وزیر ہے اور نفس روح کے حکم کی تعمیل اپنے وزیر (عقل) کی مدد سے کرتا ہے۔۔۔جب تک عقل حقائق سے آشنا نہیں ہوتی اس وقت تک عقل نفس کی اطاعت کرتا رہتا ہے۔اور جب عقل حقائق سے آشنا ہوجاتی ہے یعنی اسے علم مل جاتا ہے تو عقل کا نفس پر قابو آسان ہوجاتا ہے۔اور پھر ممکن ہوجاتا ہے کہ اسے جائز ونجائز اور حلال وحرام کی پہچان کرواکر اس کا پابند رکھے۔۔۔یہی تزکیہ نفس ہے۔۔نفس بدن میں مانند بادشاہ ہے اور اس کا دارالملک دل ہے، اعضاء اس کے خادم، زبان اس کی مترجم، عقل اس کی وزیر وخزانچی وناصح اور مشیر کامل ہیں، حواس اس کے جاسوس ہیں جو اسے اطلاعت بہم پہنچاتے اور خزانچی کی تحویل میں دیتے رہتے ہیں تا کہ نفس جن چیزوں کی احتیاج دیکھے اس کی تدبیر میں مصروف ہوجائے۔۔۔جاننا چاہئے کہ بعض نفوس نورانی ہوتے ہیں جن کو عالم ارواح سے آگاہی ہوتی رہتی ہے اور وہ اس سے فائدہ بھی اُٹھاتے رہتے ہیں اور بعض نفوس تیرہ ہوتے ہیں جو شہوات میں پھنسے رہتے ہیں۔نفس جب تک بدن کی ہمراہی میں رہتا ہے اندوہناک رہتا ہے اور اس کی اصلاح میں سختی کا تحمل کرتا ہے اور جب جدا ہوجاتا ہے تو آسائش پاتا ہے۔

۳۔عقل:

اللہ نے جس مخلوق کو جس قدر مکلّف کرنا چاہا اسی قدر اس کو ادراک کی صلاحیت وعلم عطا کیا۔۔۔اگر یہ ادراک کی صلاحیت وعلم اس کی فطرت میں ودیعت کیا تو اس پر شعور فطری کا اطلاق ہوگا۔پس غیر ذوی العقول کا اپنی فطرت پر باقی رہنا ہی اللہ کی عبادت وتسبیح قرار پایا۔۔۔اگر فطرت میں ودیعت نہیں کیا تو عقل کیساتھ الگ سے ہدایت کی سبیل مہیا کردی اور حصول پر اختیار دے دیا۔

عقل وہ جوہر ہے جو انسان کو عطا کیا گیا ہے جو اشیا وحقائق کا ادراک کرتی ہے، سچ وجھوٹ، حق وباطل، خیر وشر اور عدل وظلم میں تمیز کرتی ہے۔۔فالھمھا فجورھا وتقوھا (سورۂ شمس) یعنی اللہ نے الہام کردیا ہے (پہچان کرادی) نیکی وبدی کی (اور اختیار دیا کہ جسے چاہے اختیار کرے اور جسے چاہے ترک کرے)۔اس میں اتنی ضرور صلاحیت پائی جاتی ہے کہ وہ ہادی برحق (سجدہ ۲۴) وہادی ضال (قصص ۴۱) میں تمیز کرسکے۔۔ پس ہادی برحق کی اطاعت وتمسک سے ہی اللہ کی عبادت کا حق ادا ہوسکتا ہے اور عقل انسانی اپنے کمال کو پہنچ سکتیہے اور اس کا نقص جاتا رہتا ہے۔

قرآن میں جو تعقل کا حکم آیا ہے اس سے چند باتیں مراد ہیں۔ کیونکہ قرآن میں ہر شئے کو بیان کردیا گیا ہے۔(۱) ہدایت کے مواقع پہچاننا (۲) اپنے متعلقہ احکام کو تلاش کرنا (۳) علم حقیقی یا حکم واقعی تک رسائی کرنا (۴) جہاں ڈرایا گیا ہے اس سے پرہیز کرنا (۵) جہاں شوق دلایا گیا ہے اس پر عمل کرنا (۶) حکمت کو حاصل کرنا (۷) سابقہ امتوں سے عبارت حاصل کرنا۔وغیرہ

عقل مجموعہ ہے پانچ قوتوں کا۔۔۔(۱) حس مشترک۔یہ وہ قوت ہے جو محسوسات کی صورتوں کو بر سبیل مشاہدہ کے دریافت کرلیتی ہے اور یہ قوت علاوہ بصر کے ہے جیسے بارش کی نوعیت وغیرہ کو (۲) وہم۔یہ معانی جزئیات متعلقات محسوسات کو دریافت کرتی ہے مانند دوستی ودشمنی (۳) حافظ۔جو بات سمجھمیں آجاتی ہے اس کو ضبط ومحفوظ کرنے والی قوت (۴) متفکرہ۔موجودہ خیالات کی صورتوں میں تصرف کرتی ہے اور جو معانی حاصل ہوتے ہیں اس کی تفصیل وترکیب مرتب کرتیہے اور (۵) متخیلہ۔بغیر مشاہدہ کے خیال کرتی ہے کہ ایسا ہوا ہوگا ایسا نہ ہوا ہوگا وغیرہ۔

قوائے عقلیہ کا کام (۱) تحصیل علم کرنا ہے (۲) مختلف چیزوں اور باتوں میں تمیز کرنا (۳) معانی کا جمع کرنا، ان کا تجزیہ وتجربہ کرنا (۴) مختلف چیزوں کا اثرات کی حقیقت جاننا، حسب ضرورت واحتیاج جن چیزوں کی ضرورت ہو اس کو داخل کرنا اور جن کی ضرورت نہ ہو اس کو دفع کرنا ہے۔جب ان چیزوں پر انسان کو عبور ہوجاتا ہے تو وہ عاقل ودوراندیش کہلانے کا مستحق ہوجاتا ہے۔

امیرالمومنینؑ نے فرمایا وہ عقل (عقل مسموع) عقل ہی نہیں جو سننے اور جاننے کے بعد عمل نہ کرے (یعنی عقل مطبوع نہ ہو جائے)۔

۴۔اخلاق:

نفس کے لیے اخلاق ایک ہیئت راسخہ ہیں۔ اگر اخلاق راسخ نہ ہوں بلکہ عارضی ہوں تو اس کا شمار اخلاق میں نہ ہوگا۔ جیسے اگر مال کی بخشش عارضی ہوتو اس پر سخاوت کا اطلاق نہ ہوگا۔ جس کے افعال از روئے شرع وعقل صادر ہوں تو اس کے اخلاق نیک ہوں گے۔۔۔ یہ صفات پیدائشی بھی ہو سکتے ہیں اور اکتسابی بھی۔۔۔ نیک اخلاق کا فائدہ دنیا میں بھی ہے اور آحرت میں بھی۔۔۔ اخلاق میں سخاوت، قناعت، شجاعت، حلم، عفو، تقیہ، عہد کا وفا کرنا، حسن بیان، امور مسلمین کی اصلاح کرنا، تواضع (عاجزی وانکساری) عفت وغیرہ شامل ہیں۔

۵۔نطق:

نطق کے ذریعہ انسان بالتفصیل اپنا مطلب بیان کر سکتا، سوال کر سکتا سمجھ سکتا ہے وغیرہ۔۔ جبکہ حیوانات اس صفت سے عاری ہیں۔

مرض وعلاج: امامؑ نے فرمایا مرض کے تین اسباب ہیں۔ ایک تو انفرادی بے اعتدالی سے، دوسرے قوم کی بے اعتدالی سے اور تیسرے اللہ کی طرف سے جس میں بڑھاپا بھی شامل ہیں۔ پس انسان کو چاہے کہ علاج سے پہلے اپنے نفس پر غور کریں کہ کہاں اور کیونکر کوتاہی یا بے اعتدالی ہوئی تا کہ اس کا مناسب تدارک ہو سکے۔ اس سلسلہ میں بھی ائمہ علیہم السلام کی بے شمار ہدایت مل جائیں گی اور اگر ان سے استفادہ کریں تو یقیناً زندگی خوش حال بن سکتی ہے۔۔۔ اس کتاب کا ترجمہ اصلی ترتیب کے ساتھ ماہنامہ علویات میں باقساط شاع ہوتا رہا۔ اب یکجا کرتے ہوئے اسے کتاب کی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے مگر ترتیب میں اس حد تک ضرور تصرف کیا گیا عنوان قائم کرتے ہوئے ایک ہی مضمون (یعنی مرض) کی احادیث (یعنی علاج) کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے تا کہ مومنین کرام کو اپنے متعلقہ مسئلہ کے تلاش کرنے میں سہولت ہو جائے۔

اس کے علاوہ بھی امراض کے ذیل میں بہت ساری احادیث جمع کی جاسکتی ہیں۔ اگر توفیق حال شامل رہی تو ضرور طب الائمہ حصہ دوم کی شکل میں ضرور شائع کی جائے گی۔ مومنینؑ سے خواہش ہے کہ اگر ماہنامہ علویات کی کوششیں فائدہ مند ہوں تو ضرور ہمیں دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

مولفین طب الائمہ علیہم السلام :

اس کتاب کی تالیف کرنے والے دو بھائی عبداللہ اور حسین بن بُسطام نیشاپوری ہیں۔ ان کا شمار معتبر و باوثوق راویاں حدیث میں ہوتا ہے اور یہ دونوں حضرات علم دین بالخصوص علم رجال پر عبور رکھنے والے تھے۔

ان مولفین کا تعلق علمی گھرانے سے تھا اور علوم آلِ محمدؐ سے وہ اچھی طرح واقف تھے۔ انہوں نے شمالی ایران قزوین کو ہجرت کی جو اس زمانہ میں اسلامی حکومت کی سرحد پر تھا۔ انہوں نے وہاں کے سپاہیوں کو بیمار پایا جو موسم کی تبدیلی کے اثرات کی نتیجہ تھے۔ پس جہاں انہوں نے علوم آل محمدؐ کی اشاعت کی وہیں ان سپاہیوں کے لیئے ائمہ معصومینؑ کے اقوال سے ایک کتاب مرتب کی جو طب الائمہؑ کے نام سے موسوم ہوئی ۔

حسین بن بسطام کی وفات ۱۰۱۴ھ ۱۶۰۵ء میں ہوئی لیکن دوسرے بھائی عبداللہ بن بسطام کی وفات کی تاریخ کا علم نہ ہوسکا۔ اللہ ان مولفین کو بتصدق محمدؐ وآل محمدؑ اپنے جوارِ رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے کہ انہوں نے اس کتاب کی تالیف کر کے ہم مومنین پر بڑا احسان کیا۔

:::: از ادارہ :::

•••••••••••••

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طب الائمہ علیہم السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: تمام تعریفیں کما حقہ اللہ ہی کے لیئے ہےاور درود ہواللہ کا محمدؐ پر آپؐ کے طیب وطاہر اہل بیتؑ پر۔
امابعد۔ یہ کتاب اہل بیتؑ کی بیان کردہ طب پر مشتمل ہے۔

۱۔مرض سے بچاؤ

۱۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا جوبھی باقی رہنا چاہتا ہے(یعنی سلامتی کے ساتھ زندگی گذارنا چاہتا ہے) حالانکہ (دنیا میں) بقا کسی کے لیئے نہیں ہے تو اسے چاہئیے کہ قرضدار نہ بنے، صبح کا کھانا جلدی کھائے اور عورتوں سے جماع کم کرے۔

۲۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یہ ارواح، مزاج میں خون یا بلغم غلبہ کی وجہ سے بے اعتدال ہوجاتی ہیں۔ آدمی کو چاہئیے کہ اس کا خیال رکھے قبل اس کے کہ ہلاکت میں پڑے۔

۲۔مومن جب مریض ہوجاتا ہے

۱۔ حسینؑ بن علیؑ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علیؑ نے سلمان فارسی کی عیادت فرمائی اوران کی بیماری کا حال اس طرح پوچھا۔ اۓ ابوعبداللہ! بحالت مرض صبح کیسے ہوئی۔ سلمانؓ فارسینے فرمایا اۓ امیر المومنینؑ! میں اللہ کی حمد وثناء کثرت سے کرتا ہوں اور اپنی بے چینی وبیقراری کی آپؐ سے شکایت کرتا ہوں۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا اۓ ابوعبداللہ! بے چینی وبیقراری کا اظہار مت کرو کیونکہ ہمارے شیعوں میں سے کسی کو مرض لاحق ہوتا ہے تو وہ اس کے پچھلے گناہوں کے سبب ہے اور یہی مرض اس کو گناہوں سے پاک کردیتا ہے۔ سلمانؓ فارسی نے فرمایا اگر یہی سبب ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے تو ہمارے لیئے سوائے اس تطہیر کے کوئی اجر وثواب نہیں ہے؟ امیر المومنینؑ نے فرمایا اۓ سلمانؓ! تمہیں اجر تو اس پر صبر کرنے کا اور اللہ کے سامنے تضرع وزاری کرنے کا اور اس سے دعا کرنے کا ملے گا و نیز حسنات بھی لکھے جائیں گے اور درجات بھی بلند ہوں گے۔ اور مرض بالخصوص گناہوں کے کفارہ اور پاکیزگی کا سبب بنتا ہے۔ پس سلمانؓ نے امیر المومنینؑ کی جبین کو بوسہ دیا اور روتے ہوئے کہا اے امیر المومنینؑ! اگر آپؐ نہ ہوتے تو کون ہمیں یہ سب باتیں بتاتا۔

۲۔ عبداللہ بن سنان سے اور وہ اپنے بھائی سے روایتکرتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو بلا و مصیبت کے آنے کا خوف ہو تو اسے چاہیئے کہ دعا کرتا رہے تا کہ اللہ اس کی بلا و مصیبت کو ٹال دے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ کا ارشاد ہے اے علیؑ! دعا بلا کو ٹال دیتی ہے حالانکہ وہ طے شدہ ہوتی ہے۔۔ انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ اس میں کوئی خاص دعا ہے؟ آپؑ نے فرمایا ہاں! کمزور (ایمان) شیعوں کے لئے ہر بیماری کیلئے خاص دعا ہے مگر جو صاحبان بصیرت ہیں ان کے لیئے کوئی دعا مقرر نہیں ہے کیونکہ جو بصارت کے اعلیٰ درجوں پر پہنچے ہوئے ہیں ان کے لیئے دعاؤں میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے (یعنی وہ کسی بھی ماثورہ کلمات کا واسطہ دے کر دعا کرتے ہیں اور شفا پاتے ہیں)۔

۳۔ وشاء کہتے ہیں کہ امام رضاؑ نے مجھ سے فرمایا جب تم میں سے کوئی مریض ہو جائے تو لوگوں کو عیادت کی اجازت دے کہ ان میں سے ضرور کوئی ایسا ہوگا جس کی دعا مقبول ہوگی۔ پھر فرمایا اے وشاء! اس بات کو سمجھو جو کچھ میں نے تمہیں بتائی ہے۔ کیا تم نے سمجھ لیا ہے۔ میں نے کہا ہاں! اے فرزند رسولؐ! آپؑ نے فرمایا نہیں سمجھے۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ لوگ کون ہیں؟ میں نے کہا ہاں! وہ امت محمدی ہیں۔ آپؑ نے فرمایا (نہیں!) وہ لوگ تو شیعہ ہیں۔

۴۔ مفضل بن عمر سے روایتہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا کہ ان کے والد امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب مومن مریض ہو جاتا ہے تو اللہ اس مریض کے بائیں جانب والے (فرشتہ) کو وحی کرتا ہے کہ میرا یہ بندہ جب تک میری قید و بند میں ہے، اس کے کسی گناہ کو نہ لکھو۔ پھر اللہ دائیں جانب والے (فرشتہ) کو وحی کرتا ہے کہ میرے اس بندے کے وہ تمام (نیک) اعمال لکھو جو وہ حالت صحت میں لکھا کرتا تھا۔

۵۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کسی مرض کے سبب مومن کا ایک رات جاگتے رہنا اس کیلئے ایک سال عبادت کا ثواب رکھتا ہے۔

۶۔ علیؑ ابن الحسینؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ایک رات کا بخار (مومن کے) ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

۷۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا سب سے اچھا علاج حقنہ! سعوط (ناک میں دوا ڈالنا)، فصد کھلوانا اور غسل کرنا ہے۔

۳۔ پریشان حال یا مصیبت زندہ کے لیئے

۱۔ امام محمد باقرؑ کے کسی بچہ کو پریشانی ہوئی تو آپؑ نے اس کے قریب جا کر بوسہ لیا اور پھر فرمایا اے بیٹے! تم کیسے ہو! اس نے کہا مجھے تکلیف ہے۔ آپؑ نے فرمایا جب تم نماز ظہر پڑھو تو دس بار کہو یا اللہ! یا اللہ!۔۔۔ پس جب کوئی مصیبت زدہ اس طرح کہتا ہے تو اللہ کہتا ہے لبیک عبدی ماحجتک (یعنی اے بندہ! میں حاضر ہوں! بتا تیری کیا حاجت ہے؟)

۲۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ رات پریشان حال شخص کو یہ دعا پڑھنا چاہئے جو ہر بیماری کے لیے شفاء ہے۔ یا منزل الشفاء بالیل والنھار و مذھب الدآء باللیل والنھار انزل علی من شفائک شفاء لکل مابی من الدآ (یعنی اے رات و دن میں شفا نازل کرنیوالے

اور رات و دن میں مرض کو زائل کرنے والے مجھے شفاء عطا فرما دے)۔

۳۔ حسین خراسنی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے حاجی بھائیوں کے ساتھ ابوالدوانیق کے زمانے میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اپنی پریشان حالی بیان کی۔ آپؑ نے فرمایا مصیبت زدہ آدمی جب رات کی نماز پڑھے تو اپنے ہاتھ کو سجدہ گاہ کی جگہ پر رکھے اور کہے بسم اللہ بسم اللہ محمد رسول اللہ علی امام اللہ فیارضہ علی جمیع عبادہ اشفنی یا شافی لا شفاء الا شفاوک شفاء لا یغادر سقما من کل دآء وسقم۔ (یعنی اللہ کے نام سے، اللہ کے نام سے، محمدؐ اللہ کے رسول اور علیؑ اللہ کی زمین پر تمام بندوں کے امام ہیں، مجھے شفاء عطا فرما کہ سوائے تیرے کوئی شفا دینے والا نہیں جو ہر مرض اور بیماری کے لئے شفاء ہے)۔۔۔۔۔خراسانی کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے تین یا سات مرتبہ پڑھا۔

۴۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ مصیبت زدہ اور پریشان حال کے لیئے یہ دُعا ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کہ اسے جمعہ کے دن رات میں نماز عشاء کے بعد پڑھے۔

۵۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یہ تعویذ اس شخص کے لیئے ہے جو بڑی مہلک مصیبتوں میں گرفتار ہے۔ تم اپنا ہاتھ مصیبت والے آدمی کے سر پر رکھ کر یہ پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَ اِلَى اللّٰهِ وَ مَشَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ مُوسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ نُوْحٌ نَجِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ مِنْ كُلِّ بَلَآءٍ فَادِحٍ وَ اَمْرٍ فَاجِعٍ وَ كُلُّ رِيْحٍ وَ اَرْوَاحٍ وَ اَوْجَاعٍ قِسْمٍ مِنَ اللّٰهِ وَ عَزَائِمُ مِنْهُ لفلان ابن فلانة . وَ اُعِيْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِىْ سَالَ بِهَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ التَّوَابُ الرَّحِيْمُ اِلَّا اِنَّهَا حِرْزٌ اَيَّتُهَا الْاَوْجَاعُ وَالْاَرْوَاحُ الصَّاخِبَةُ بِاِذْنِ اللّٰهِ بِعَوْنِ اللّٰهِ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ۔۔۔پھر ام الکتاب (سورۂ فاتحہ یا حمد) اور آیت الکرسی اور دس آیات سورۂ یٰسین سے پڑھو اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کے وسیلہ سے شفا مانگو تو وہ ہر بیماری سے بری ہو جائے گا۔

۴۔ پریشان حال یا مصیبت زدہ کو دیکھ کر

ا۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب تم کسی مصیبت زدہ شخص کو دیکھو تو کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلاکَ بِهٖ وَلَوْشَآءَ اَنْ يَفْعَلَ فَعَلَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَفْعَلْ وَلَا يَسْمَعُهٗ فَيُعَاقِبَ (یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے آزمائش سے بچا لیا جس میں تمہیں مبتلا کیا اور اگر وہ چاہتا تو اس میں مجھے بھی مبتلا کرتا، اللہ کا شکر ہے جس نے ایسا نہیں کیا اور نہیں سنا، اس کو تو سزا دے رہا ہے)

۲۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب تم کسی آزمائش زدہ کو دیکھو تو یہ کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلاکَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ

عَلَيْكَ وَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلاً (یعنی اللہ کاشکر ہے جس نے مجھے اس چیز سے بچایا جس میں تمہیں مبتلا کر دیا اور مجھے تم پر اور بہت سی مخلوق پر برتری ادا کی)

نوٹ: دیگر احادیث میں آیا ہے کہ یہ دعا آہستہ پڑھی جائے کہ مصیبت زدہ یا کوئی دوسرا نہ سنے (شاید اسے تکلیف ہو)۔ادارہ

۵۔بغیر ضرورت دوا پینا

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جس کی صحت اس کی بیماری پر غالب ہو اور وہ دوا استعمال کرے تو وہ اپنے ہی خلاف کام کر رہا ہے۔

۶۔ ہر مصیبت یا مرض میں

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کسی بھی مومن کو کسی طرح کی تکلیف ہو تو وہ اخلاص کے ساتھ مرض کی جگہ پر ہاتھ سہلاتے ہوئے یہ آیت پڑھے تو انشاءالہ اس تکلیف سے یقیناً عافیت مل جائے گی چاہے وہ کیسی ہی تکلیف کیوں نہ ہو وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (اسراء۔۸۲) (یعنی اور قرآن میں ہم وہ چیزیں نازل کرتے ہیں جو مومنین کے لیئے شفاء و رحمت ہیں اور نافرمانوں کے لیئے (وہی چیزیں) نقصان ہی بڑھاتی ہیں)۔

۲۔ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو سورۂ حمد اور سورۂ توحید شفا نہ دے، اسے کوئی چیز ٹھیک نہیں کر سکتی۔

۳۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْم پڑھے۔ اللہ اسے تہتر (۷۳) قسم کی بیماریوں کو دور کرے گا جن میں کم سے کم بیماری جنون (پاگل پن) ہے۔

۴۔ امام محمد باقرؑ اپنے صحابی سے فرماتے ہیں کہ جب بھی تمہیں کسی مرض کی شکایت ہو تو یہ کہا کرو بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى مَايَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ . (یعنی اللہ کے نام اور ذات کا واسطہ اور درود ہو محمدؐ و ان کے اہل بیتؑ پر، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت و قدرت سے جیسا کہ وہ چاہتا ہے اس شر کے لیئے جو میں اپنے جسم میں پاتا ہوں)۔

۵۔ امام ابو جعفرؑ (محمد باقرؑ) بن علیؑ نے فرمایا کہ یہ دعا ہر تکلیف کے لئے ہے، پس اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر ایک مرتبہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور تین مرتبہ بِجَلَالِ اللّٰهِ اور تین مرتبہ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ پھر اپنا ہاتھ تکلیف کی جگہ رکھ کر تین مرتبہ کہے اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ عَلٰى مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا تَحْتَ يَدِيْ ۔انشاءاللہ تکلیف دور ہو جائے گی۔

۶۔ امام جعفر صادقؑ نے اپنے اصحاب سے وصیت میں فرمایا جسے کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو ایک نیا پانی کا مٹکا لے اور اس میں پانی بھر لے اور اس سے خود پانی پیئے۔اس پر ترتیل کے ساتھ مرتبہ سورۂ انزلناہ (سورۂ قدر) پڑھے، اسی سے پیئے اور اسی سے وضو کرے اور اگر پانی کم ہو جائے تو اس میں اور پانی ملا لے۔ایسا تین دن تک کرے، پس مرض سے نجات مل جائے گی۔

۷۔ محمدﷺ کی دواء: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یہ دوا محمدﷺ کی دوا ہے۔ اس جیسی ہے جسے جبریلؑ نے موسیٰؑ بن عمرانؑ کو دیا تھا مگر یہ اس میں تھوڑا سا فرق ہے۔ اگر اس میں کمی یا زیادتی ایک دانہ کے برابر بھی کردی جائے تو اصلیت باقی نہ رہے گی اور دوا بیکار ہوجائے گی۔ پس چھلکے والا لہسن چار رطل (450x4=1800gms) لیا جائے اور ایک برتن میں رکھ کر چار رطل گائے کا دودھ ڈالا جائے اور پھر اس کے نیچے ہلکی آگ لگائی جائے۔ جب یہ جذب ہوجائے تو چار رطل گائے کا گھی ڈالا جائے اور جب یہ بھی جذب ہوجائے تو چار رطل شہد ڈالا جائے۔ اس کے بعد (جب سب جذب ہوجائے تو دو درہم (6.25 gms) زیرہ ڈالا جائے پھر اس کو پھینٹا جائے۔ پھر اسے اتار کر ایک برتن میں خوب اچھی طرح بند کر کے جَو میں یا صاف مٹی میں گرمی کی مدت تک دبا دیا جائے۔ جب جاڑے کا موسم آئے تو اخروٹ کے برابر ہر صبح کو نہار منہ استعمال کیا جائے۔ یہ ہر مرض کے لیئے چاہے معمولی مرض ہو یا سنگین، مومنین کے لئے مجرب ہے۔

امام جعفر صادقؑ نے محمدﷺ کی دوا کے بارے میں بتایا کہ کسی بھی غرض (مرض، بیماری) کے لئے استعمال کی جائے، فائدہ مند ہے اس لیئے اس اسے اتعمال کرو اور اپنے مومن بھائیوں کو بتاؤ کہ وہ بھی اس سے فادہ اُٹھائیں۔ پس اگر کسی مومن کو تمہارے ذریعہ سے فائدہ ہوگا تو تمہیں ایک جان کو بچانے کا اجر ملے گا۔

۸۔ امام رضاؑ فرماتے ہیں یہ تعویذ (دُعائے حفاظت) جامع اور مانع ہے اور ہر بیماری اور خوف سے امان دیتی ہے اور حفاظت کرتی ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰه اخْسَئُوْا فِيْهَا وشلا تُذ كَلِّمُوْنَ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِياً وَ غَيْرَ تَقِيّ اَخَذْتَ بِسَمْعِ اللّٰهِ وَ بَصَرِهٖ عَلىٰ اِسْمَاعِكُمْ وَ اَبصَارِكُمْ وَ بِقُوَّةِ اللّٰهِ عَلىٰ اللّٰهِ قُوَّتِكُمْ لاٰ سُلطَانَ لَكُمْ عَلىٰ فَلان ابن فلان (یہاں پر ستم رسیدہ کا نام لے) وَلاٰ عَلىٰ ذُرِّيَّتِهٖ وَلاٰ عَلىٰ مَالِهٖ وَلاٰ عَلىٰ اَهْلَ بَيْتِهٖ سَتَرْتُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهٗ بِسَتْرِ النُّبُوَّةِ الَّتِى اسْتَرُوْا بِهَا مِنْ سَطَوَاتِ الْفَراعِنَةِ جِاْرَئِيْلُ عَنْ اَيْمَانِكُمْ وَ مِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِكُمْ وَ مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَمَاكُمْ وَاللّٰهُ تَعالىٰ مُظِلٌّ عَلَيْكُمْ يَمْنَعُهُ اللّٰهُ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ مَا لِهٖ وَ اَهْلَ بَيْتِكة مِنْكُمْ مِنَ الشَّياطِيْنِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لاَ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لاٰ يَبْلُغُ حِلْمَهٗ اَنَاتَكَ مَالاٰ يَبْلُغُهٗ مَجْهُوْدُ نَفْسِكَ فَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ نِعْمَ الْمَوْلىٰ وَنِعْمَ النَّصِيْرُ حَرَسَكَ اللّٰهُ وَ ذُرِيَّتَكَ يَا فلان (یہاں پر ستم رسیدہ کا نام لے) بِمَا حَرَسَ اللّٰهُ بِهٖ اَوْلِيَاءَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ (یعنی اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، اللہ کے نام سے (اے بیماری وخوف) دور ہوجا اور بات نہ کر میں تو اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، چاہے تو ڈریا نہ ڈر۔ میں نے اللہ کی سمع وبصر کو لیا ہے تمہاری سماعت وبصارت کے خلاف، اور اللہ کی قوت کو تمہاری قوت کے خلاف، اب تمہارا بس نہیں چل سکے گا فلاں ابن فلاں پر اور نہ ہی اس کی ذریت ونسل پر اور نہ اس کے مال اور گھر والوں پر۔ میں نے پردہ قرار دے دیا ہے تمہارے اور اس کے درمیان، نبوت کا وہ پردہ کہ وہ فرعونوں کو سطوت سے اوجھل ہوگئے۔ پس جبرئیل تمہارے دائیں سے اور میکائیل تمہارے بائیں سے

محمدؐ اوران کے اہل بیتؑ تمہارے سامنے سے اور اللہ کا سایہ (حفاظت) تمہارے اوپر ہے۔ اے شیطان! اسے اور اس کی نسل کو اور اس کے مال کو اللہ تم سے محفوظ رکھے گا اور اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، طاقت وقدرت صرف اللہ ہی کے لئے ہے جو بلند وبزرگ ہے۔ اے اللہ! اس کا صبر (اللہ کا صبر سے مراد۔ انتقام میں عجلت نہ کرنے والا اور توبہ واصلاح کا پورا موقع دینے والا) تیرے صبر کو نہیں پہنچ سکتا۔ تجھ ہی پر میں نے بھروسہ کیا اور تو ہی اچھا دوست ومددگار ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری نسل کو اے فلاں محفوظ رکھے جیسا کہ اس نے اپنے دوستوں کی حفاظت کیہے۔ اے اللہ! درود نازل فرما محمدؐ وان کے اہل بیتؑ پر)۔۔۔۔ پھر آیت الکرسی ھُوَ الْعَلِیّ الْعَظِیْم تک لکھواور پھر یہ لکھو لاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ لاٰ مَلْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلاَّ اِلَیْہِ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ دَلَّ سَام فِیْ رَاسٍ لِلسِّمَا طِالُسَلْسَبِیْلاً یّٰھَا .

۹۔ حارث اعور کہتے ہیں کہ میں نے امیر المومنینؑ کے سامنے اپنے جسم کی تکلیف کا اظہار کیا تو آپؑ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ایسی تکلیف ہو تو یہ پڑھو . بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ آلِہٖ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ عَلٰی مَا یَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ . پس جب یہ پڑھوگے تو انشاءاللہ تعالیٰ تکلیف دور ہو جائے گی۔

۱۰۔ زکریا بن آدم المقری جو امام رضاؑ کے خادم تھے، بیان کرتے ہیں کہ امام علی الرضاؑ بن موسیٰؑ نے مجھے ایک دن کہا اے زکریا! تمام بیماریوں میں اس کو پڑھو یَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَ مُذْھِبَ الدَّآءِ اَنْزِلْ عَلٰی وَجْعِیْ الشِّفَاءَ یہ پڑھنے سے تمہیں جلد شفاءمل جائے گی۔

۱۱۔ امام رضاؑ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ موسیٰ ابن جعفر کو کوئی تلیف لاحق ہوئی۔ ان کے پاس اطباء آئے اور عجیب وغریب دوائیں بتانے لگے۔ آپ نے فرمایا کہاں باتیں کرر ہے ہو، دواؤں میں جو سردار ہے اسی پر اکتفا کرو جو یہ ہے۔ ملہٹی، رازیانج اور شکر۔ گرمی کے شروع کے تین مہینوں میں ہر مہینہ میں تین دن میں تین مرتبہ، اور سردی کے شروع کے تین مہینوں میں ہر مہینہ میں تین دن میں تین مرتبہ استعال کرو اور اگر رازیانج کی جگہ مصطگی لو تو موت کے علاوہ کوئی مرض نہ ہوگا۔

۱۲۔ سعد مولی بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے اس دعا کو لکھوایا جسے دعاء جامعہ بھی کہا جاتا ہے . بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لاٰ یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِیْ الاَرْضِ وَلاٰ فِیْ السَّمَاءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الطَّاھِرِ الطُّھْرِ الْمُطَھَّرِ الْمُقَدَّسِ السَّلاٰمِ الْمُؤمِنِ الْمُھَیْمِنِ الْمُبَارَکِ الَّذِیْ مَنْ سَئَلَکَ بِہٖ اَعْطَیْتَہٗ وَمَنْ دَعَاکَ بِہٖ اَجَبْتَہٗ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُعَافِیَنِیْ مِمَّا اَجِدُ فِیْ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ فِیْ یَدِیْ وَ رِجْلِیْ وَ فِیْ شَعْرِیْ وَ بَشْرِیْ وَ فِیْ بَطْنِیْ اِنَّکَ لَطِیْفٌ لِمَا تَشَاءُ وَ اَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ . (یعنی اللہ کے نام سے جس نام کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے اللہ! میں تیرے اس نام کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں کہ تو پاک و مقدس، سلامتی وامان دینے والا، نگرانکار اور مبارک ہے جو بھی تیرے اس نام کے ذریعہ سے سوال کرتا ہے تو دے دیتا ہے اور جو

اس کے ذریعہ سے تجھے پکارتا ہے تو تو اس کو سن لیتا ہے۔ درود نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور مجھے عافیت عطا فرما اس تکلیف سے جو میرے کان و آنکھ، ہاتھ و پیر، بال و کھال اور پیٹ میں ہے۔ بیشک تو اپنی مشیت میں مہربان اور ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۳۔ اسحٰق بن اسمٰعیل اور بشر بن عمار بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ امام جعفر صادقؑ کے خدمت میں پہنچے اور کہا کہ ہمیں ایسی مصیبت پہنچی ہے جو کبھی نہیں پہنچی تھی۔ آپؑ نے دریافت کیا تو ہم نے اسے بیان کیا۔ پس انہوں نے یونس سے کہا کہ اٹھو اور وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور پھر اللہ کی حمد کرو اور محمدؐ و ان کے اہلبیتؑ پر درود بھیجو اور پھر کہو یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا اَحَدُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا صَمَدُ یَا صَمَدُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَقْدَرُ الْقَادِرِیْنَ یَا اَقْدَرُ الْقَادِرِیْنَ یَا اَقْدَرُ الْقَادِرِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَا سَامِعَ الدَّعْوَاتِ یَا مُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ یَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَعْطِنِیْ خَیْرَ الدُّنْیَا وَ خَیْرَ الْاٰخِرَۃِ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّ الدُّنْیَا وَ شَرَّ الْاٰخِرَۃِ وَ اَذْھِبْ مَا بِیْ فَقَدْ غَاظَنِیْ الْاَمْرُ وَ اَحْزَنَنِیْ ۔۔۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا اور ابھی شہر سے نکلے بھی نہ تھے کہ وہ مرض کافور ہو گیا۔

۱۴۔ مفضل جعفی بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اے مفضل! تمام رگوں کی اور تمام تکلیفوں کے لئے مجھ سے تعویذ لے لو اور یہ پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ کَمْ مِنْ نِعْمَۃِ اللّٰہِ فِیْ عِرْقٍ سَاکِنٍ وَ غَیْرِ سَاکِنٍ عَلٰی عَبْدٍ شَاکِرٍ وَ غَیْرِ شَاکِرٍ اور پھر اپنے دائیں ہاتھ سے داڑھی پکڑ کر بعد نماز تین بار یہ کہو اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ کُرْبَتِیْ وَ عَجِّلْ عَافِیَتِیْ وَ اکْشِفْ ضُرِّیْ (یعنی اللہ کے نام سے بیشمار اللہ کی نعمتیں ساکن رگوں اور غیر ساکن رگوں میں جاری ہیں چاہے وہ شکرگذار بندے ہوں یا ناشکرے۔ اے اللہ! جلد میری پریشانی اور تکلیف کو دور فرما کر عافیت عطا کر)۔۔۔ اور یہ پڑھتے وقت کوشش کرو کہ آنکھ سے آنسو بھی نکل آئیں۔

۱۵۔ امامؑ نے فرمایا خیار شنبر (املتاس) ایک رطل لے کر صاف کرلیا جائے اور باریک پیس کر کے ایک رطل پانی میں ایک دن اور ایک رات بھگویا جائے اور پھر اسے چھان لیا جائے اور تلچھٹ کو پھینک دے۔ اس میں ایک رطل شہد اور دو رطل بہی (سفرجل، Fruice Quince) کا افشرج (نچوڑا ہوا پانی) اور چالیس مثقال (187 gsm) گلاب کا پانی ڈالا جائے اور پھر ہلکی آگ پر پکایا جائے۔ پکنے کے بعد آگ سے اتار کر ٹھنڈا کیا جائے اور جب ٹھنڈا ہو جائے تو ہر ایک تین (14gms) مثقال پسی ہوئی کالی مرچ کا پھول، دار فلفل (Pepper Long)، لونگ، الائچی، سونٹھ، دار چینی اور جوز بوا (جائپھل) ڈال کر خوب ملا لے۔ اسے پھر ایک ہرے برتن میں رکھ دے۔ اس میں سے دو مثقال (9.35 gms) نہار منہ پی لے۔ یہ معدہ کو گرم رکھے گی، غذا کو ہضم کرے گی اور جوڑوں سے ریاح کو خارج کرے گی۔۔۔ دوسری جگہ پر اسے جامع نسخہ بتایا گیا ہے جو سودا صفرا، بلغم، پیٹ، جگر، سر کی گرمی، یرقان، قئے، سخت بخار میں نہایت مفید ہے۔ مگر چاہیئے کہ دوران استعمال کھجور، مچھلی اور سرکہ سے پرہیز کریں۔

۷۔ ہر رنج والم کے وقت

۱۔ خالد العبسی کہتے ہیں کہ مجھ سے مجھے علیؑ ابن موسیٰؑ نے یہ دعا (حرز کی) تعلیم دی ہے اور کہا اپنے مومن بھائیوں کو اس کی تعلیم دو کیونکہ یہ ہر رنج والم کے دور کرنے کی دعا ہے۔ اُعِیذُ نَفْسِیْ بِرَبِّ الْاَرْضِ وَ رَبِّ السَّمَآءِ اُعِیذُ نَفْسِیْ بِالَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ دَآءٌ اُعِیذُ نَفْسِیْ بِالَّذِیْ اسْمُہٗ بَرَکَۃٌ وَ شِفَآءٌ (یعنی میں اپنے آپ کو اس کی پناہ میں دیتا ہوں جو زمین کا بھی پروردگار ہے اور آسمانوں کا بھی، اور میں اپنے آپ کو اس کی پناہ میں دیتا ہوں کہ جس کے نام کے ساتھ کوئی ذات نقصان نہیں پہنچا سکتی، میں اپنے آپ کو اس کی پناہ میں دیتا ہوں کہ جس کے نام میں برکت بھی ہے اور شفا بھی)۔

۸۔ صدقہ

۱۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کرو کہ صدقہ مصیبت کو دور کرتا ہے۔۔۔صدقہ مرض اور بری موت کو بھی ٹال دیتا ہے۔ ایک شخص نے امام موسیٰ کاظمؑ سے شکایت کی کہ میرے بہت سے بچے ہیں اور سب بیمار ہیں۔ آپؑ نے فرمایا ان کا علاج صدقہ کے ذریعہ کیونکہ صدقہ سے زیادہ جلد قبول ہونیوالی اور مریض کو زیادہ فائدہ پہنچانے والی اور کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۔ پرہیز

۱۔ محمد بن العیص بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں، ہم میں سے کوئی بیمار پڑتا ہے تو اسے معالج حضرات پرہیز بتاتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا لیکن ہم اہل بیت کھجور کے سوا کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتے اور سیب اور ٹھنڈے پانی سے علاج کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کھجور سے کیوں پرہیز کرتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ نے علیؑ کو ان کی بیماری کھجور سے پرہیز کرنے کو کہا تھا۔ اور فرمایا مریض کو اس کے علاوہ کوئی چیز نقصان نہیں کرتی۔

۲۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ مریض کو سات دنوں کے بعد پرہیز کا کوئی فادہ نہیں ہوتا۔۔۔۔دوسری حدیث میں ہے کہ آپؑ نے فرمایا پرہیز گیارہ صبح کرنا چاہیئے، پھر اس کے بعد کوئی پرہیز نہیں ہے

۱۰۔ غیر مسلم معالج

۱۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے محمد باقرؑ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کا یہودی یا نصرانی (وغیرہ) دواؤں کے ذریعہ علاج کرتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے، شفا تو صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

۱۱۔دوا پینے سے پہلے بسم اللہ کہنا

۱۔ یونس بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا جو ایسی دوا استعمال کرے جس سے مرا بھی جا سکتا ہے اور شفاء بھی ہوسکتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب بیماری کو نازل کیا ہے تو اس نے شفا کو بھی نازل کیا ہے۔ اور اللہ نے کوئی بیماری ایسی نہیں نازل کی جس کا علاج نہ ہو، اس لیئے اسے پی لو اور بسم اللہ بھی کہو۔

۲۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا میں ضمانت دیتا ہوں اس شخص کے لئے جو کھانا (غذا) شروع کرنے سے پہلے اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ کہے) اس بات کی کہ کھانا اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ پس لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین! میں نے کل کھانا کھایا اور بسم اللہ بھی پڑھا اس کے باوجود کھانے نے مجھے نقصان پہنچایا۔ آپؑ نے فرمایا تو نے مختلف کھانے کھائے اور بعض پر بسم اللہ پڑھا اور بعض پر نہیں۔ پس وہ شخص ہنسنے لگا اور کہا اے امیر المومنینؑ آپؑ نے سچ فرمایا ہے۔ آپؑ نے فرمایا اے بیوقوف یہ نقصان (سب پر) بسم اللہ نہ پڑھنے کی وجہ سے ہوا۔

۳۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ اسے غذا نقصان نہ پہنچائے تو بغیر بھوک کے کھانا نہ کھائے، جب بھی کھائے تو بسم اللہ کہے اور اچھی طرح چبا کر کھاے اور کھانے کی خواہش رہتے ہوئے کھانے سے رُک جائے۔ (یعنی پیٹ بھرنے سے پہلے کھانا چھوڑ دے)۔

۱۲۔حرام چیزوں کی ممانعت

۱۔ قائد بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے اس شراب کے بارے میں سوال کیا جو دوا میں ڈالی جاتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کسی کے لیئے بھی جائز نہیں کہ حرام چیز سے شفا حاصل کرے۔

۲۔ امام جعفر صادقؑ نے خبیث (ناپاک یا نجس) چیز سے علاج کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۔ عبدالحمید بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق ۲ کے عراس تے واپسی کے وقت ان کی خدمت میں حاصر ہوا۔ آپؑ نے فرمایا۔ اسمٰعیل بن جعفر کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ انہیں کیا شکایت ہے۔ میں ان کے پاس گیا اور ان سے ان کی تکلیف دریافت کی۔ انہوں نے مجھے اپنی تکلیف بتائی۔ میں نے انہیں ایسے دوا بتالائی جس میں شراب ہوتی ہے۔ امامؑ نے فرمایا شراب حرام ہے اور ہم اہل بیت حرام چیزوں سے علاج نہیں کرتے۔

۴۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے ایسی دوا کے بارے میں پوچھا جس میں شراب ملائی گئی ہو اور اس کے ملائے بغیر کوئی چارہ بھی نہ ہو چہ جائیکہ اس سے علاج کرے۔ آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم! کسی مسلمان کے لیئے ادھر دیکھنا بھی جائز نہیں ہے چہ جائیکہ اس سے علاج کرے بلکہ وہ بمنزلہء سور کی چربی کے ہے جو فلاں فلاں چیز میں ہو اور وہ بغیر اس کے مکمل نہ ہوتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کو بھی شراب اور سور کی چربی سے شفا نہیں دیتا ہے۔

۱۳۔ بُرا چاہنے والوں سے بچنے کے لیئے

۱۔ امام جعفر صادقؑ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ کوئی انسان بُرائی چاہے تو اسے چاہیئے کہ اللہ کو اپنے اور اس کے درمیان حائل کردے اور جب اسے دیکھے تو کہے اَعُوْذُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَ قُوَّتِهٖ مِنْ حَوْلِ خَلْقِهٖ وَ قُوَّتِهِمْ وَ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۔ پھر اسے پڑھے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۔ پس اللہ تعالیٰ اس سے ہر سازش کرنیوالے کی سازش کو اور ہر مکر وحسد کرنیوالے کے مکر وحسد کو دور کردے گا اور یہ کلمات اس کے چہرے کے سامنے کہے گا تو اللہ اس کے لیئے کافی ہو جائے گا۔

۱۴۔ حفاظت کے لیئے

۱۔ مفضل بن عمر بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اگر ہو سکے تو سونے سے قبل یہ گیارہ پناہ کے کلمات یقیناً پڑھ لو اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِجَمَالِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِسُلْطَانِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِدَفْعِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِمَنِّ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰهِاَعُوْذُ بِمَلَكِ اللّٰهِاَعُوْذُ بتمامِ اللّٰهِ رَحْمَةِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ وَ ذَرَاً وَ بَرَاً (یعنی میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی عزت وقدرت وجلال وجمال وقوت ودفع و احسان وجمع (کرنیوالے) صاحب ملک وتمام رحمتوں والے سے اور رسولؐ کی پناہ اور ان کی آلؑ کی پناہ چاہتا ہوں اور ان پر اور ان کے اہل بیتؑ پر اللہ کا درود ہو، اور پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جسے پیدا کیا گیا ہے)۔۔۔۔ پھر فرمایا اسے جس چیز کے لیئے چاہو پڑھو۔ تمہیں نہ ہی آفات اور نہ ہی جن وانس وشیاطین نقصان پہنچایں گے۔

۲۔ ابو حمزہ ثمالیؒ بیان کرتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا بیماری وآفات سے بچنے کے لیئے ان کلمات کو پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ عَلٰى مَا يَشَآءُ مِنْ شَرِّ كُلِّ هَامَّةٍ تَدَبُّ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِنَّ رَبِّىْ عَلٰى صِراط مُسْتَقِيْمٍ (یعنی اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ونہایت رحم کرنیوالا ہے، اللہ کے نام سے، اس کی ذات سے اور محمدؐ رسول اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، میں اللہ کی عزت وقدرت کی جس پر وہ چاہے، ہر جانور کے شر سے جو دن ورات میں چلتا ہے، یقیناً میرا رب سیدھے راستے پر ہے)

۳۔ امام حسینؑ ابن علیؑ فرماتے ہیں کہ جب میں یہ کلمات پڑھتا ہوں تو پھر مجھے جن وانس کی کوئی پرواہ نہیں رہتی۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰه وَ اِلَى اللّٰهِ وَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِقُوَّتِكَ وَ حَوْلِكَ وَ قُدْرَتِكَ كُلَّ مُغْتَالٍ وَكَيْدَ الْفُجَّارِ فَاِنِّىْ اَحَبُّ الاَبْرَارِ وَ اُووَالِىَ الْاَخْيَارِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِىِّ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ . (یعنی اللہ کے نام سے اور اس کی ذات سے اور اسی کی طرف اور اسی کی راہ میں اور رسولؐ کی ملت پر۔ اے اللہ! تو اپنی طاقت وقوت وقدرت کے ذریعہ

میرے لیئے ہر ہلاک کرنے والے کے شر سے اور گناہگاروں کے مکر سے کافی ہو جا۔ بیشک میں نیک اور اچھے لوگوں سے محبت کرتا ہوں اور درود نازل فرما محمدؐ وان کی آلؑ پر اور ان پر سلام بھیج)۔

۱۵۔عمل گندم

۱۔ داؤدالرقی کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں شدید بیمار ہو گیا۔اس کی خبر امام جعفر صادقؑ کو ہوئی تو آپؑ نے مجھے یہ لکھ بھیجا مجھے تمہاری بیماری کا علم ہوا۔ایک صاع (3.25kg) گیہوں لو اور چت لیٹ کر گیہوں کے دانوں کو اپنے سینے پر بکھیر دو اور پھر یہ پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ اِذَا سَئَلَکَ بِهِ الْمُضْطَرُّ کَشَفَ مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَ مَکَّنْتَ لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَ جَعَلْتَهٗ خَلِیْفَتَکَ عَلٰی خَلْقِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنْ عِلَّتِیْ هٰذِهٖ (یعنی اے اللہ میں تیرے اس نام کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں کہ جب بھی کوئی پریشان حال اس کے ذریعہ سے مانگتا ہے تو اس کی تکلیف اور پریشانی دفع ہو جاتی ہے اور تو اسے اپنی زمین پر قرار دے دیتا ہے اور واسے اپنی مخلوق پر اپنا خلیفہ بنا دیتا ہے، پس میں سوال کرتا ہوں کہ تو درود نازل فرما محمدؐ وان کی آلؑ پر اور مجھے اس بیماری سے عافیت عطا فرما)۔پھر اٹھ کر برابر بیٹھ جاؤ اور اپنے اطراف کے گیہوں کو جمع کرلو اور پھر یہی دعا پڑھو اور اسے ہر مسکین کو ایک ایک مد (600 gms) تسیم کردو اور پھر (تقسیم کرتے وقت) بھی یہی پڑھو۔داؤد کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو میری تکلیف جاتی رہی اس کے بعد دوسروں نے بھی اس پر عمل کیا تو انہیں بھی فائدہ ہوا۔

۱۶۔وسوسہ

۱۔ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے اپنے وسوسوں اور بکثرت تمناؤں کے بارے میں شکایت کی۔آپؑ نے فرمایا اپنے ہاتھ کو سینے پر رکھ کر یہ کہو بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ اِلَی اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ امْسَحْ عَنِّیْ مَا اَحْذَرُ پھر اپنا ہاتھ پیٹ پر لے جاؤ اور تین بار یہی پڑھو تو اللہ تعالیٰ ان وسوسوں کو دور کردے گا۔اس شخص کا کہنا تھا کہ اکثر و بیشتر ان وسوسوں کی وجہ سے وہ نماز کو توڑ دیا کرتا تھا لیکن جب یہ عمل کیا تو میری یہ شکایت جاتی رہی۔

۲۔ امام زین العابدینؑ اپنے گھر والوں کو یہ دعا کی تعلیم دیتے تھے اور اپنے مخصوص اصحاب کو بھی بتاتے تھے کہ وہ ہاتھ منہ پر رکھ کر یہ کہیں بِسْمِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِصَنْعِ اللّٰهِ الَّذِیْ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ اِنَّهٗ خَبِیْرٌ بِمَا یَفْعَلُوْنَ پھر سات بار یہ کہیں اُسْکُنْ اَیُّهَا الْوَجْعُ سَاَلْتُکَ بِاللّٰهِ رَبِّیْ وَ رَبِّکَ وَ رَبِّ کُلِّ شَیْءٍ الَّذِیْ سَکَنَ لَهٗ مَا فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (یعنی اللہ کے نام اور اس کی کاریگری سے کہ اس نے ہر چیز کو مستحکم بنایا ہے اور وہ سب کے کاموں سے باخبر ہے، اے تکلیف تو ٹھہر جا اللہ کے نام سے جو میرا اور تیرا اور ہر چیز کا پروردگار ہے، جس کے سامنے رات و دن کی تمام چیزیں ٹھہر جاتی ہیں)۔

۱۷۔ وحشت وخوف

۱۔ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ میری ایک بیٹی ہے جس سے میں بہت محبت کرتا ہوں اور اکثر رات یا دن میں ڈرتی رہتی ہے، آپؑ اس کے لیئے دُعا فرمائیں۔ آپؑ نے دعا فرمائی اور کہا کہ اس کی فصد کھلواؤ، وہ ٹھیک ہوجاے گی۔

۲۔ ایک شخص نے امام محمد باقرؑ سے فرمایا کہ میری ایک بیٹی ہے جسے روحیں پریشان کرتی ہیں۔ آپؑ فرمایا دس دس مرتبہ اس کے لیئے سورۂ فاتحہ اور معوذتین پڑھو اور پھر ایک برتن پر مشک وزعفران سے لکھ کر پلاؤ اور اس کا استعمال وضو اور غسل میں بھی ہو۔ چنانچہ اس نے تین دن تک ایسا ہی کیا اور وہ لڑکی ٹھیک ہوگئی۔

۳۔ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے کہا یا بن رسول اللہ! میری ایک بچی ہے جو اکثر خواب میں ڈر جاتی ہے اور بعض دفعہ تو اس کی بری حالت ہوجاتی ہے تو ایک تعویذ اس کے بازو پر باندھ دی جای ہے۔ بعض معالجین کا کہنا ہے کہ اسے کوئی اثر ہے جس کا علاج ممکن نہیں ہے امامؑ نے فرمایا اس کا فصد کھلوالو اور اس کو شہد میں پکایا ہوا سوئے کا پانی تین دن تک پلاؤ (انشاء اللہ) ٹھیک ہوجائے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ ٹھیک ہوگئی۔

۴۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یہ ارواح، مزاج میں خون یا بلغم غلبہ کی وجہ سے بے اعتدال ہوجاتی ہے۔ آدمی کو چاہیئے کہ اس کا خیال رکھے قبل اس کے کہ ہلاکت میں پڑے۔

۵۔ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے بیان کیا کہ جب میں تنہا رہتا ہوں تو مجھے وحشت ہونے لگتی ہے اور ڈر بھی لیکن جب میں لوگوں کے درمیان رہتا ہوں تو ایسا نہیں ہوتا۔ آپؑ نے فرمایا اپنے ہاتھ کو دل پر رکھ کر سات بار یہ کہو بِسْمِ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ پھر ہاتھ کو سہلاتے ہوئے کہو اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَ اَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰہِ وَ اَعُوْذُ بِجَلاَلِ اللّٰہِ وَ اَعُوْذُ بِعَظَمَةِ اللّٰہِ وَ اَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰہِ وَ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَ اَعُوْذُ بِاَسْمَآءِ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ وَ مِنْ شَرِّ مَا اَخَافُ عَلٰی نَفْسِی (یعنی میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کے نام سے، اللہ کی عزت وقدر وجلال وعظمت وجماعت سے اور اس کے ناموں سے کہ میں شر سے بچنا چاہتا ہوں اور جس سے ڈر رہا ہوں)۔

۱۸۔ نظر کا لگنا

۱۔ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ کے سامنے نظر لگنے، پیٹ وناف اور سر درد اور آدھے سر کے درد کی شکایت کی اور کہا کہ میری بیوی اس تکلیف سے رات بھر جاتی رہتی ہے اور میں اس کے رونے اور چیخنے سے پریشان رہتا ہوں۔ آپؑ اس ذیل میں کوئی علاج یا تعویذ (دعا) بتلا کر مجھ پر احسان فرمائیں۔ آپؑ نے فرمایا جب تم نماز فریضہ پڑھ چکو تو آسمان کی طرف دونوں ہاتھ پھیلا کر خضوع وخشوع سے یہ کہو اَعُوْذُ بِجَلاَلِکَ وَ قُدْرَتِکَ وَ بَهَائِکَ وَ سُلْطَانِکَ مِمَّا اَجِدُ یَا غَوْثِیُ یَا اَللّٰہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

یَا غَوْثِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا غَوْثِیْ یَا فَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ (یعنی میں تیرے جلال وقدرت وقوت وجمال کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس تکلیف سے جو مجھے لاحق ہے، اے مددگار، اے اللہ! اے رسولؐ اللہ! اے مددگار، اے امیرالمومنینؑ! اے مددگار، اے فاطمہؑ بنت رسولؐ اللہ! میری مدد کرو، میری مدد کرو!)۔۔۔پھر اپنا داہنا ہاتھ اپنے سر پر سہلاتے ہوئے کہے یَـــامَنْ سَکَنَ لَہٗ مَافِیْ السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ سَکِّنْ مَا بِیْ بِقُوَّتِکَ وَ قُدْرَتِکَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ وَ سَکِّنْ مَابِیْ (یعنی اے وہ ذات جس کے سامنے آسمان وزمین کی سب چیزیں ٹھہر جاتی ہیں، تو اپنی قدرت وقوت سے اس تکلیف میں بھی سکون عطا کردے جو میرے اندر ہے اور درود نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اور میری تکلیف دفع فرما)۔

۲۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جس شخص کو اپنے مومن بھائی کی کوئی چیز اچھی لگے تو اللہ اکبر کہے، کیونکہ نظر کا لگنا ایک حقیقت ہے۔ اور فرمایا اگر تمہارے لیئے قبروں کو کھولا جائے تو دیکھو گے کہ اکثر لوگ نظر لگنے کی وجہ سے مرے ہیں کیونکہ نظر کا لگنا ایک حقیقت ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا نظر کا لگنا ایک حقیقت ہے، پس جب کسی برادر مومن کی کوئی چیز اچھی لگے تو اللہ کا ذکر کرے، اس سے کوئی نقصان نہ ہوگا۔

۳۔ (نظر کے لیے) امامؑ نے فرمایا اسے پڑھو اور لکھو اور لٹکا دو۔ سورۂ حمد، معوذتین، توحید و آیت الکرسی اور اَللّٰھُـمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یشَآئَلَمْ یَکُنْ اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ؕ وَ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَ اَحْصَیٰ کُلُّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذ ؕ بِ۵ اصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بِسْمِ اللّٰـہِ رَبِّ عَبَسٍ عَابِسٍ وَ حَبْسٍ حَابِسٍ وَ حَجْرٍ یَابِسٍ وَمَاءٍ فَارِسٍ وَ شَھَابٍ قَابِسٍ مِنْ نَفْسٍ نَافِسٍ وَم۵ عَیْنِ الْعَائِنِ رَدَدْتُ عَیْنَ الْعَائِنِ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیْہِ فِیْ کَبْدِہٖ وَ کِلِیْتِہٖ دَمٍ رَقِیْقٍ وَ شَحْمٍ سَیْقٍ وَ عَظْمٍ دَقِیْقٍ فِیْ مَالِہٖ یَلِیْقِ بِسْمِس اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ کَتَبْنَا عَلَیْھِمْ فِیْھَا اَنَّ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنَ بِلْعَیْنِ وَلْاَنْفَ بِالْاَنْفَ بِالْاَنْفَ وَالْاُذْنَ بِلْاُذْنِ وَالْسُنش بِالْسُنِ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٍ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدَنَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً.

(یعنی اے اللہ! میں نے تجھ ہی پر بھروسہ کیا ہے اور عرش عظیم کا پروردگار ہے، کوئی قوت وطاقت نہیں ہے سوائے اللہ کے، میرے لیئے تو اللہ کافی ہے جو بہترین نگہبان ہے اور جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ یقیناً ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور اس کا علم ہر چیز کو احاطہ کیئے ہوئے ہے اور وہی ہر چیز کا شمار کیئے ہوئے ہیں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، اپنے نفس کے شر سے اور زمین پر ہر چلنے والی چیز کے شر سے۔ تو میری پیشانی پکڑے ہوے ہے، بیشک میرا پروردگار صراطِ مستقیم پر ہے۔ پس اگر وہ لوگ پھر جائیں تو کہو کہ مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں، اسی پر میں بھروسہ کیئے ہوئے ہوں اور وہ تو عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ اللہ کے نام سے جو ترش روئی کرنیوالے کی ترش روئی سے، روکنے والے کی روک سے، خشک پتھر اور سوار

کے پانی سے شہاب تارہ کے پروردگار سے، پناہ مانگتا ہوں پ پھونکنے والی کی پھونک سے، نظر لگانے والے کی نظر سے، نظر والے کی نظر کو اسکے محبوب شخص پر لوٹا دے، اس کے جگر اور تلی میں، پتلے خون و چربی میں اور اس کی ہڈی کو بیرک کردے جس کے وہ لائق ہے۔ اللہ کے نام سے جو جو بڑا مہربان ونہایت رحم کرنیوالا ہے اور ہم نے ان پر فرض کر دیا ہے کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کی قصاص میں اے اللہ! درود نازل فرما محمدؐ اوران کی پاک و پاکیزہ آلؑ پر)۔

۱۹۔آسیب زدہ یا سحر زدہ کے لیے

۱۔ عبایہ بن ربعی الاسدی نے بیان کیا کہ امیر المومنینؑ نے اپنے بعض ساتھیوں کو حکم دیا جنھوں نے جادو کی شکایت کی تھی۔ آپؑ نے فرمایا ہرن کی جھلی پر یہ تعویذ لکھ کر پہن لو تو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ بِسْمِ اللّٰـهِ وَ بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهُ اِنَّ اللّٰهَ لاَ يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِيْنَ ۔ (یعنی اللہ کے نام اور اس کی ذات سے، اللہ کے نام سے اور جو اس کی مرضی ہو، اللہ بزرگ و برتر کے علاوہ کوئی صاحبِ قوت و طاقت نہیں ہے، موسیٰؑ نے کہا یہ جادو جو تم لائے ہو بیشک اللہ اسے بہت جلد زائل کردے گا، اللہ تو فسادیوں کے عمل کو کارآمد ہونے نہیں دیتا۔ پس حق ہو کر رہا اور جو وہ کر رہے تھے باطل ہو گیا۔ پس وہ ساحر مغلوب و ذلیل ہو کر لوٹ گئے۔)

۲۔ اصبغ بن نباتہ کا کہنا ہے کہ اس دعا کی امیر المومنینؑ نے مجھے تعلیم دی اور فرمایا اے اصبغ! جب تمہیں جادو کا ڈر ہو یا حاکم کا خوف ہو تو اسے سات بار پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلاَ يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا بِاٰيٰتِنَا اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُوْنَ ۔ (قصص۔۳۵)۔ (یعنی اللہ کے نام اور اس کے ذات سے عنقریب ہم تمہارے بھائی کے ذریعہ تمہارے بازو کو مضبوط کر دیں گے اور پھر تم دونوں کو ایسا غلبہ دیں گے پھر وہ تم تک نہ پہنچ سکیں گے، تم دونوں اور جو تم دونوں کی پیروی کرے گا وہ ہماری آیات کی مدد سے غالب رہیں گے)۔ نماز شب سے فارغ ہونے کے بعد قبل فجر اس دعا کو پانی پر سات مرتبہ پڑھو (اور پی لو) تو تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

۳۔ اسحاق الصحاف بیان کرتے ہیں کہ ان سے امام موسیٰ بن جعفرؑ نے فرمایا اے صحاف! تم تین سال سے آسیب زدہ ہو۔ میں نے کہاں ہاں! تین سال سے پریشان ہوں اور اس ذیل میں بہت علاج کرایا مگر مجھے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آپؑ نے فرمایا تم نے مجھے کیوں خبر نہ کی؟ میں نے کہا یا بن رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں جانتا تھا کہ آپؑ کے پاس ہر چیز کا حل ہے لیکن مجھے شرم آرہی تھی۔ آپؑ نے فرمایا اس میں شرم کی کیا بات ہے جبکہ تم سحر زدہ تھے اور خاموش تھے (یعنی مجھ سے اس کا ذکر نہ کیا)۔ میں اس کا علاج بتاتا ہوں، تم

یہ پڑھو (یعنی قبر کی مٹی پر پڑھ کر اوراسے تعویذ بنا کر آسیب یا سحر زدہ کے گلے میں لٹکا دو)۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَدۡرِئُکُمۡ
اَیُّهَا السَّحَرَۃُ عَنۡ فُلَانِ بۡنِ فَلَانَةٍ بِاللّٰہِ الَّذِیۡ قَالَ لِاِبۡلِیۡسَ اُخۡرُجۡ مِنۡهَا مَذۡمُوۡماً مَدۡحُوۡراً اُخۡرُجۡ مِنۡهَا فَمَا یَکُوۡنَ
لَکَ اَنۡ تَتَکَبَّرَ فِیۡهَا اُخۡرُجۡ اِنَّکَ مِنَ الصَّاغِرِیۡنَ اَبۡطَلۡتُ عَمَلَکُمۡ وَ رَدَدۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَ نَقَضۡتُهٗ بِاِذۡنِ اللّٰہِ الۡعَلِیِّ
الۡاَعۡلٰی الۡاَعۡظَمِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ الۡقَدِیۡمِ رَجَعَ سِحۡرُکُمۡ کَمَا لَا یَحِیۡقُ الۡمَکۡرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهۡلِهٖ کَمَا بَطَلَ
کَیۡدُ السَّحَرَۃِ حِیۡنَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمُوۡسٰی . (ع)
اَلۡقِ عَصَاکَ فَاِذَا هِیَ تَلۡقَفُ مَا یَاۡفِکُوۡنَ فَوَقَعَ الۡحَقُّ وَ بَطَلَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ بِاِذۡنِ اللّٰہِ اَبۡطَلَ سَحَرَۃَ فِرۡعَوۡنَ
اَبۡطَلۡتُ عَمَلَکُمۡ اَیُّهَا السَّحَرَۃِ وَ نَقَضۡتُهٗ عَلَیۡکُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ الَّذِیۡ اَنۡزَلَ وَلَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنۡسَاهُمۡ
اَنۡفُسَهُمۡ وَ بِالَّذِیۡ قَالَ وَلَوۡ نَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ کِتَاباً فِیۡ قِرۡطَاسٍ فَلَمَسُوۡهُ بِاَیۡدِیۡهِمۡ لَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا اِنۡ هٰذَا اِلَّا سِحۡرٌ
مُبِیۡنٌ "وَ قَالُوۡا لَوۡلَا اُنۡزِلَ عَلَیۡهِ مَلَکٌ "وَلَوۡ اَنۡزَلۡنَا مَلَکًا لَقُضِیَ الۡاَمۡرُ ثُمَّ لَا یُنۡظَرُوۡنَ وَلَوۡ جَعَلۡنَاهُ مَلَکاً لَجَعَلۡنَاهُ رَجُلاً
وَ لَلَبَسۡنَا عَلَیۡهِمۡ مَا یَلۡبِسُوۡنَ وَ بِاِذۡنِ اللّٰہِ الَّذِیۡ اَنۡزَلَ فَاَکَلَا مِنۡهَا فَبَدَتۡ لَهُمَا سَوۡاٰتُهُمَا فَاَنۡتُمۡ مُتَحَیِّرُوۡنَ وَلَا
تَتَوَجَّهُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِمَّا کُنۡتُمۡ فِیۡهِ وَلَا تَرۡجِعُوۡنَ اِلٰی شَیۡءٍ مِنۡهُ اَبَدًا قَدۡ بَطَلَ بِحَمۡدِ اللّٰہِ عَمَلُکُمۡ وَ خَابَ سَعۡیُکُمۡ وَ
وَهَنَ کَیۡدُکُمۡ مَعَ مَنۡ کَانَ ذٰلِکَ مِنَ الشَّیَاطِیۡنِ اِنَّ کَیۡدَ الشَّیۡطَانِ کَانَ ضَعِیۡفاً غَلَبۡتُکُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ وَ هَزَمۡتُ
کَثۡرَتَکُمۡ بِجُنُوۡدِ اللّٰہِ وَکَسَرۡتُ قُوَّتَکُمۡ بِسُلۡطَانِ اللّٰہِ وَسَلِطَتۡ عَلَیۡکُمۡ عَزَائِمُ اللّٰہِ عَمِیَ بَصَرُکُمۡ وَ ضَعُفَتۡ قُوَّتُکُمۡ
وَ انۡقَطَعَتۡ اَسۡبَابُکُمۡ وَ تَبَرَّاَ الشَّیۡطَانُ مِنۡکُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ الَّذِیۡ اَنۡزَلَ کَمَثَلِ الشَّیۡطَانِ اِذۡ قَالَ لِلۡاِنۡسَانِ اکۡفُرۡ فَلَمَّا کَفَرَ
قَالَ اِنِّیۡ بَرِیۡءٌ "مِنۡکَ اِنِّیۡ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الۡعَالَمِیۡنَ فَکَانَ عَاقِبَتَهُمَا اَنَّهُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیۡنِ فِیۡهَا وَ ذٰلِکَ جَزَاءُ
الظَّالِمِیۡنَ وَ اَنۡزَلَ اِذۡ تَبَرَّاَ الَّذِیۡنَ اتُّبِعُوۡا مِنَ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡا وَرَاَوُا الۡعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتۡ بِهِمُ الۡاَسۡبَابُ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡا
لَوۡ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً فَنَتَبَرَّاَ مِنۡهُمۡ کَمَا تَبَرَّءُوۡا مِنَّا کَذٰلِکَ یُرِیۡهِمُ اللّٰہُ اَعۡمَالَهُمۡ حَسَرَاتٍ عَلَیۡهِمۡ وَمَا هُمۡ بِخَارِجِیۡنَ مِنَ
النَّارِ بِاِذۡنِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَلَا نَوۡمٌ "لَهٗ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَهُمَا وَ
رَبُّ الۡمَشَارِقِ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَةِ الۡکَوَاکِبِ وَ حِفۡظًا مِنۡ کُلِّ شَیۡطَانٍ مَارِدٍ لَا یَسَّمَّعُوۡنَ اِلَی الۡمَلَاِ
الۡاَعۡلٰی وَ یُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ کُلِّ جَانِبٍ دُحُوۡرًا وَلَهُمۡ عَذَابٌ وَاصِبٌ اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَةَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ
السَّمَاوَاتِ وَالۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ اللَّیۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیَاتٍ لِاُوۡلِی الۡاَلۡبَابِ وَمَا اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡیَا بِهِ
الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَ بَثَّ فِیۡهَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّةٍ وَ تَصۡرِیۡفِ الرِّیَاحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ
لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ یُغۡشِی اللَّیۡلَ
النَّهَارَ یَطۡلُبُهٗ حَثِیۡثًا وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ وَالنُّجُوۡمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمۡرِهٖ اَلَا لَهُ الۡخَلۡقُ وَالۡاَمۡرُ تَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ

الْعَالَمِیْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لاَ اِلٰهَ هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهُ مَا فِیْ السَّمَاوَاتِ الْاَرْضِ وَهُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ مَنْ اَرَادَ فُلَانَ بْنِ فَلَآنَةٍ بِسُوْءٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاُنْسِ اَوْ غَیْرِهِمْ بَعْدَ هٰذِهِ الْعُوْذَةِ جَعَلَ اللّٰهُ مِمَّنْ وَصَفَهُمْ فَقَالَ اُوْلٰئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدٰی فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا کَانُوْا مُهْتَدِیْنَ مَثَلُهُمْ کَمَثَلِ الَّذِیْ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَ تْ مَاحَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَکَهُمْ فِی الظُّلُمَاتِ لَایُبْصِرُوْنَ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ جَعَلَ اللّٰهُ مِمَّنْ قَالَ وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَاءً وَ نِدَاءً صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِمَّنْ قَالَ وَمَنْ یُشْرِکْ بِاللّٰهِ فَکَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ اَوْتَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَکَانٍ سَحِیْقٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِمَّنْ قَالَ مَثَلُ مَا یُنْفِقُوْنَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیَاةِ الدُّنْیَا کَمَثَلِ الرِّیْحِ فِیْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَکَتْهُ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰکِنْ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِمَّنْ قَالَ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَکَهُ صَلْدًا لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِمَّا کَسَبُوْا وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکَافِرِیْنَ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِمَّنْ قَالَ وَ مَثَلُ کَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ کَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ وَ یُضِلُّ اللّٰهُ الظَّالِمِیْنَ وَ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَایَشَاءُ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ کُفْرًا وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَالْبَوَارِ جَهَنَّمَ یَصْلَوْنَهَا وَ بِئْسَ الْقَرَارِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِمَّنْ قَالَ مَثَلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَعْمَالَهُمْ کَسَرَابٍ بِقِیْعَةٍ یَحْسَبُهُ الظَّمَانُ مَاءٍ حَتّٰی اِذَا جَاءَ هٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْئًا وَ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهُ فَوَقَّاهُ حِسَابَهُ وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابُ اَوْکَظُلُمَاتٍ فِیْ بَحْرٍ لُجِّیٍّ یَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ یَدَهُ لَمْ یَکَدْیَرَاهَا وَمَنْ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُوْراً فَمَالَهُ مِنْ نُوْرٍ اَللّٰهُمَّ فَاَسْاَلُکَ بِصِدْقِکَ وَ عِلْمِکَ وَ حُسْنِ اَمْثَالِکَ وَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ مَنْ اَرَادَ فَلَاناً بِسُوْءٍ اَنْ تَرُدَّ کَیْدَهُ فِیْ نَحْرِهٖ وَ تَجْعَلَ خَدَّهُ الْاَسْفَلَ وَتَرْکُسُهُ لِاُمِّ رَاسِهٖ فِیْ حُفْرَةٍ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ ذٰلِکَ عَلَیْکَ یَسِیْرٌ وَمَا کَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلَیْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهُ .... پھر قبر کی مٹی پر پڑھ کر اسے بند کردو(تعویذ بنادو)اور آسیب یا سحر زدہ کے اوپر(گلے میں)لٹکادو اور یہ پڑھو۔ هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْکَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا وَبَطَلَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِکَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِیْنَ.

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنیوالا ہے، اے ساحر! میں تمہیں فلاں ابن فلاں کی طرف سے ڈرا رہا ہوں اس اللہ کے ذریعہ سے جس نے ابلیس سے کہا ذلیل و رسوا ہو کر تو یہاں سے نکل جا، تیرے لیئے تکبر جائز نہیں ہے تو نکل جا کیونکہ تو ذلیل

لوگوں میں سے ہے۔اے ساحر! تیرے عمل کو میں ناکارہ کررہا ہوں اور اسے توڑ کر تیری طرف لوٹا رہا ہوں، اللہ کے حکم سے جو بلند و برتر اور پاک پاکیزہ اور غالب وعلم والا اور قدیم ہے۔ تیرا جادو تیری ہی طرف واپس ہوکر بری چال والوں کو گھیر لیتا ہے۔ جس طرح ان جادوگروں کی چال بیکار ہوئی جب کہ اللہ نے موسیٰؑ سے فرمایا ڈال دو اپنے عصا کو اور پھر وہ جادوگروں کے گھڑے ہوئے جھوٹ کو نگلنے لگا اور حق ظاہر ہو گیا اور جادوگروں کی تدبیریں ناکام ہوگئیں۔اللہ کے حکم سے موسیٰؑ نے فرعون کے جادوگروں کو بیکار کر دیا۔اے جادوگر! اللہ کے حکم سے میں تمہارے عمل کو ناکارہ اور اسے توڑے دے رہا ہوں کہ جس نے یہ آیت نازل فرمائی اور تم ان لوگوں میں نہ ہو جانا جو اللہ کو بھول گئے ہیں، پس اللہ نے انھیں بھی بھلا دیا۔اور اس ذات کے ذریعہ سے جس نے فرمایا اگر ہم تمہارے اوپر کتاب کو اوراق کی شکل میں اتارتے تو وہ کفار کہتے کہ یہ تو کھلا جادو ہے اور کچھ نہیں ہے۔اور انہوں نے کہا کہ کیوں اللہ نے فرشتے کو نہیں اتارا، پس اگر ہم فرشتے کو اتارتے تو اس کو بھی آدمی کی ہی شکل میں بھیجتے اور اسے وہی پہناتے جو لوگ پہنتے ہیں۔اور اللہ کے حکم سے جس نے یہ قول نازل فرمایا پس دونوں نے اس میں سے کھالیا تو وہ دونوں بے پردہ ہوگئے۔اس لیئے تم لوگ پریشان ہوا اور اپنے ساتھ کوئی چیز آگے لے کر نہیں بڑھ سکتے اور نہ ہی کبھی ادھر لوٹ سکتے ہیں۔الحمد للہ تمہارا عمل اور تمہاری کوشش ناکام ہو چکی ہے اور تمہاری سازش شیطانوں کے ساتھ ناکام ہو چکی ہے، بیشک شیطان کی چال کمزور ہے۔میں اللہ کے حکم سے تم پر غالب آ چکا ہوں اور تمہاری کثیر تعداد کو اللہ کی مدد و طاقت سے شکست دے چکا ہوں اور تمہارے اوپر اللہ کے عزائم کو مسلط کر رہا ہوں۔تمہاری آنکھیں اندھی، تمہاری طاقت کمزور اور تمہارے ذرائع منقطع ہو چکے ہیں اور اللہ کے حکم سے شیطان بھی تم سے الگ ہو چکا ہے جبکہ اللہ نے فرمایا اس شیطان کی طرح جس نے انسان سے کہا کفر اختیار کر لو۔پس جب انھوں نے کفر اختیار کیا تو اس نے کہا میں تم سے بری ہوں۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام عالمین کا پروردگار ہے، ان دونوں (شیطان اور اس کے کہنے پر کفر اختیار کرنیوالوں) کا یہ انجام ہوا کہ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی ظالموں کی سزا ہے۔اور اللہ سبحانہٗ نے فرمایا اور جب اتباع کیئے جانیوالے لوگ اتباع کرنیوالوں سے بری ہوگئے اور دیکھا کہ ان سے اسباب منقطع ہوگئے ہیں اور عذاب کیا جارہا ہے تو اتباع کرنیوالے کہیں گے کہ کاش ایک مرتبہ اور موقع ملتا تو ہم ان (کی اتباع) سے بری ہوجاتے جبکہ وہ (اتباع کرنانیوالے) ہم سے بری ہوگئے ۔اس طرح اللہ ان کو ان کے اعمال دکھاتا ہے تاکہ وہ حسرت سے دیکھتے رہیں لیکن وہ لوگ اللہ کے حکم سے جہنم سے نکلنے والے نہیں ہیں جس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ زندہ (موجود) اور قائم ہے، جس کو نہ ہی نیند آتی ہے اور نہ اونگھ ۔ زمین و آسمان کی تمام چیزیں اسی کی ہیں، اور کوئی شفاعت کرنیوالا بھی نہیں ہے مگر جو اس کا اجازت یافتہ ہو۔ وہ خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے ہاتھوں (درمیان) میں ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے (بعد) ہونے والا ہے اور کوئی بھی اس کے علم کو گھیر نہیں سکتا مگر سوائے اس کے جتنا وہ چاہے۔اس کی کرسی (اختیار) آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں ہے اور وہ بلند مرتبہ اور صاحب عظمت ہے۔ بیشک تمہارا معبود یکتا ہے جو آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان تمام چیزوں کا پروردگار ہے اور مشرقوں کا بھی رب ہے۔ بیشک ہم نے دنیا کے آسمان کو ستاروں سے

مزین کر رکھا ہے جس سے ہر سرکش شیاطین کے لیئے ان کو نگہبان قرار دیا ہے اور شیطان مردود آسمانوں کی باتیں نہیں سن سکتا اور اسے بھگانے کے لیئے اس پر آگ کا تیر پھینکا جاتا ہے اور اس پر ہمیشہ کی مار ہے مگر جو کچھ کہ اڑتی ہوئی بات لے بھاگتا ہے تو ایک ستارا ٹوٹ کر اس کا پیچھا کرتا ہے۔ بیشک زمین و آسمان کے پیدا کرنے اور رات و دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور جو اللہ آسمانوں سے پانی نازل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد پھر زندہ کرتا ہے اور ہر قسم کے چوپایوں کو اس میں بکثرت پھیلا دیا اور ہواؤں کے چلنے میں ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہیں سمجھنے والوں کیلیئے بہت سی نشانیاں موجود ہیں۔ بیشک تمہارا پروردگار اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا او پھر عرش پر مشتق ہو گیا (یعنی تخلقیات کے بعد کاروبار حیات جاری ہو گئے)۔ وہ رات کے ذریعہ دن کو ڈھانک لیتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے لگا ہوا آتا ہے اور اسی نے سورج و چاند اور ستاروں کو اس شان سے پیدا کیا کہ وہ اس کے حکم کے تابع ہیں۔ آگاہ رہو کہ بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے جو تمام عالموں کا پالنے والا اور صاحب برکت ہے۔ وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا، بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنیوالا ہے۔ وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ مالک، پاک، صاحب سلامتی، امان دینے والا، نگہبانی کرنیوالا اور حاوی و قوی و بڑائی کے لائق ہے اور جن چیزوں کو لوگ اس کا شریک قرار دیتے ہیں اس سے منزہ ہے۔ وہ اللہ بنانے والا، پیدا کرنیوالا، صورت گری کرنیوالا ہے اور تمام اچھے اچھے نام اسی کے لیئے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور وہی غالب و حکمت والا ہے۔ اس تعویذ کے بعد جو بھی انسان ہو یا جن، فلان انسان کے ساتھ برُا ارادہ کرے گا تو اللہ ان کو ان لوگوں میں قرار دے گا جس کا اس نے اس طرح ذکر فرمایا ہے وہ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے خرید لیا ہے، ان کی تجارت انہیں کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی اور نہ ہی ایسے لوگوں نے ہدایت پائی۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی اور جب آگ روشن ہو گئی تو اللہ نے اس کی روشنی کو لے لیا اور اس کو تاریکی میں چھوڑ دیا کہ وہ کچھ دیکھ نہیں پاتے اور وہ بہرے، اندھے اور گونگے ہو گئے ہیں اور وہ لوٹ بھی نہیں سکتے۔ اللہ انھیں ان لوگوں میں قرار دے گا جن کے بارے میں فرمایا اور کافروں کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایسی چیز کو پکارے جو کچھ نہیں سنتے، ان کے لیئے سوائے چلانے کے کچھ نہیں، وہ بہرے، اندھے اور گونگے ہیں اور وہ کچھ سمجھ نہیں سکتے۔ اللہ ان کو ایسے لوگوں میں شمار کرے گا جس کے لیئے فرمایا جو بھی اللہ کے ساتھ شرک کرے گا تو گویا وہ آسمان سے گر رہا ہے اور پرندے اسے اچک لے رہے ہیں۔ یا ہوا اس سے کہیں دور پھینک رہی ہے۔ اللہ انھیں ان لوگوں میں شمار کرے گا جس کے لیئے فرمایا جو دنیا کے لیئے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال تیز ہوا کی سی ہے جس میں سخت سردی ہو اور وہ اس قوم کی کھیتی پر آ پڑے اور اس کو تباہ کر دے جس نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو اور اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا مگر یہ کہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اللہ انہیں ان لوگوں میں شمار کرے گا جن کے بارے میں فرمایا ہے، اس کی مثال ایسی ہے جیسے صاف پتھر جس پر کچھ مٹی ہو اور پھر زور کی بارش ہوئی تو وہ صاف ہو گیا اور کچھ کام نہ آیا اور اللہ کافروں کی ہدایت نہیں کرتا (یعنی ان لوگوں کی محنت

ضائع ہوگئی اور کچھ ثواب ہاتھ نہ لگا) اللہ انھیں ان لوگوں میں شمار کرے گا جن کے بارے میں فرماتا ہے بُرے کلمہ کی مثال بُرے درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھڑ گیا ہو اور جسے قیام میسر نہیں ہوتا۔ اللہ تو ایمان لانے والوں کو دنیا و آخرت میں پختہ یا مدلل قول سے استقامت عطا کرتا ہے اور ظالموں سے اللہ توفیق ہدایت سلب کر لیتا ہے اور جو اللہ چاہتا ہے کرتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جو اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر (جہنم) میں جا اتارا، وہ سب اس میں داخل کیے جائیں گے جو بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔ اللہ ان کو ان لوگوں میں قرار دے گا جن کے بارے میں فرماتا ہے جو لوگ کافر ہوگئے ان کے اعمال مثل سراب ہیں کہ پیاسا اس کو پانی خیال کر لے اور جب اس کے پاس پہنچے تو وہاں کچھ نہیں پاتا مگر اللہ کو اپنے پاس پائے گا، پھر وہ اس کا پورا پورا حساب لے گا یا پھر اس کے اعمال ان اندھیروں کے مانند ہیں جو گہرے سمندر میں ہوں کہ اس کو موج نے ڈھانپ رکھا ہو اور اس موج پر ایک اور موج ہو اور اس موج پر ایک سیاہ بادل ہو، اس طرح اندھیرے ایک کے اوپر ایک ہوں کہ جس میں اس کا اپنا ہاتھ تک دکھائی نہ دے اور جس کے لیئے اللہ کوئی روشنی قرار نہ دے اس کے لیئے کوئی روشنی ہو ہی نہیں سکتی۔

ائے اللہ ! میں تجھ سے تیری سچائی و علم اور تیری اچھی مثالوں اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کے حق کے واسطے سے طلب کرتا ہوں کہ جو بھی فلاں آدمی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہو تو اس کی چال و مکر کو اس کے سینے پر دے مارے اور اس کے خسارے کے گڑھے میں ڈال دے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اور یہ تیرے لیئے آسان ہے اور اللہ کے لیئے کوئی امر مشکل نہیں ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ ان پر اور ان کی آلؑ پر درود و سلام ہو اور ان پر سلامتی و رحمتیں و برکتیں نازل فرما۔

پھر قبر کی مٹی پر اسے پڑھ کر بند کر دو (تعویذ بنا دو) اور آسیب زدہ کے اوپر لٹکا دو اور پھر (لٹکاتے وقت) یہ پڑھو۔ (ترجمہ) وہ اللہ جس نے اپنے رسولؐ کی ہدایت فرمائی اور انہیں سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ اور اللہپ کی گواہی کافی ہے اور باطل ہوگیا وہ جسے وہ لوگ کر رہے تھے اور مغلوب ہوگئے اور ذلیل ہو کر لوٹ گئے۔

۴۔ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا آسیب زدہ خود یہ پڑھے عَزَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَبِّ بِالْعَزِيْمَةِ الَّتِيْ عَزَمَ بِهَا عَلِيٌّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى جِنِّ وَادِي الصَّبْرَةِ فَاَجَابُوْا وَ اَطَاعُوْا لَمَّا اَجَبْتَ وَ اَطَعْتَ وَخَرَجْتَ عَنِ ابْنِ فُلَانٍ ابْنِ فُلَانَةٍ السَّاعَةَ (یعنی ائے اللہ! میں نے تجھ پر بھروسہ کر کے ارادہ کیا کہ جب علیؑ ابن ابی طالبؑ اور رسولؐ اللہ نے وادیٔ صبرہ کے جنوں پر عزم کیا تھا تو انہوں نے انکی اطاعت کر لی، پس تو بھی سن لے اور اطاعت کر اور فلاں ابن فلانۃ کے پاس سے ابھی نکل جا)۔

۵۔ امام محمد باقرؑ نے اپنی کنیز کے بچہ کے لیئے مریم کی دھونی دینے کے لیئے فرمایا اور یہ فرمایا کہ یہ ارواح کی طرف سے ہے اور یہ جنون و سحر زدہ کے لیے مجرب و مفید ہے۔

۶۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا لوبان یا گوند، منہ کا تھوک، سندری مٹی، حنظل کا چھلکا، مرمری، سفید ٹوٹا ہوا نوسادر اور سعد یمانی لو اور اس میں پت اور چوہے کا بال قطران شامی کے ساتھ تین تین قطرے چھوڑا جائے اور سب کو جلا کر دھونی لی جائے۔

۷۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا جبریلؑ، نبیؐ کے پاس تشریف لائے اور کہا اے محمدؐ! فلاں یہودی نے آپؐ پر جادو کیا ہے اور اس جادو کو فلاں خاندان کے کنوئیں میں ڈال دیا ہے۔ آپؐ کنوئیں کے پاس ایک معتمد آدمی کو بھیجیں جو آپؐ کی نظر میں عظیم ہوتا کہ وہ جادو کو لے آئے۔ پس آپؐ نے علیؑ ابن ابی طالبؑ کو بھیجا اور کہا کہ ذروان کے کنوئیں کے پاس جاؤ، اس میں جادو ہے جسے لبید بن عاصم نے میرے اوپر کیا ہے، اُسے لے کر آؤ۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کے حکم کے مطابق چلا۔ میں نے دیکھا کہ کنوئیں کا پانی جادو کی وجہ سے حیض کے خون جیسا ہو گیا ہے۔ جب میں بلکل نیچے اترا تو مجھے کامیابی نہیں ہوی اور جو لوگ میرے ساتھ تھے، انہوں نے کہا کہ اس میں کچھ نہیں، اوپر آ جاؤ۔ میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم! رسول اللہ نے جھوٹ کبھی نہیں کہا ہے اور نہ ہی میں انھیں جھٹلا سکتا ہوں اور میرا دل حضورؐ کے ساتھ ایسا نہیں ہے جیسا کہ تمہارا ہے۔ میں نے دوبارہ کوشش کی یہاں تک کہ میں نے اسے نکال لیا اور پھر حضورؐ کے پاس لوٹ آیا آپؐ نے فرمایا کھولو میں نے اسے کھولا تو اس میں کھجور کے درخت کے کانٹے تھے اور اسکے بیچ میں ایک رسی (موٹا دھاگہ) تھا جس میں اکیس گرہیں لگی ہوئی تھیں۔ اسی دن جبرئیلؑ، نبیؐ پر معوذتین (سورۂ فلق وناس) لے کر نازل ہوئے تھے۔ نبیؐ نے فرمایا اے علیؑ اسے (سورۂ معوذتین) اسی رسی (دھاگہ) پر پڑھو۔ حضرت علیؑ جب جب پڑھتے رہے ایک ایک گرہ کھلتی رہی یہاں تک کہ آپؐ فارغ ہو گئے (اور تمام گرہیں کھل گئیں) اور اللہ نے نبیؐ سے جادو کا اثر زائل کر دیا اور انھیں عافیت عطا کی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جبرئیلؑ و میکائیلؑ نبیؐ کے پاس آئے۔ ایک نبیؐ کے داہنے بیٹھے اور دوسرے بائیں۔ جبرئیلؑ نے میکائیلؑ سے کہا کہ نبیؐ کو کیا تکلیف ہے۔ میکائیلؑ نے جواب دیا کہ ان پر لبید بن عاصم نے جادو کیا ہے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

۸۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا جادو کسی چیز پر مسلط نہیں کیا گیا ہے سوائے آنکھ کے۔

نوٹ: نبیؐ یا امامؑ پر جادو کا اثر ہونا امر محال ہے۔ بلکہ جادو ہو یا کوئی قوت، نبیؐ یا امامؑ پر غلبہ نہیں کسکتی ہے۔ لیکن ظاہری طور پر وہ عام بشر کی طرح کمزور دکھائی دیتے ہیں اور وہ سب چیزیں غالب آ جاتی ہیں جو عام بشر کیلیئے ہیں۔ یہ سب ہماری ہدایت کی خاطر برداشت کر لیتے ہیں۔ اس میں حکمت بھی ہے اور اصلاح و تعلیم بھی۔ سمجھنے کے لیئے ظرف و تحمل چاہیئے۔ اور دیگر احادیث میں ہے کہ سوائے آنکھ اور اعضائے تناسل کے جادو اثر نہیں کرتا۔ سائل اور نوعیت کے اعتبار سے جس قدر مناسب سمجھا گیا، بتایا گیا۔۔۔ ادارہ

۹۔ امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ کیا معوذتین قرآن میں سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! قرآن میں سے ہے۔ ایک شخص نے کہا ابن مسعود کی قراءت اور ان کے مصحف میں تو یہ دونوں قرآن سے نہیں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ابن مسعود نے غلطی کی یا جھوٹ کہا، یہ دونوں قرآن میں سے ہیں۔ اس شخص نے پوچھا یابن رسول اللہؐ! کیا میں ان دونوں سوروں کو نماز میں پڑھ سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! اور کیا تم جانتے ہو کہ معوذتین کے معنی کیا ہیں؟ اور کس موقع پر نازل ہوئیں؟ رسول اللہؐ پر لبید بن عاصم یہودی نے جادو کیا تھا ابو بصیر نے کہا کہ کیا رسول اللہؐ پر جادو کا اثر ہوا تھا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! آپؐ کو لگتا کہ جمع کر رہے ہیں مگر جمع نہیں کر رہے ہوتے، آپؐ دروازے کو پکڑنا چاہتے تھے مگر اسے دیکھ نہیں پاتے تو ہاتھ سے ٹٹولتے۔ جادو حقیقت ہے اور صرف آنکھ اور شرمگاہ پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ پھر ان کے پاس جبرئیلؑ آئے اور انھیں اس کی خبر دی۔ آپؐ نے علیؑ کو بلایا اور اس جادو کو ذروان کے کنوئیں سے نکالنے کیلیئے بھیجا۔

۲۰۔شیطان وجن سے بچاؤ

۱۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ شیطان اس کی بیوی کو اس کے انفاس میں پریشان نہ کرے تو یہ تعویذ مشک و زعفران کو بارش کے پانی میں ملا کر نئے کپڑے پر لکھے، جو پہنا نہ گیا ہو، اور پھر نچوڑ لے اور نفاس کی جگہ اور اس گھر میں جہاں وہ عورت رہتی ہے اس پانی کے چھینٹے مارے۔ پس ایسا کرنے سے اس کی عورت اور اس کے بچے کو انشاء اللہ نہ ہی کوئی مصیبت ہوگی اور نہ ہی گھبراہٹ اور نہ ہی جنون لاحق ہوگا اور نہ ہی نظر لگے گی۔ پس وہ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى آلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَيْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اخْرُجْ بِاِذْنِ اللّٰهِ مِنْهَا خَرَجْتُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اَدْفَعُكُمْ بِاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ. (یعنی اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان و نہایت رحم کرنیوالا ہے اور سلام ہو رسول اللہ پر اور ان کی آلؑ پر اور درود ہو ان سب پر اور اس کی رحمتیں و برکتیں نازل ہوں، اللہ کے نام سے نکل جا اور لوٹ جا جہاں سے آیا تھا اور اس میں سے ہم دوبارہ نکالیں گے اور اگر تو لوٹے تو وہیں واپس چلا جا، میرے لیئے اللہ کافی ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور عرش عظیم کا پروردگار ہے، اللہ کے نام سے اور اس کی ذات کے ذریعہ میں تجھے دور کر رہا ہوں، رسول اللہ کے ذریعہ میں تجھے دور کرتا ہوں)۔

۲۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس شخص پر جن حملہ کرے تو اسی پتھر کو جس سے حملہ کیا تھا پھینکے اور یہ پڑھے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ كَفٰى وَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ (یعنی اللہ میرے لیئے کافی ہے اور اللہ اس کی سنتا ہے جو اسے پکارتا ہے اور اللہ کے ماوراء کوئی حد نہیں ہے)۔

۳۔ اور آپؐ نے فرمایا اپنے گھروں میں مرغیاں بکثرت پالو، شیطان ان کی وجہ سے تمہارے بچوں سے اعراض کرے گا۔

۴۔ امام محمد باقرؑ نے اپنی کنیز کے بچہ کے لیئے مریم کی دھونی دینے کے لیئے فرمایا اور یہ فرمایا کہ یہ ارواح کی طرف سے ہے اور یہ جنون و سحر زدہ کے لئے مجرب و مفید ہے۔

۵۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا لوگان یا گوند، منہ کا تھوک، سندری مٹی، حنظل کا چھلکا، مرمری، سفید ٹوٹا ہوا نوسادر اور سعد یمانی لو اور اس میں پت اور چوہے کا بال قطران شامی کے ساتھ تین تین قطرے چھوڑ اجائے اور سب کو جلا کر دھونی لی جائے۔

۲۰۔حمل کی حفاظت

۱۔ امام رضاؑ نے فرمایا یہ تعویذ انسان اور چوپایہ میں حاملہ کے لیئے کاغذ پر یا جھلی پر لکھو۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ

بِسْمِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكَمِّلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلىٰ مَاهَدٰيكُم وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ اُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِىْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ رَشَدًا وَ عَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَ مِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْشَاءَ لَهشدَكُمْ اَجْمَعِيْنَ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ اَوْ لَمْ يَرَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَا هُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَيٍّ اَفَلاَ يُؤْمِنُوْنَ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَاناً قَصِيًّا فَاَجَآئَهَا الْمَخَاضُ اِلىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَالَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْياً مَنْسِيًّا فَنَادٰيهَا مِنْ تَحْتِهَا اَلَّاتَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَ هُزِّىْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَباً جَنِيًّا فَكُلِىْ وَ اشْرَبِىْ وَ قَرِّىْ عَيْناً فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِىْ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْماً فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يَامَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا يَا اُخْتَ هَارُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَأَ سُوْءٍ وَمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِيالْمَهْدِ صَبِيًّا قَالَ اِنِّىْ عَبْدُاللّٰهِ اٰتَانِىَ الْكِتَابَ وَ جَعَلَنِىْ نَبِيًّا وَجَعَلَنِىْ مُبَارَكاً اَيْنَ مَا كُنْتُ وَ اَوْصَانِىْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حًا وَ بَرًّا بِوَالِدَتِىْ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًاشَقِيًّا وَالسَّلاَمُ عَلَىَّ يَوْمِ وُلِدْتُ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ذٰلِكَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ لاَ تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالاَبْصَارَ وَالآفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِىْ جَوِّالسَّمَآءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُوْنَ كَذٰلِكَ اَيُّهَا الْمَوْلُوْدُ اُخْرُجْ سَوِيًّا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ . (یعنی بیشک ہر تکلیف کے ساتھ راحت ہے، بیشک ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے، اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں، اور چاہتا ہے کہ تم اس کی گنتی کو پورا کردو اور اللہ کی بڑائی بیان کرتے رہا کرو تاکہ تم شکرگزار کہلاؤ، اور جب تم سے میرے بندے میری بابت پوچھیں تو کہو کہ میں ہر پکارنے والے کے قریب ہوں اور جب وہ دعا کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں۔ پس انہیں چاہئیے کہ میری بات مان لیں اور مجھ پر ایمان لائں ی تکہ راہ راست پا جائیں۔ اور اللہ تمہارے معاملہ میں سہولت کے سامان مہیا کرے گا اور ہدایت بھی۔ اور اللہ کے ذمہ سیدھا راستہ بتا دینا ہے اور اگر اس کو منظور ہوتا تو سب کو ایک ہی راستہ پر چلا دیتا۔ پھر راستہ اس کے لیئے آسان کر دیا۔ جو لوگ کافر ہو گئے ہیں کیا ان کی سمجھ میں نہیں آیا کہ آسمان و زمین دونو بند تھے، پھر ہم نے دونوں کو کھول دیا اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا، کیا (اب بھی) وہ ایمان نہ لائیں گے۔ پھر وہ (مریمؑ) دوسرے مکان میں چلی گئیں اور دروازہ ان کو ایک کھجور کے درخت کی جڑ میں لے آیا۔ وہ کہنے لگیں کاش میں اس سے پہلے مرجاتی اور بھولی بسری ہو جاتی۔ پس اس کے نیچے سے بچے نے آواز دی کہ رنجیدہ مت ہو کہ تمہارے پروردگار نے تمہارے پاؤں کے نیچے سے ایک چشمہ کو جاری کر دیا ہے اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ کہ تازہ کھجور تم پر گر پڑیں ، پس انہیں کھاؤ اور چمہ کا پانی پیؤ اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ پھر اگر کوئی آدمی پر نظر پڑ جائے تو اس سے اشارہ سے کہہ دینا کہ میں نے

اللہ کے لیئے خاموشی رہنے کا سنتی روزہ رکھا ہے۔ لہذا آج میں کسی سے بات نہ کروں گی۔ پس حضرت مریمؑ اس بچے کو لیئے ہوئے اپنے لوگوں کے پاس آئیں۔ وہ کہنے لگے کہ اے مریمؑ یہ تو تم ناموزوں چیز لائیں۔ اے مقدس عورت انہ ہی تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں پس مریمؑ نے اس بچہ (عیسیٰؑ) کی طرف اشارہ کیا، انھوں نے کہا کہ ہم اس سے کیونکر بات کریں جو گہوارہ کا بچہ ہے؟ وہ بچہ قدرت سے گویا ہوا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور اور جہاں کہیں میں ہوں مجھے برکت والا قرار دیا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے نماز وزکوٰہ کا حکم دیا ہے اور والدین سے نیکی کا حکم دیا اور مجھے شقی و بد بخت نہیں بنایا۔ سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن میں اُٹھایا جاوں، یہ عیسیٰؑ ابن مریمؑ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا جبکہ تم کچھ جانتے نہ تھے اور تمہارے لیئے کان وآنکھ اور دل بنایا تا کہ تم شکر ادا کرو۔ کیا انھوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا جو فضا میں مسخر ہیں۔ انہیں تو صرف اللہ ہی روکے ہوئے ہے۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان لائیں۔ پس اے بچہ (مولود)! اللہ کے حکم سے درست وصحیح سالم نکل آ۔)

اور فرمایا پھر اس پر یہ تعویذ لٹکا دی جائے اور جب پیدائش ہو جائے تو اسے نکال دیا جائے۔ آیت کو یاد کر لو کہ کہیں کوئی حصہ چھوٹ نہ جائے اور نہ ہی بعض پر وقف کرو (بلکہ پورا عمل کرو)۔ اگر اخرجکم مِنۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُم لا تَعْلَمُوْنَ شَيئًا ۔ پر ٹھہر جاؤ گے تو بچہ بہرا پیدا ہوگا اور اگر وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالابْصَار وشالافْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ پر ٹھہر جاؤ گے تو بچہ کامل اور صحیح پیدا نہ ہوگا۔

۲۲۔ ولادت

ا۔ سلیم بن قیس ہلالی نے امیر المومنینؑ سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا میں قرآن کی دو آیتوں کو جانتا ہوں جو نومولود کی ولادت کے وقت مشکل پیش آنے پر ہرن کی جھلی پر سات بار لکھی جائیں اور حاملہ کی کوکھ پر باندھ دیا جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا . اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً (الم نشرح۔۵و۶) (یعنی اللہ کے نام اور اس کی ذات کے واسطہ سے، یقیناً تکلیف کیساتھ راحت اور مشکل کیساتھ آسانی ہے)۔

۲۔ اور فرمایا حج کی ابتدائی دو آیتوں کو ایک بار کاغذ پر لکھ کر بغیر بٹے ہوئے ریشم کے دھاگے سے عورت کی بائیں ران پر باندھا جائے يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وش تَضَعُ كُلَّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكَارىٰ وَمَاهُمْ بِسُكَارىٰ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ . (حج۔۱و۲)(یعنی اے لوگو! تم اپنے پروردگار سے ڈرو، بیشک قیامت کا زلم/ہ بہت بڑی چیز ہے۔ جس دن تم اس (قیامت) کو دیکھو گے، ہر دودھ پلانیوالے جسے دودھ پلایا کرتی ہے اس سے غافل ہو جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی، اور تم لوگوں کو نشہ کی سی حالت میں

دیکھو گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب ہی سخت ہوگا)۔اور پھر جیسے ہی ولادت ہو، فوراً اسے کاٹ دیں۔۔۔اور پھر لکھا جائے حَیۡنَ وَلَدَتۡ مَرۡیَمُ وَ مَریمُ وُلِدَتۡ حَیٌّ یَا حَیُّ اِهۡبِطۡ اِلَی اَلۡاَرۡضِ السَّاعَۃَ بِاِذۡنِ اللّٰہِ (یعنی جس وقت مریم پیدا ہوئیں اور وہ زندہ پیدا ہوئیں، اے، ندہ اسی وقت اللہ کے حکم سے زمین پر اتر جا)

۳۔ جابر جعفی بیان کرتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ اے ابن رسولؐ اللہ! میری مدد فرمائے۔آپؑ نے فرمایا کیا بات ہے؟ میری عورت دردِ زہ کی شدت سے مرنے کے ریب ہے۔آپؑ نے فرمایا جاؤ اس پر یہ آیت پڑھو فَاَجَآءَ ھَا الۡمَخَاضُ اِلٰی جِذۡعِ النَّخۡلَۃِ قَالَتۡ یٰلَیۡتَنِیۡ مِتُّ قَبۡلَ ھٰذَا کُنۡتُ نَسۡیاً مَنۡسِیاً فَنَادٰھَا مِنۡ تَحۡتِھَا اَلَّا تَحۡزَنِیۡ قَدۡجَعَلَ رَبُّکَ تَحۡتَکِ سَرِیًّا وَھُوۡزِیۡٓ اِلَیۡکَ بِجِذۡعِ النَّخۡلَۃِ تُسَاقِطۡ عَلَیۡکَ رُطَباً جَنِیّاً ۔ پھر اس آیت پر آواز کو بلند لرو۔ وَاللّٰہُ اَخۡرَجَکُمۡ مِنۡ بُطُوۡنِ اُمَّھَاتِکُمۡ لاَ تَعۡلَمُوۡنَ شَیۡئًا وَجَعَلَ لَکُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفِدَۃَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ۔ اُخۡرُجۡ اَیُّھَا الطِّفۡلُ اُخۡرِجۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۔ (یعنی پھر دردِ زہ ان (مریمؑ) کو ایک کھجور کے درخت کی جڑ میں لے آیا۔وہ کہنے لگیں، کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور بھولی بسری ہو جاتی۔پس اس کے نیچے سے اُس (بچہ) نے آواز دی کہ رنجیدہ مت ہو کہ تمہارے پروردگار نے تمہارے پاؤں کے نیچے تو ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ تکہ تازہ خرمے تم پر ٹپک پڑی گے (پھر اس آیت پر آواز کو بلند کرلو) اور اللہ ہی نے تم کو ماؤں کی پیٹ سے نکالا، تم کچھ نہیں جانتے تھے، اور تمہارے لیئے کان و آنکھ اور دل بنایا تاکہ تم شکریہ ادا کرو۔اے بچہ! آجا اللہ کے حکم سے)۔۔انشاء اللہ آسانی سے ولادت ہو جائے گی۔

۴۔ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ جب عورت دردِ زہ میں مبتلا ہو تو اس کے لیئے ان آیتوں کو ایک صاف برتن میں مشک و زعفران سے لکھا جائے، پھر کنوئیں کے پانی سے دھوکر اسے پلایا جائے اور اس کے پیٹ اور شرمگاہ پر اس کے پانی کا چھینٹا مارا جائے تو فوراً پیدائش ہو جائے گی اور وہ دعا یہ ہے کہ کَاَنَّھُمۡ یَوۡمَ یَرَوۡنَھَا لَمۡ یَلۡبَثُوۡا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوۡ ضُحٰھَا ۔ کَاَنَّھُمۡ یَوۡمَ یَرَوۡنَ مَا یُوۡعَدُوۡنَ لَمۡ یَلۡبَثُوۡا اِلَّا سَاعَۃً مِنۡ نَھَارٍ بَلٰغٌ فَھَلۡ یُھۡلَکُ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡفَاسِقُوۡنَ ۔ لَقَدۡ کَانَ فِیۡ قَصَصِھِمۡ عِبۡرَۃٌ لِّاُوۡلِی الۡاَلۡبَابِ مَا کَانَ حَدِیۡثاً یُّفۡتَرٰی وَلٰکِنۡ تَصۡدِیۡقَ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَ تَفۡصِیۡلَ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ ھُدًی وَ رَحۡمَۃً لِّقَوۡمٍ یُّوۡمِنُوۡنَ ۔ (نازعات۔۴۶: احقاف۔۳۵، یوسف۔۱۱۱)۔(یعنی جس دن وہ اس کو دیکھیں گے یہ سمجھیں گے کہ وہ دنیا میں نہیں رہے مگر (ایک) شام یا (ایک) صبح۔جس دن یہ اسے دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو یہ ایسا سمجھیں گے کہ گویا دن کے ایک گھنٹہ سے زیادہ دنیا میں نہیں رہے، یہ (سمجھنا) ان کے لیئے کافی ہے، کیا نافرمانوں کے سوا کوئی اور ہلاک ہوگا۔بیشک ان قصوں میں عقل والوں کے لیئے عبارت ہے، یہ کوئی گھڑی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ جو اس سے پہلے ہے اس کی تصدیق اور اس کی تفصیل ہے اور ایمان لانے والوں کے لیئے ہدایت و رحمت ہے)۔

۵۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا حاملہ عورت جب اس مہینہ میں داخل ہو جس میں پیدائش ہونیوالی ہو تو یہ آیتیں (سورۂ انبیاء۔۳۰،

یٰسین ۔ ۳۷ تا ۴۴، ۱۵: احقاف ۔ ۳۵، نازعات ۴۶) لکھ کر ایک کپڑے میں لپیٹ لے مگر اسے باندھا نہ جائے۔ اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ . وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَاهُمْ مُّظْلِمُوْنَ . وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّلَّهَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ . وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ . لَا الشَّمْسُ یَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَ کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ . وَ اٰیَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَهُمْ فِی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ . وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهٖ مَا یَرْکَبُوْنَ . وَ اِنْ نَشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ وَلَاهُمْ یُنْقَذُوْنَ . اِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ . وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَاهُمْ مِنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ .. اور کاغذ کی پشت پر یہ آیتیں لکھی جائیں۔۔۔ کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلَاغٌ فَهَلْ یُهْلَکُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْنَ کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحَاهَا . . .

اس کاغذ کو درمیان میں لٹکا دیا جائے اور جب ولادت ہو جائے تو اسے نکال دیا جائے اور ایک گھنٹہ بھی نہ چھوڑا جائے۔۔۔ (ترجمہ جو لوگ کافر ہو گئے ہیں کیا ان کی سمجھ میں نہیں آیا کہ آسمان و زمین دونوں بند تھے، پھر ہم نے دونوں کو کھول دیا اور ہم نے ہر چیز کو پانی سے زندگی عطا کی (تو کیا اب بھی) وہ ایمان نہ لائیں گے۔ اور رات بھی ان کے لیئے ایک نشانی ہے جس سے ہم دن کو نکال لاتے ہیں پھر یہ یکا یک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ اور سورج بھی ایک نشانی ہے جو اپنے ایک مقررہ مقام پر گردش کرتا چلا جاتا ہے، یہ ایک بڑے زبردست صاحب علم کا مقرر کر دینا ہے اور چاند بھی ایک نشانی ہے جس کی منزلیں ہم نے طئے کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ پلٹ کر پرانی شاخ کی سی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ نہ ہی سورج کی یہ مجال ہے کہ مجال ہے کہ چاند کو پکڑ پائے اور نہ رات ہی میں قدرت ہے کہ دن کے آگے بڑھ جائے حلانکہ یہ سب کسی نہ کسی آسمان میں پھرتے رہتے ہیں۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کو ڈبو دیتے۔ پس نہ ان کا کوئی فریاد رس ہوتا اور نہ یہ چھڑائے جاتے سوائے اس کے کہ ہماری رحمت شامل حال ہو جائے اور ایک عرصہ کے لیئے نفع پہنچانا منظور ہو۔ جس دن یہ اسے دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو یہ ایسا سمجھیں گے کہ گویا دن کے ایک گھنٹہ سے زیادہ دنیا میں نہیں رہے، یہ (سمجھنا) ان کے لیئے کافی ہے، کیا نافرمانوں کے سوا کوئی اور ہلاک ہوگا۔ جس دن وہ اس کو دیکھیں گے یہ سمجھیں گے کہ وہ دنیا میں نہیں رہے مگر (ایک) شام یا (ایک) صبح۔

۲۳۔ بچوں کے ذیل میں

ا۔ بچہ بہت روئے تو: امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ یہ دعا امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جو بچہ (یا شخص) رات میں گھبرائے یا عورت درد کی وجہ سے رات میں جاگے تو یہ پڑھے۔ فَضَرَبْنَا عَلٰی اٰذَانِهِمْ فِی الْکَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا . ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ

الْحِزْبَیْنِ اَحْصیٰ لِمَا لَبِثُوْا اَمَداً . (سورۂ کہف۔۱۱) (یعنی پس ہم نے ان کو اس غار (کہف) میں برسوں سلا رکھا پھر ہم نے ان کو اُٹھایا تا کہ ہم جان لیں کہ ان کے دو گروہوں میں سے اس مدت میں کس نے زیادہ یاد رکھا)۔

۲۔ ایک شخص نے ابو عبداللہؑ کے خدمت میں عرض کیا میرے بچے کو شاید دماغ میں ہوا نے اثر کر دیا ہے جس کی وجہ سے وہ سست ہو گیا ہے۔ آپؑ اللہ سے دعا فرمائیں کہ اسے صحت ہو جائے۔ آپؑ نے دعا کی، پھر فرمایا اس کے لئیے سات مرتبہ سورۂ حمد کو زعفران اور مشک سے لکھو، پھر اسے دھو کر ایک مہینہ تک پلاؤ، انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔ اس شخص نے کہا میں نے ایک رات ایسا کیا تو بچہ ٹھیک ہو گیا اور وہ مرض لوٹ کر نہ آیا۔

۳۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اگر ستر (۷۰) مرتبہ سورۂ حمد کسی بھی تکلیف پر پڑھا جائے تو وہ تکلیف ختم ہو جاتیہے۔

۴۔ امام ابو عبداللہؑ کی خدمت میں شخص نے عرض کیا یا بن رسولؐ اللہ (مجھے) بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس میں کمزوری اور بیوقوفی ہوتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا تم کیوں ستو نہیں پیتے، تم بھی پیئو اور اپنی بیوی کو بھی پلاؤ۔ اس سے گوشت بنتا ہے اور ہڈی مضبوط ہوتی ہے اور جب گوشت پیدا ہوگا اور ہڈی مضبوط ہوگی تو ضرور بچہ بھی طاقتور پیدا ہوگا۔

۵۔ ذریح محاربی بیان کرتے ہیں کہ میں امام ابو عبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ اپنے چھوٹے بچے کے لئیے دعا پڑھ رہے تھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَعْزَمُ عَلَیْکَ یَا وَجْعُ وَیَا رِیْحُ کَائِنًا مَا کَانَتْ بِالْعَزِیْمَۃِ الَّتِیْ عَزَمَ بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَعَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامِ عَلیٰ جِنِّ وَادِی الصَّبْرَۃِ فَاُجَابُوْا وَ اَطَاعُوْا لَمَّا اَجَبْتَ وَ اَطَعْتَ خَرَجْتَ عَنِ ابْنِ فُلَانٍ ابْنِ فُلَانَۃِ السَّاعَۃَ السَّاعَۃَ السَّاعَۃَ (یعنی اللہ کے نام سے تم پر تعویذ کرتا ہوں، اے درد تو جیسی بھی ہو وہ تعویذ جسے رسولؐ اللہ اور علیؑ ابن ابی طالبؑ نے وادی صبرہ کے جن پر کیا تھا تو وہ سن لے اور اطاعت کر اور ابھی اسی وقت فلاں ابن فلاں کے پاس سے نکل جا)۔

۶۔ امام موسیٰ کاظمؑ کے پاس مدینہ کے عامل نے اپنے بچے کے مسلسل درد کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا اس تعویذ کو ایک باریک کاغذ پر لکھ کر ایک چاندی کے خول میں رکھ کر بچے کے گلے میں ڈال دو۔ اللہ اس سے ہر بیماری کو دور کر دے گا۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْعَظِیْمِ وَ عِزَّتِکَ الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَ قُدْرَتِکَ الَّتِیْ لَا یَمْتَنِعُ مِنْھَا شَیٌٔ مِنْ شَرِّ مَا اَخَافُ فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ الْاَوْجَاعِ کُلِّھَا وَ مِنْ شَرِّ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَ مِنْ کُلِّ سُقْمٍ اَوْ وَجْعٍ اَوْ ھَمٍّ اَوْ مَرَضٍ اَوْ بَلَاءٍ اَوْ بَلِیَّۃٍ اَوْ مِمَّا عَلِمَ اللّٰہُ اِنَّہٗ خَلَقَنِیْ لَہٗ وَ لَمْ اَعْلَمْہُ مِنْ نَفْسِیْ وَ اَعِذْنِیْ یَا رَبِّ مِنْ شَرِّ ذٰلِکَ کُلِّہٖ فِیْ لَیْلِیْ حَتّٰی اَصْبَحَ وَ فِیْ نَھَارِیْ حَتّٰی اَمْسیٰ وَ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا تُجَاوِزُھُنَّ بِرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَ مِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْأَلُکَ یَا رَبِّ بِمَا سَاَلَکَ بِہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ عَلیٰ اَھْلِبَیْتِہٖ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اِخْتِمْ عَلیٰ ذٰلِکَ یَا بَرُّ یَا رَحِیْمُ بِاسْمِکَ اَللّٰھُمَّ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ ادْفَعْ عَنِّیْ سُوْءَ مَا اَجِدُ بِقُدْرَتِکَ . (یعنی اللہ کے نام سے میں پناہ چاہتا ہوں) اس شر

سے جس سے میں رات و دن ڈرتا ہوں، تمام تکالیف کی اذیتوں سے، دنیا و آخرت کے بُرے نتائج سے، ہر بیماری و تکلیف سے، ہر مرض و مصیبت سے اور آزمائش کی ناکامی سے جس میں کہ اللہ نے مجھے مبتلا کیا ہے اور ان تمام شر سے بھی جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اے میرے پروردگار! مجھے پناہ دے ان سب اشرار سے جو رات سے صبح تک اور صبح سے رات تک وارد ہوتے ہیں، تیرے کامل کلمات کے واسطہ سے جس سے کہ کوئی نیک ہو یا بُرا آدمی محفوظ نہیں اور (پناہ چاہتا ہوں) اس شر سے جو آسمان سے نازل ہو یا زمین سے نکلے۔ سلام ہو تمام رسولوں پر، اور تمام حمد اللہ ہی کے لیئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس انداز سے جیسا کہ محمدؐ نے تجھ سے سوال کیا ہے، اور سلام ہو اہل بیتؑ پر، اللہ ہی میرے لیئے کافی ہے اور اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، میں نے اس پر بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! تیرے ہی نام سے اسے ختم کر رہا ہوں۔ اے اللہ! جو یکا و تنہا اور بے نیاز ہے اور درود نازل فرما محمدؐ و ان کی آلؑ پر اور اپنی قدرت سے میری وہ تکلیف دور فرما جو میرے اندر ہے)

۲۴۔ کمزوری و لاغری

ا۔ محمد بن علی باقر بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا نوحؑ نے اپنے پروردگار کے سامنے اپنے بدن کی کمزوری کی شکایت کی۔ اللہ نے وحی نازل فرمائی کہ دودھ میں گوشت پکا کر کھاؤ، میں نے طاقت اور برکت دونوں کو ان دونوں چیزوں میں رکھا ہے۔

۲۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جس کے دل اور بدن میں کمزوری لاحق ہو جائے تو بکری کا گوشت، دودھ کے ساتھ پکا کر کھائے، یہ اس کی جڑوں سے بیماری کو نکال دے گا اور جسم اور مسوڑھوں کو مضبوط کرے گا۔ اور یہ پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَ یُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اور سونے سے پہلے دس بار تسبیح فاطمۃ الزہراؑ اور آیۃ الکرسی اور سورۃ توحید پڑھے۔

۳۔ محمد بن اسحٰق بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ کے پاس ایک شیعہ آیا اور کہا یابن رسولؐ اللہ! میری بیٹی گُھل گئی ہے اور اس کا جسم لاغر ہو گیا ہے، اس کی بیماری طویل ہے اور اس کا پیٹ بہت خراب ہے۔ امامؑ نے فرمایا تم کیوں نہیں چاول کو بابرکت چربی کے ساتھ استعمال کرتے ہو۔ اللہ نے چربی کو بنی اسرائیل پر اس لئے حرام کیا تھا کہ وہ بابرکت تھی (اور بنی اسرائیلؑ نافرمان تھے)۔ اگر وہ کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی کو دور کرے گا۔ اس شخص نے پوچھا کہ میں اسے کیسے استعمال کروں؟ آپؑ نے فرمایا چار عدد پتھر آگ کے نیچے رکھو اور چاول کو ہانڈی (برتن) میں اوپر رکھ کر پکاؤ۔ پھر کلیجی کی تازہ چربی کو ایک پیالہ میں لو اور چاول پکنے کے بعد ان چاروں پتھروں کو اس چربی والے پیالہ میں ڈالو اور اس کے اوپر دوسرا پیالہ رکھ کر اسے خوب ہلاؤ اس طرح کہ اسے کی بھاپ نہ نکلنے پائے۔ جب چربی پھگل جائے تو اسے چاول میں ڈال دو اور اسے نہ ہی زیادہ گرم اور نہ ہی زیادہ ٹھنڈا کھاؤ۔ انشاءاللہ شفاء ہو جائے گی۔ اس شخص نے بعد میں کہا اللہ کی قسم! صرف ایک مرتبہ کھانے سے وہ ٹھیک ہوگئی۔

۲۵۔سر

۱۔ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں جس کو سر میں تکلیف ہو تو اپنا ہاتھ سر پر پھیرتے ہوئے اس دعا کو سات بار پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ سَکَنَ لَہٗ مَافِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَافِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔(ترجمہ: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جس کے لئے خشکی اور سمندر، آسمان اور زمین کی ہر چیز کو قرار آجاتا ہے، وہی خوب سننے اور جاننے والا ہے) پس انشاء اللہ اس کی تکلیف دور ہو جائے گی۔

۲۔ عمرو بن یزید صیقل نے امام جعفر صادقؑ سے سر درد کی شکایت کی اور اس کی وجہ سے رات و دن پریشانی کا اظہار کیا۔آپؑ نے فرمایا اپنے ہاتھ کو سر پر رکھو اور یہ دعا سات بار پڑھو۔بِسْمِ اللّٰـہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَجِیْرُ بِکَ مِمَّا اسْتَجَارَ بِہٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ لِنَفْسِہٖ (ترجمہ: اللہ کے اس نام سے جس کے ذریعہ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان یا ضرر نہیں پہنچا سکتی، وہی خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اے اللہ! میں ان تمام چیزوں سے پناہ چاہتا ہوں جن سے محمدؐ نے پناہ چاہی) پس اللہ کے حکم سے اور اس کی توفیق سے قرار مل جائے گا

۳۔ داؤد رقی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰؑ ابن جعفرؑ سے کہا اے فرزند رسولؐ! میں اپنے سر میں مسلسل درد محسوس کرتا ہوں اور اسی وجہ سے مجھے نماز شب پڑھنے میں مانع ہے۔آپؑ نے فرمایا جب تم ایسی تکلیف محسوس کرو تو اپنے ہاتھ کو سر پر سہلاؤ اور یہ دعا پڑھو۔اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَ اُعِیْذُ نَفْسِیْ مِنْ جَمِیْعِ مَا اعْتَرَانِیْ بِاسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ کَلِمَاتِہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُ مِنْ بِرٍّ وَلَا فَاجِرٍ اُوْعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہِ الطَّاھِرِیْنَ الْاَخْیَارِ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّھِمْ عَلَیْکَ اِلَّا اَجَرْتَنِیْ مِنْ شِکَایَتِیْ ھٰذِہٖ ۔ (یعنی میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ان تمام مصیبتوں سے جو مجھے لاحق ہیں، اس اللہ کے نام سے جو عظیم ہے اور اس کے کامل کلمات کے ذریعہ سے کہ اس سے نہ تو کوئی نیک آدمی بڑھ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی گناہگار، میں اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسولؐ اور ان کی پاکیزہ آلؑ کی پناہ میں دیتا ہوں۔یا اللہ! واسطہ ان (محمدؐ و آلِ محمدؐ) کے حقوق کا جو تجھ پر ہیں میری اس شکایت کو دور فرمادے)۔(پس اس دعا کے بعد کوئی ضرر نہ ہوگا۔

۴۔ ابو الصلت ہروی روایت کرتے ہیں کہ امام علی رضاؑ نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے جد کے حوالے سے فرمایا امام محمد باقرؑ نے اپنے شیعوں کو درد سر کے وقت اس دعا کے پڑھنے کی تعلیم دی۔یَا طَاھِیُ یَا ذَرُّ یَا طَمْنَۃُ یَا طَنَّاثُ کیونکہ یہ عظیم اسماء ہیں جن کا اللہ کے نزدیک ایک خاص مقام ہے۔اس کے ذریعہ اللہ درد سر کو دور کردے گا۔

۵۔ اسحٰق بن ابراہیم کا بیان ہے کہ وہ امام ابوالحسن العسکریؑ کی خدمت میں حاضر تھے اور لوگ ان کے سامنے اپنی مسائل بیان کر رہے تھے۔میں نے بھی کہا اے فرزند رسولؐ! میرے گھر والوں کو یہ ملعون تکلیف اکثر و بیشتر ہو جایا کرتی ہے۔آپؑ نے فرمایا کون سی تکلیف؟ میں نے کہا سر درد کی تکلیف۔آپؑ نے فرمایا پانی کا ایک پیالہ لو اور اس پر قرآن کی یہ آیت پڑھو۔اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ (انبیاء۔۳۰)

(ترجمہ۔ جولوگ کافر ہو گئے ہیں کیا ان کی یہ سمجھ میں نہی آیا کہ آسمان وزمین دونوں بند تھے۔ پھر ہم نے دونوں کو کھول دیا (یعنی آسمان سے ابر رحمت کو جاری کیا اور زمین ل ے دانہ وئیدہ ہونے لگا) اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے حیات بخشی، کیا وہ اب بھی ایمان نہیں لائیں گے) اور اس کو پی جاؤ، انشاء اللہ اس کا ضرر باقی نہ رہے گا۔

٦۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا اس تعویذ کو جبرئیلؑ، رسولؐ اللہ کی خدمت میں لے کر نازل ہوئے جبکہ اس وقت آپ کو درد سر کا عارضہ تھا انہوں نے کہا اے محمدؐ! اس تعویذ کو درد سر میں استعمال کرو، اللہ تعالیٰ اسے کم کر دے گا اور فرمایا اے محمدؐ! جو شخص بھی اس تعویذ کو کسی بھی درد یا مرض میں سات بار استعمال کرے گا وہ اللہ کی مرضی سے شفاء پائے گا۔ پس اپنے ہاتھ کو تکلیف کے مقام پر سہلاتے ہوئے پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ رَبّنَا الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ ذِکْرُهٗ رَبّنَا الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمْرُهٗ نَافِذٌ مَاضٍ کَمَا اَنَّ اَمْرَهٗ فِی السَّمَآءِ اِجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ خَطَایَانَا یَارَبَّ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَاءِکَ وَ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِکَ عَلٰی (اور مریض کا نام مع ولدیت کے لیے) (یعنی اللہ کے نام سے جو ہمارا پروردگار ہے اور جس کا ذکر آسمان میں بابرکت ہے ہمارا پروردگار جس کا ہر امر زمین پر نافذ ہے جس طرح آسمان میں نافذ ہے۔ اپنی رحمت کو زمین پر نازل فرما اور ہمارے گناہوں اور خطاؤں کو بخش دے۔ اے پاک و پاکیزہ خلائق کے پروردگار! اپنی شفاعت و رحمت کو فلاں ابن فلاں پر نازل فرما۔

٧۔ درد سر اور آدھے درد سر کے لئیے دعا: یَا مُصَغِّرَ الْکُبَرَآءِ وَیَا مُکَبِّرَ الصُّغَرَاءِ وَیَا مُذْهِبَ الرِّجْسِ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ مُطَهِّرَهُمْ تَطْهِیرًا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ امْسَحْ مَابِیْ مِنْ صُدَاعٍ وَ شَقِیْقَةٍ (یعنی اے بڑوں کو چھوٹا اور چھوٹوں کو بڑا بنا دینے والے، اے محمدؐ اور آل محمدؑ سے نجاست کو دور رکھنے والے اور ان کو ایسا پاک رکھنے والے جیسا کہ اس کا حق ہے۔ پس درود نازل فرما محمدؐ آل محمدؑ پر اور مجھ سے درد سر اور آدھے سر کے درد کو زائل فرما دے۔

٨۔ آدھے سر کے درد کی دعا: حبیب بجستانی سے روایت ہے کہ انھوں نے امام محمد باقرؑ سے آدھے سر کے درد کی شکایت کی جو انھیں ہر ہفتہ میں ایک یا دو بار لاحق ہو جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا تین بار پڑھو یَا ظَاهِراً مَوْجُوْدًا یَا بَاطِناً غَیْرَ مَفْقُوْدٍ اُرْدُدْ عَلٰی عَبْدِکَ الضعِیْفِ اَیَادِیْکَ الْجَمِیْلَةَ عِنْدَهٗ وَ اَذْهِبْ عَنْهُ مَا بِهٖ مِنْ اَذًی اِنَّکَ رَحِیْمٌ وَدُوْدٌ قَدِیْرٌ انشاء اللہ تم کو عافیت نصیب ہوگی (یعنی اے وہ ذات جو ظاہر میں موجود ہے اور باطن میں مفقود نہیں، اپنے اس کمزور بندہ پر اپنی مہربانیوں کو جاری کر دے اور اس سے وہ تکلیف دور کر دے جو اسے لاحق ہے۔ بیشک تو نہایت رحم و محبت کرنیوالا اور قدرت رکھنے والا ہے) نیز ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقرؑ نے اپنے دوستوں میں سے ایک آدمی کی عیادت کی جسے آدھے سر کے درد لاحق تھا تو آپ نے یہی دعا کی تعلیم دی۔

٩۔ امام محمد باقرؑ نے آدھے سر کے درد کے لئیے کاغذ پر یہ دعا لکھتے اور اُس جگہ باندھنے کو کہتے جہاں درد ہے۔ بِسْمِ اللّٰه

الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ . اَشْهَدُ اَنَّکَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ اسْتَحْدَثْنَاکَ وَلاَ بِرَبٍّ يُبِيدُ ذِکْرَکَ وَلاَ مَلِيکٌ يُشْرِکُکَ قَوْمٌ يَقْضُونَ مَعَکَ وَلاَ کَانَ قَبْلَکَ مِنْ اِلٰهٍ نَلْجَاءُ اِلَيْهِ اَوْ نَتَعَوَّذُبِهٖ وَ نَدْعُوْهُ وَ نَدْعُکَ وَلاَ اَعَانَکَ عَلٰی خَلْقِنَا مِنْ اَحَدٍ فَيُسْاَلُ فِيکَ سُبْحَانَکَ وَ بِحَمْدِکَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ وَ اشْفِهٖ بِشِفَآئِکَ عَاجِلاً ۔(یعنی اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان و رحم کرنیوالا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ایسا معبود نہیں ہے جسے ہم نے ایجاد کیا اور نہ ہی تو ایسا رب ہے جس کا ذکر ختم ہو جائے گا اور نہ تو ایسا بادشاہ ہے جس کے ساتھ لوگ شریک ہو کر کام کرتے ہیں اور نہ تجھ سے قبل کوئی معبود تھا جس کی طرف ہم مائل ہوں یا اس کی پناہ چاہیں یا پکاریں اور تجھے چھوڑ دیں۔ تیری ذات پاک ہے اور تو اپنی حمد سے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود نازل فرما اور اس کو اپنی شفاعت سے سرفراز فرما)۔

۱۰۔ داؤدالرقی بیان کرتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؑ کی حدمت میں حاضر تھا کہ ان کے پاس ایک خراسانی حاجی آیا اور سلام کرنے کے بعد دین کے متعلق سوالات کرتا گیا اور آپؑ جواب دیتے رہے۔ پھر اس نے کہا یا بن رسولؐ اللہ! جب سے میں گھر سے نکلا ہوں مستقل دردِ سر سے پریشان ہوں۔ آپؑ نے فرمایا تم اسی وقت اٹھو اور حمام میں چلے جاؤ اور اپنے سر پر سات ہتھیلی گرم پانی بہاؤ اور ہر مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتے جاؤ۔ انشاء اللہ اس کے بعد تمہیں کوئی شکایت نہ ہوگی۔

۱۱۔ سر کی جانب سے حرارت کا تیز ہونا: ابواسامہ بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا سر کی طرف سے ہر تکلیف و گرمی کے لئیے ایسا کرو کہ ایک مربع شکل لکھ کر بناؤ جس کے درمیان آگ ہو پھر یہ پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ وَ صَلَّى اللّٰهِ عَلَى النَّبِيِّ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ . پھر ایک کاغذ پر اذان و اقامہ کو لکھو اور اس مریض پر لٹکا دو (یا گلے میں ڈال دو) گرمی و تکلیف اسی وقت جاتی رہے گی۔

۱۲۔ عمار الدہنی نے امام جعفر صادقؑ سے دردِ سر کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا نماز فریضہ سے فارغ ہو جاؤ تو داہنی انگشت شہادت کو اپنی داہنے ابرو پھیرتے ہوئے سات مرتبہ کہو یَا حَنَّانُ اِشْفِنِیْ پھر بائیں ابرو پر پھیرتے ہوئے سات مرتبہ کہو یَا مَنَّانُ اِشْفِنِیْ ۔ پھر اپنی داہنی ہتھیلی کو سر پر پھیرتے ہوئے یہ کہو یَا مَنْ سَکَنَ لَهٗ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ سَکِّنْ مَا بِیْ پھر نفل نماز کے لے اُٹھ کھڑے ہو۔

۱۳۔ علی بن یقطین بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن رضاؑ کی خدمت میں لکھا میں اپنے سر میں ٹھنڈک محسوس کرتا ہوں یہاں تک کہ جب ہوا چلتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بیہوش ہو جاؤں گا۔ آپؑ نے جواب میں لکھا تم کھانے کے بعد زنبق (سوسن سفید یا سفید چنبیلی) اور عنبر کی خوشبو سونگھو۔

۲۶۔ آنکھیں

۱۔ علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ نے جب مجھے جنگ خیبر میں بلایا تو آنحضرتؐ سے کہا کہ میری آنکھیں آئی ہوئی

ہیں رسولؐ اللہ نے فرمایا انھیں میرے پاس لاؤ۔ میں ان کے پاس گیا اور کہا اے اللہ کے رسولؐ! میں تو آنکھ کا مریض ہوں اور کسی چیز کو نہیں دیکھ پا رہا ہوں۔ آپؐ نے مجھے اپنے قریب کیا اور پھر میری آنکھوں پر ہاتھ پھرایا اور یہ دعا کی بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اكْفِهِ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ وَ قِهِ الْاَذٰی وَالْبَلَاءَ (یعنی اللہ کے نام و ذات کا واسطہ، سلام ہو اللہ کے رسولؐ پر، اے اللہ! انھیں گرمی و سردی اور تکلیف و مصیبت سے بچا)۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں میں ٹھیک ہو گیا اور قسم ہے اس ذات کی جس نے انھیں نبوت سے سرفراز کیا اور رسالت سے مخصوص کیا اور تمام بنوں میں انھیں پسند کر لیا۔ اس کے بعد نہ تو میں نے کبھی گرمی محسوس کی اور نہ ہی سردی اور نہ ہی آنکھ میں تکلیف۔ راوی کہتا ہے کہ کئی بار آپؑ سخت سردی کے موسم میں نکلتے جبکہ آپؑ کے جسم پر معمولی قمیص ہوتی تھی تو آپؑ سے کہا جاتا اے امیر المومنینؑ! کیا آپؑ کو سردی نہیں محسوس ہو رہی ہے؟ تو آپؑ فرماتے تھے جس دن رسولؐ اللہ نے میرے لیئے (جنگ خیبر میں) دعا کیے تو جب سے نہ ہی مجھے گرمی لاحق ہوئی اور نہ ہی ٹھنڈک۔ (اکثر آپؑ سخت گرمی میں بھی تمام کپڑں (عبا و قبا) وغیرہ کیساتھ نکلتے تھے۔ آپؑ سے پوچھا جاتا کہ کیا آپؑ کو گرمی نہیں ہو رہی ہے؟ آپؑ وہی جواب دیتے۔

۲۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ کے پاس فلیت نامی ایک اعرابی آیا، اس کی آنکھیں بھیگی رہتی تھیں اور ان میں سوجن بھی رہتی تھی۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا اے فلیت! میں دیکھ رہا ہوں کہ تیری آنکھیں تر اور سوج گئی ہیں۔ اس نے کہا ہاں یا رسولؐ اللہ! وہ کمزور ہیں۔ آپ نے فرمایا سرمہ لگایا کرو (اور سرمہ تو) آنکھوں کی غذا ہے۔

۳۔ امام علی رضاؑ نے فرمایا جس کی بنیائی کمزور ہو تو وہ روزانہ سوتے وقت سات سلائی سرمہ لگائے۔

۴۔ آشوب چشم ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے اپنی آشوب چشم کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لیئے تین چیزیں ہیں اس نے پوچھا وہ کونسی ہیں؟ آپؑ نے فرمایا صبر (ایلوا)، مر (خاردار درخت کا گوند) اور کافور (یعنی اس کا سرمہ بنا کر لگایا جائے)۔

۵۔ امام محمد باقرؑ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ (اپنے یا اپنے گھر والوں کے آشوب چشم میں) یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَیْنَ مِنِّیْ وَ انْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ وَ اَرِنِیْ فِیْهِ ثَارِیْ (یعنی اے پروردگار! تو مجھے بہرہ مند فرما تا رہ میری سماعت و بصارت سے اور ان قوتوں کو میرا وارث قرار دے اور مجھ پر ظلم کرنیوالے کے خلاف میری مدد فرما اور مجھے اس کا بدلہ دکھلا دے)۔

٦۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ رات میں سرمہ لگانے سے منہ خوشبودار رہتا ہے۔

۷۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ رسولؐ اللہ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے روزآنہ رات میں سوتے وقت اپنی آنکھ میں تین سلائی سرمہ لگاتے تھے۔

۸۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا مچھلی آنکھ کی چربی کو پگھلا دیتی ہے۔۔۔ نیز فرمایا مچھلی بینائی کے لئے مفید ہے۔

۹۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا مچھلی آنکھ کی جھلی کے لیئے موت ہے، یہ ایک تازہ گوشت ہے اور گوشت پیدا کرتا ہے۔

۱۰۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص ہر جمعرات کو ناخن کاٹے گا تو اس کی آنکھ میں بیماری نہ ہوگی اور جو ہر جمعہ کو ناخن تراشے گا و اس کے ناخن سے ہر بیماری نکل جائے گی۔۔۔اور سرمہ سے بینائی بڑھتی ہے اور پلکوں کے بال بھی۔۔۔۔آپؑ ناخن ہر جمعرات کو تراشتے تھے اور داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع فرماتے اور پھر بائیں ہاتھ کے ناخن کاٹے۔ نیز ی بھی فرمایا ایسا کرنے سے آنکھ کی بیماری سے محفوظ رہا جاتا ہے۔

۱۱۔ عیس بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا تو ان کی آنکھ میں تکلیف تھی (آشوب چشم)، میں نے افوس کیا۔ پھر دوسرے دن پہنچا تو انھیں کوئی تکلیف نہ تھی، میں نے اس بارے میں دریافت کیا تو آپؑ نے اس دعا کی تعلیم دی، اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِقُدْدرَۃِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِعَظَمَۃِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِجَلاَلِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِجَمَالِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِبَھَاءِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِغُفْرَانِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِحِلْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ عَلٰی مَا اَحْذَرُ وَ اَخَافُ عَلٰی عَیْنِیْ وَاجِدُہٗ مِنْ وَجْعِ عَیْنِیْ وَمَا اَخَافُ مِنْھَا وَمَا اَحْذَرُ اَللّٰھُمَّ رَبِّ الطِّیِّبُ اَذْھِبْ ذٰلِکَ عَنِّیْ بِحَوْلِکَ وَ قُدْرَتِکَ . (یعنی میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی عزت وقدرت وعظمت وجلال ورعب ومغفرت و بردباری سے اور پناہ مانگتا ہوں اس کے رسولؐ اور ان کی آلؑ سے، اس آنکھ کی بیماری سے جس کے لیئے میں ڈر رہا ہوں اور آنکھ میں محسوس کر رہا ہوں، اے اللہ! تو اپنی قدرت وطاقت سے اس بیماری کو مجھ سے دور فرما دے)۔

۱۲۔ سلمانؓ اور ابوذرؓ کی آنکھ کو تکلیف لاحق ہوئی تو رسولؐ اللہ ان کے پاس تشریف لائے۔ دونوں نے اپنی آنکھ کی تکلیف آپؐ سے بیان کی۔ آپؐ نے فرمایا اپنی بائیں کروٹ مت سوؤ اور نہ کھجور کے قریب جاؤ (یعنی کھجور نہ کھاؤ) اللہ تمہیں عافیت عطا فرمائے گا

۱۳۔ امام حسن عسکریؑ نے اپنے آباء کے حوالے سے فرمایا کہ اگر لوگ پیلی ہلیلج (ہڑ) اچھی طرح جان لیتے تو اسے سونے کے وزن سے خریدتے۔ آپؑ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا پیلی ہلیلج اور سات دانہ فلفل (مرچ) کو باریک پیس کر اور چھان کر آنکھ میں لگاؤ۔

۱۴۔ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے اپنی آنکھ کی سفیدی اور داڑھ کے درد کی تکلیف کے ساتھ جوڑوں میں ریاح کی بھی شکایت کی آپؑ نے فرمایا فلفل ابیض (سفید مرچ)، دار فلفل دونوں کو دو، دو درہم (6.25gm) لو اور اچھا والا نوشادر ایک درہم (3.12gm) لے کر سب کو باریک پیس کر چھان لو اور اسے آنکھ میں تین مرتبہ لگاؤ اور ایک گھنٹہ صبر کرو۔ پس آنکھ کی سفیدی چلی جائے گی اور آنکھ کا گوشت بھی صاف ہو جائے گا اور تکلیف بھی چلی جائے گی انشاء اللہ۔ پھر آنکھ کو دھو کر سرمہ لگا لو۔

۱۵۔ ایک شخص نے امام محمد باقرؑ سے اپنی آنکھ کی سفیدی کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا توتیا ہندی، اقلیمیا الذہب (سونے کی دھات کا میل) اثمد (ایک قسم کا پتھر جس سے سرمہ بنتا ہے)، ہلیلج اصفر (پیلی یا بڑی ہڑ) اندرانی نمک، ان سب کو ایک ایک جزلے کر الگ الگ بارش کے پانی میں کوٹ لو، پھر سب کو ملا کر آنکھ میں لگاؤ۔ اس سے سفیدی بھی چلی جائے گی اور آنکھ کا گوشت بھی صاف ہو جائے گا اور آنکھ ہر مرض سے نجات مل جائے گی۔ انشاء اللہ۔

۲۷۔کان

۱۔ یونس بن ظبیان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کے سامنے اپنے کان کی تکلیف کی شکایت کی۔آپؑ نے فرمایا اپنا ہاتھ اس پر رکھ کر یہ دعا سات بار پڑھو۔اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ سَکَنَ لَہٗ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَالسَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی جس کے سامنے خشکی وسمندر، زمین وآسمان کی سب چیزیں قرار پاتی ہیں اور وہی سننے وجاننے والا ہے) انشاء اللہ عافیت ہوجا گی۔

۲۔ امامؑ نے ایک صحابی کو ان کے کان کی تکلیف میں فرمایا ایک ہتھیلی بھر بغیر چھلکے کی تل (سمسم بغیر مقشر۔Sesamum) اور ایک ہتھیلی بھر رائی (خردل Blck Mustard) لو، ان کو الگ الگ کوٹ کر ملا لو اور پھر اس کا تیل نکال کر ایک شیشی میں رکھ کر لوہے کا ڈھکن لگا دو۔جب بھی ضرورت ہو دو قطرے کان ٹپکاؤ اور پھر کان میں تین دن تک روئی لگائے رکھو۔انشاء شفاء ہوگی۔

۳۔ کان سے کنکری نکلانے کا علاج بکر اپنے چچا سدیر سے روایت کرتے ہیں میں نے ایک کنکری لی اور اس سے ان رگڑنے (کھجلانے) لگا، اچانک وہ کان میں چلی گئی اور پھر میں نے اسے بہت نکالنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوسکے اور معالج بھی ناکام رہا۔پھر میں حج کو چلا گیا اور میری ملاقات امام محمد باقرؑ سے ہوئی۔میں نے ان سے اپنی اس تکلیف کا ذکر کیا۔انھوں نے اپنے فرزند امام جعفر صادقؑ سے کہا کہ ان کا ہاتھ پکڑ کر ذرا روشنی میں لے جاؤ اور دیکھو۔انھوں نے کہا مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا ہے۔پھر انہوں نے مجھے اپنے قریب بلایا اور یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْھَا کَمَا اَدْخَلْتَھَا بِلاَ مَؤنَۃٍ وَلاَ مَشَقَّۃٍ ۔پھر مجھ سے کہا اسے تین بار پڑھو۔میں نے اسے پڑھا۔پھر مجھ سے فرمایا اپنی انگلی کان میں داخل کرو، میں نے انگلی داخل کر کے اسے آسانی سے نکال لیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ .

۴۔ بہرے پن کو دور کرنے کی دعاء: امام محمد باقرؑ سے ایک شخص نے اپنے بہرہ پن کی شکایت کی۔آپؑ نے فرمایا اپنے ہاتھ کو اس پر رکھ کر سہلاؤ اور یہ آیتیں پڑھو۔لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعاً مُّتَصَدِّعاً مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَ تِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ . ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لاَ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ . ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لاَ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارِ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ . ھُوَاللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ . (یعنی اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تم اس کو خوفِ الٰہی سے لرزتا اور پھٹتا ہوا دیکھ لیتے۔اور یہ مثالیں ہم نے سب کے لیئے بیان کردی ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں۔اور اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ ہر چھپی و ظاہر چیزوں کا جاننے والا ہے، وہی رحمٰن ورحیم ہے، وہ بادشاہ و پاکیزہ ہے، سلامتی وامان دینے والا ہے، نگہبان وغلبہ والا اور بڑا ہے ۔وہ ان سب باتوں سے منزہ ہے جن چیزوں کو لوگ اس کا شریک قرار دیتے ہیں۔وہ بنانے والا اور پیدا کرنے والا، صورت گری

کرنے والا ہے۔اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور وہی زبردست وحکمت والا ہے)۔

۵۔ کان کی تکلیف میں سذاب کا پودا لے کر تیل میں پائیں اور اس کے چند قطرے کان میں ٹپکائیں۔

۶۔ ایک شخص نے امامؑ سے کان کے درد کی شکایت کی اور یہ بھی کہا کہ اس سے خون و پیپ ٹپکتا ہے۔آپؑ نے فرمایا پنیر کو لے کر خوب باریک و نرم کرلو اور پھر کسی عورت کے دودھ میں ملا کر ہلکی آگ پر گرم کرا اور پھر اس کے چند قطرے کان میں ڈالو جس سے خون بہہ رہا ہو۔انشاءاللہ سکون ہو جائیگا۔

۲۸۔منہ و دانت

۱۔ ابوعبداللہؑ سے روایت ہے کہ ان کے دوستوں میں سے کسی نے اپنے منہ میں درد کی شکایت کی۔آپؑ نے فرمایا جب تمہیں یہ درد ہو تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھو۔بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمُهٗ دَاءٌ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الَّتِیْ لَا یَضُرُّ مَعَهَا شَیْءٌ قُدُّوْسًا قُدُّوْسًا قُدُّوْسًا بِاسْمِکَ یَا رَبِّ الطَّاهِرُ الْمُقَدَّسُ الْمُبَارَکُ الَّذِیْ مَنْ سَاَلَکَ اَعْطَیْتَهٗ وَمَنْ دَعَاکَ بِهٖ اَجَبْتَهٗ اَسْاَلُکَ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَ اَنْ تُعَافِیَنِیْ مِمَّا اَجِدُ فِیْ فَمِیْ وَ فِیْ رَاسِیْ وَ فِیْ سَمْعِیْ وَ فِیْ بَصَرِیْ وَ فِیْ بَطْنِیْ وَ فِیْ ظَهْرِیْ وَ فِیْ یَدِیْ وَ فِیْ رِجْلِیْ وَ فِیْ جَمِیْعِ جَوَارِحِیْ کُلِّهَا . (یعنی اللہ کے نام سے، جس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور اللہ کے ان کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جن کے ہونے پر کوئی بھی شئی ضرر رساں نہیں ہوتی، جو پاک ہے، پاک ہے، پاک ہے۔اے پروردگار! تیرے نام سے جو پاک ہے، پاکیزہ ہے، بابرکت ہے۔پس جو بھی تیرے نام سے مانگتا ہے تو اسے تو عطا کر دیتا ہے، اور جو بھی اس نام کے ذریعہ سے دعا کرتا ہے اسے تو قبول کر لیتا ہے۔میں اس نام کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! محمدؐ آلِ محمدؐ پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور تو مجھے اس تکلیف سے نجات فرما جو میرے منہ، سر، کان، آنکھ، پیٹ، پیٹھ، ہاتھ، پیر اور تمام اعضاء میں ہے)۔۔۔یہ پڑھنے کے بعد انشاءاللہ تم سے تکلیف دور ہو جائے گی۔

۲۔ ابوبصیر نے امام محمد باقرؑ سے اپنے داڑھ کے درد کی شکایت کی اور کہا کہ یہ تکلیف مجھے رات بھر جگائے رکھتی ہے۔آپؑ فرمایا اے ابوبصیر! جب تمہیں یہ تکلیف محسوس ہو تو اپنے ہاتھ کو مقام درد پر رکھو اور پہلے سورۂ حمد اور سورۂ توحید پڑھو، پھر یہ آیت پڑھو وَتَرَی الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ اِنَّهٗ خَبِیْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ. (نمل۔۸۸)۔(یعنی اور تم پہاڑوں کو دیکھو گے تو محسوس ہوگا کہ وہ جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ بادل کی طرح چلتے رہتے ہیں۔یہ اس اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے۔بیشک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے) یہ پڑھنے کے بعد تکلیف کم

ہو جائے گی اور دوبارہ نہیں ہوگی۔

۳۔ سماعہ بن مہران سے بھی ایسی یہی روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے داڑھ کے درد کے لیئے ایک ایک شخص کو ایسا ہی فرمایا مگر اس میں سورۂ انا انزلناہ کا اضافہ بھی تھا اور فرمایا کہ جب ایسا کرو گے تو داڑھ کے درد کی تکلیف پھر کبھی نہ ہوگی۔

۴۔ امیر المومنینؑ سے مروی ہے کہ جس شخص کو داڑھ میں تکلیف ہو تو اپنے سجدہ کی جگہ سے تھوڑی سی مٹی لے اور اسے تکلیف کی جگہ پر ملتے ہوئے یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ والشَّافِیُ اللّٰہِ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ .

۵۔ امام ابی الحسن الماضیؑ نے داڑھ کی تکلیف کے ذیل میں فرمایا سرکہ مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اور فرمایا شراب کو سرکہ بنالو کو یہ مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر فرمایا گیہوں لو اور اس کا چھلکا اتار لو اور اس کا تیل نکالو اور داڑھ میں اس تیل کے دو قطرے ٹپکاؤ اور وہی تیل تھوڑا سا روئی میں بھگو کر اس کان میں رکھو جس طرف داڑھ میں تکلیف ہو۔ تین رات ایسا کرنے سے تکلیف جاتی رہے گی۔ انشاء اللہ۔

٦۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یہ داڑھ کے درد کو دور کرنے کی دعا ہے، انشاء اللہ یہ فائدہ ہی پہنچائے گی۔ آپؑ نے تین زیتون کے پتوں کو لیا اور اس پر یہ لکھا بِسْمِ اللّٰہِ لاَ مَلِکَ اَعْظَمُ مِنَ اللّٰہِ مَلِکٌ وَ اَنْتَ لَہٗ الْخَلِیْفَۃُ یَاھِیَا شَرَاھِیَا اَخْرِجَ الدَّآءَ وَ اَنْزِلِ الشِّفَآءَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا . (یعنی اللہ کے نام سے، اس سے بڑا کوئی بادشاہ نہیں ہے اور آپ اس کے خلیفہ ہیں، اے ھیا! اور اے شراھیا! آپ اس کے خلیفہ ہیں، بیماری کو دفع فرمایئے اور شفا نازل فرمایئے اور درود بھیجئے محمدؐ و آلِ محمدؐ پر) (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ھیا، شراھیا یہ دونوں عبرانی زبان میں اللہ کے نام ہیں)۔ یہ پتہ کے اوپر لکھا جائے گا اور اس کو صاف کپڑے میں ایک ایسی لڑکی باندھے گی جو حائض نہ ہو اور اس میں سات گرہیں لگائے گی اور ہر گرہ کے وقت ہر نبی آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ و شعیبؑ اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیجے گی۔ پھر اس تعویذ کو لٹکا دیا جائے گا، انشاء اللہ شفا ہو جائے گی۔

۷۔ حسینؑ ابن علیؑ فرماتے ہیں کہ مجھے سخت تعجب ہے اس رینگنے والی چیز پر جو منہ میں ہوتی ہے اور ہڈی کو تو کھا جاتی ہے مگر گوشت کو چھوڑ دیتی ہے۔ میں اس کے لیئے دعا بتاتا ہوں۔ اپنی انگلی کو اس داڑھ پر رکھ کر یہ دعا سات سو بار پڑھو۔ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ اِذْقَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْھَا وَ اللّٰہُ مُخْرِجٌ مَّا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ فَقُلْنَا اضْرِبُوْہُ بِبَعْضِھَا (یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اور تمام تعریفیں عالمین کے پروردگار کے لیئے ہے، اور جس وقت تم نے ایک شخص کو قتل کیا اور پھر اس کے بارے میں اختلاف کیا اور جو کچھ تم چھپاتے تھے اللہ اس کو ظاہر کرنیوالا تھا۔ پس ہم نے کہا کہ اس گائے کے ایک حصہ کو اس میت سے مس کر دو) انشاء اللہ شفا ہو جائے گی۔

۸۔ سورۂ حمد، سورۂ فلق، سورۂ ناس اور سورۂ توحید پڑھو اور ہر سورۂ کو بسم اللہ سے شروع کرو۔ اور سورۂ توحید کے بعد یہ کہو بِسْمِ

اللّٰہِ وَ ارَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنَا ھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ . نُوْدِیَ اَنْ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِوَمَنْ حَوْلَھَا وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (انعام۔۱۳:انبیاء۔۹۶:نمل۔۸)۔۔۔پھر یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا کَافِیُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَلاَ یَکْفِیْ مِنْکَ شَیْءٌ اکْفِ عَبْدَکَ وَ ابْنَ اَمَتِکَ مِنْ شَرِّمَا یَخَافُ وَ یَحْذَرُ مِنْ ھٰذَا الْوَجْعِ الَّذِیْ یَشْکُوْہُ اِلَیْکَ . (یعنی اور رات اور دن میں جو چیزیں آرام لیتی ہیں اسی کی ہیں اور وہ بڑا سننے اور جاننے والا ہے۔ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیمؑ پر ٹھنڈی ہو جا مگر سلامتی کے ساتھ اور انھوں نے ابراہیم سے چال چلی مگر ہم نے ان کو سب سے زیادہ نقصان اٹھانیوالا کر دیا۔ان کو آواز دی گئی کہ جو اس آگ میں ہے اور وہ اور جو اس کے ارد گرد ہے وہ سب برکت دیئے گئے ہیں اور اللہ تمام عالموں کا پروردگار منزہ اور پاک ہے۔ اے اللہ جو کافی ہے ہر چیز کے لیئے اور تجھ سے زیادہ کوئی کفایت کرنے والا نہیں ہوسکتا ہے جو تیرے بندے اور تیرے کنیز کے فرزند کو اس شر و تکلیف سے دور کر دے جس سے وہ ڈر رہا ہو)۔

۲۹۔حلق یا گلا

ا۔ امام عبداللہؑ نے فرمایا حلق کے درد کے لیئے حساوللبن (چھاچھ) سے بہتر کوئی چیز نہیں۔

۳۰۔سینہ

ا۔ حریز بن عبداللہ سجستانی بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ سے کہا یا بن رسولؐ اللہ! میں اپنے سینے میں بےچینی اور دل میں وسوسے محسوس کرتا ہوں جس کی وجہ سے بسا اوقات میری نماز ٹوٹ جاتی ہے اور میری قرات میں رخنہ پڑتا ہے۔آپؑ نے فرمایا کیا امیرالمومنینؑ کے دعا کا تجھے پتہ نہیں ہے۔انھوں نے کہا یا بن رسولؐ اللہ! مجھے اس کی تعلیم دیجئے۔آپؑ نے فرمایا جب تمہیں ایسی پریشانی ہو تو اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہو بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَنَنْتَ عَلَیَّ بِالْاِیْمَانِ وَ اَوْدَعْتَنِیْ الْقُرْاٰنَ وَ رَزَقْتَنِیْ صِیَامَ شَھْرِ رَمَضَانَ فَامْنُنْ عَلَیَّ بِالرَّحْمَۃِ وَالرِّضْوَانِ وَالرَّافَۃِ وَالْغُفْرَانِ وَ تَمَامَ مَا اُوْلَیْتَنِیْ مِنَ النِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَائِمُ یَا رَحْمَانُ سُبْحَانَکَ وَ لَیْسَ لِیْ اَحَدٌ سِوَاکَ سُبْحَانَکَ اَعُوْذُبِکَ بَعْدَ ھٰذِہِ الْکَرَامَاتِ مِنَ الْھَوَانِ وَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُجَلِّیَ عَنْ قَلْبِی الْاَحْزَانَ . (یعنی اللہ کے نام سے اور اللہ کی ذات سے کہ اے اللہ! تو نے مجھے ایمان سے نوازا، مجھے قرآن پڑھنے کی توفیق عطا کی اور ماہ رمضان کے روزے رکھنے کا شرف بخشا ہے۔پس تو مجھ پر اپنی اپنی رحمت و خوشنودی و نرمی اور بخشش کا بھی احسان کر دے اور تمام نعمتیں و احسان بھی عطا کر جس کا مجھے اہل بنایا ہے۔اے بے حد مشفق و مہربان، عظیم محسن اور ہمیشہ رہنے والے، تیری ذات تو بے حد منزہ اور مہربان ہے اور میرا تیرے سوا کوئی نہیں ہے۔تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے ان احسانات کے بعد ذلت کے ساتھ تیری پناہ چاہتا ہوں اور التجاء کرتا ہوں کہ میرے دل کو غموں اور وسوسوں سے خالی

کردے)۔۔۔ پھر رسولؐ اللہ پر درود بھیجو۔ یہ دعا تین بار پڑھو تو اس پریشانی سے عافیت پاؤ گے۔ انشاء اللہ

۳۱۔ سانس اور پھیپڑے

۱۔ مفضل بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے شدید پھیپڑے اور سانس کی بیماری لاحق ہے، جب میں چلتا ہوں تو آپؑ کے اور میرے گھر کے درمیان مسافت میں دو جگہ مجھے بیٹھنا پڑتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لئیے اونٹ کا پیشاب پیو۔ ان کا کہنا ہے انھوں نے ایسا کیا تو ٹھیک ہو گئے۔

۳۲۔ بلغم

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے بلغم کے علاج کے لئیے بتایا کہ حسب ذیل اشیاء تھوڑی تھوڑی لیں ببول کی گوند (علک رومی)، لوبان (کندر) پہاڑی پودینہ (صعتر)، نانخواہ (کرفس یا اجوائن) اور حبہ السودا (شونیز، کلونجی) پھر ان سب اجزاء کو کوٹ کر ملائم کر لو اور پھر ان سب کو شہد میں ملا لو یہاں تک کہ مخلوط ہو جائیں۔ رات کو سوتے وقت تھوڑا سا کھا لو۔ انشاءاللہ نفع دے گا۔

۲۔ امام علی رضاؑ نے فرمایا پیلی ہلیلج ایک مثقال، رائی دو مثقال اور ایک مثقال عاقر قرحا لو۔ ان سب کو باریک کوٹ کر رکھ لو۔ صبح نہار منہ منجن کے طور پر استعمال کرو تو یہ بلغم صاف کرے گا، منہ (یا سانس) میں خوشبو آئے گی اور داڑھ بھی مضبوط ہوں گے۔

۳۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا قرآن کا پڑھنا، مسواک کرنا اور دودھ پینا بلغم کا دافع ہے۔

۴۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص نہار منہ حمام کرے تو بلغم صاف ہوتا ہے اور اگر کھانے کے بعد جائے تو کڑواہٹ صاف ہو۔

۳۳۔ کھانسی

۱۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا جس شخص کو اس کی حلق میں تکلیف ہو اور کھانسی بڑھ جائے اور جس کے نتیجے میں اس کیا ولاد مایوس ہونے لگے تو ان کلمات کو تعویذ کے طور پر پڑھے۔ آپؑ نے اسے دعاء جامعہ (ہر مرض کے لئیے) کا نام بھی دیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَجَائِیْ وَ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَ عِمَادِیْ وَ غِیَاثِیْ وَ رِفْعَتِیْ وَ جَمَالِیْ وَ اَنْتَ مُفْزِعُ الْمُفْزِعِیْنَ لَیْسَ لِلْھَارِبِیْنَ مَھْرَبٌ اِلَّا اِلَیْکَ وَلاَ لِلْعٰلَمِیْنَ مُعَوَّلٌ اِلَّا عَلَیْکَ وَلاَ لِلرَّاغِبِیْنَ مُرْغَبٌ اِلَّا لَدَیْکَ وَلاَ لِلْمَظْلُوْمِیْنَ نَاصِرٌ اِلَّا اَنْتَ وَلاَ لِذِی الْحَوَائِجِ مَقْصَدٌ اِلَّا اِلَیْکَ وَلاَ لِلطَّالِبِیْنَ عَطَاءً اِلَّا مِنْ لَدَیْکَ وَلاَ لِلتَّائِبِیْنَ مَتَابٌ اِلَّا اِلَیْکَ وَلَیْسَ الرِّزْقُ وَالْخَیْرُ وَالْفَرَجُ اِلَّا بِیَدَیْکَ حَزِنَتْنِیْ الْاُمُوْرُ الْفَادِحَةُ وَ اَعْیَتْنِیْ الْمَسَالِکُ الضَّیِّقَةُ وَ اَحْتَوَشَتْنِیْ الْاَوْجَاعُ الْمُوْجِعَةُ وَلَمْ اَجِدْ فَتْحَ بَابِ الْفَرَجِ اِلَّا بِیَدِکَ فَاَقَمْتُ تِلْقَاءَ وَجْھِکَ وَاسْتَفْتَحْتُ عَلَیْکَ بِالدُّعَاءِ اَغْلَاقَهٗ فَافْتَحْ یَا رَبِّ لِلْمُسْتَفْتِحِ وَاسْتَجِبْ لِلدَّاعِیْ وَ فَرِّجِ الْکُرْبَ وَاکْشِفِ الضُّرَّ وَ سُدَّ الْفَقْرَ وَاَجْلِ الْحُزْنَ وَ انْفِ

اَلّٰھُمَّ وَاسْتَنْقِذْنِیْ مِنَ الْھَلَکَۃِ فَاِنِّیْ قَدْ اَشْقَیْتُ عَلَیْھَا وَلَا اَجِدُ لِخَلَاصِیْ مِنْھَا غَیْرَکَ یَا اللّٰہُ یَامَنْ یُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ اِرْحَمْنِیْ وَاکْشِفْ مَابِیْ مِنْ غَمٍّ وَ کَرْبٍ وَ وَجْعٍ وَدَاءٍ رَبِّ اِنْ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ اَرْجُ فَرَجِیْ مِنْ عِنْدِ غَیْرِکَ فَارْحَمْنِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ھٰذَا مَکَانُ الْبَائِسِ الْفَقِیْرِ ھٰذَا مَکَانُ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِیْرِ ھٰذَا مَکَانُ الْمُسْتَغِیْثِ ھٰذَا مَکَانُ الْمَکْرُوْبِ الضَّرِیْرِ ھٰذَا مَکَانُ الْمَلْھُوْفِ الْمُسْتَعِیْذِ ھٰذَا مَکَانُ الْعَبْدِ الْمُشْفِقِ الْھَالِکِ الْغَرِیْقِ الْخَائِفِ الْوَجِلِ ھٰذَا مَکَانُ مَنِ انْتَبَہٗ مِنْ رَقْدَتَہٗ وَ اسْتَیْقَظَ مِنْ غَفْلَتِہٖ وَ اَفْرَقَ مِنْ عِلَّتِہٖ وَ شِدَّۃِ وَ جْعِہٖ وَ خَافَ مِنْ خَطِئَتِہٖ وَ اعْتَرَفَ بِذَنْبِہٖ وَ اَخْبَتَ اِلٰی رَبِّہٖ وَ بَکٰی مِنْ حَذْرِہٖ وَاسْتَغْفَرَ وَاسْتَعْبَرَ وَاسْتَقَالَ وَاسْتَعْفٰی وَاللّٰہُ اِلٰی رَبِہٖ وَ رَھَبَ مِنْ سَطْوَتَہٖ وَ اَرْسَلَ مِنْ عَبْرَتِہٖ وَ رَجَا وَ بَکٰی وَ نَادٰی رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ فَتَلَافَنِیْ قَدْ تَرٰی مَکَانِیْ وَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَ تَعْلَمُ سَرَائِرِیْ وَ عَلَانِیَتِیْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ وَ تُحِیْطُ بِمَا عِنْدِیْ وَلَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِنْ اَمْرِیْ مِنْ عَلَانِیَّتِیْ وَ سِرِّیْ وَمَا اَبْدَیْ وَمَا اَبْدَیْ وَمَا یُکُنُّہٗ صَدْرِیْ فَاسْئَلُکَ بِاَنَّکَ تَلِی التَّدْبِیْرِ وَتُقْبُلِ الْمَعَاذِیْرَ بِسُؤَالِ مَنْ اَسَاءَ وَاُعْتَرِفُ وَظَلَمَ نَفْسَہٗ وَاقْتَرَفَ وَنَدَمَ عَلٰی مَاسَلَفَ وَ اَنَابَ اِلٰی رَبِّہٖ وَاَسَفُ وَلَاذَبِفَنَائِہٖ وَ عَکَفَ وَاَنَاخَ رَجَاہُ وَ عَطَفَ وَ تَبَتَّلَ اِلٰی مُقِیْلَ عَثْرِتِہٖ قَابَلَ تَوْبَتِہٖ وَ غَافِرَ حَوْبَتِہٖ وَرَاحِمَ غُرْبَتِہٖ وَکَاشِفَ کُرْبَتِہٖ وَ شَافِیَ عِلَّتِہٖ اَنْ تَرْحَمَ تَجَاوُزِیْ بِکَ وَ تَضُرُّ اِلَیْکَ وَ تَغْفِرْلِیْ جَمِیْعَ مَا اَحْطَاتُہٗ مِنْ کِتَابِکَ وَ اَحْصَاہُ کِتَابُکَ وَمَا مَضٰی مِنْ عِلْمِکَ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ خَطَایَایَ وَ جَرَائِرِیْ فِیْ خَلَوَاتِیْ وَ فَجَرَاتِیْ وَ سَیِّئَاتِیْ وَ ھَفَوَاتِیْ وَھَنَاتِیْ وَ جَمِیْعَ مَا تَشْھَدُ بِہٖ حَفَظَتُکَ وَ کَتَبَتُہٗ مَلَائِکَتُکَ فِی الصِّغَرِ وَ بَعْدَ الْبُلُوْغِ وَالشَّیْبِ وَالشَّبَابِ وَ بِاللَّیْلِ وَالْغَدُوِ وَالْاٰصَالِ وَ بِالْعَشِیِّ وَالْاَبْکَارِ وَ الضُّحٰی وَالْاَسْحَارِ وَ فِی الْحَضَرِ وَ فِی السَّفَرِ وَ فِی الْخَلَاءِ وَالْمَلَاءِ وَ اَنْ تَجَاوِزُ عَنْ سَیِّئَاتِیْ فِیْ اَصْحَابِ الْجَنَّۃِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ اَنْ تَکْشِفَ عَنِّی الْعِلَلَ الْغَاشِیَۃَ فِیْ جِسْمِیْ وَ فِیْ شَعْرِیْ وَ بَشَرِیْ وَ عُرُوْقِیْ وَ عَصَبِیْ وَ جَوَارِحِیْ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا یَکْشِفُھَا غَیْرُکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَیَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ.

(یعنی اے اللہ! تجھ ہی سے میری امیدیں وابستہ ہیں، تیرے ہی اوپر میرا اعتماد ہے، تو ہی میری مدد کے لائق ہے، تجھ ہی سے میرے لیئے رفعت وجلال ہے، تو ڈرنے والوں کی پناہ گاہ ہے، دنیا کا ٹھکانہ بھی تو ہی ہے، رغبت کیئے جانے کے قابل بھی تو ہی ہے، مظلوموں کا مددگار بھی تو ہی ہے، ضرورت مندوں کی توجہ کا مرکز بھی تو ہی ہے، طلبگاروں کی امید بھی تو ہی ہے، رجوع تیری طرف ہی کیا جاسکتا ہے، رزق وخیر اور کشادگی بھی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ مجھے میرے حالات نے غمزدہ کردیا ہے اور تنگ ومشکل راستوں نے مجھے تھکا دیا ہے، تکالیف نے مجھے وحشت زدہ کردیا ہے۔ پس تجھ ہی سے کشادگی ونجات کا دروازہ کھل سکتا ہے۔ اس لیئے میں تیرے سامنے کھڑا ہوں تاکہ تو میری اس دعا کے ذریعہ بند تالوں کو کھول دے۔

اے اللہ! تو ان دروازوں کو کھول دے، میری دعا کو قبول فرمالے، میری مصیبت کو دور کردے، نقصان کو زائل کردے محتاجی کو ختم کردے، اور غم وحزن کو مٹادے اور ہلاکت سے نجات دیدے کیونکہ میں بدحال ہوگیا ہوں اور چھٹکارے کا کوئی راستہ سوائے تیرے اور کوئی نہیں ہے۔

اے اللہ! اے وہ ذات جو پریشان حال کی اس کی دعا کے وقت سنتا ہے اور اس کے شر کو دور کرتا ہے۔ پس میرے اوپر رحم فرما اور میرے رنج وغم اور تکلیف و بیماری کو دور کردے۔

اے میرے پروردگار! اگر تو نے یہ نہیں کیا تو میں کسی دوسرے کے پاس سے نجات نہیں پاسکوں گا اس لیئے مجھ پر رحم فرما۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنیوالے! یہ غمزدہ محتاج کی جگہ ہے، یہ ڈرے ہوئے پناہ طلب کرنیوالے کی جگہ ہے، یہ طالبِ مدد کی جگہ ہے، یہ پریشان حال ونقصان زندہ کی جگہ ہے، یہ ڈرے ہوئے وہلاک ہوتے ہوئے وڈوبتے ہوئے اور خوفزدہ کی جگہ ہے، یہ افسردہ پناہ کے طلبگار کی جگہ ہے، یہ اس بندہ کی جگہ ہے جو اپنی نیند سے جاگ اُٹھا ہے اور خوابِ غفلت سے بیدار ہوچکا ہے، یہ وہ جگہ ہے جو اپنی بیماری وشدت تکلیف سے گھبرایا ہوا ہے، یہ وہ جگہ ہے جو اپنے گناہوں سے ڈرا ہوا اور اپنے گناہوں کا معترف ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جھکا ہوا ہے، اس کے ڈر سے رو رہا ہے، استغفار کر رہا ہے عبرت حاصل کر رہا ہے، معافی چاہ رہا ہے، اپنے رب کی عظمت کے سامنے مرعوب ہے، اس کی عبرت وسزا سے سہا ہوا ہے اور پُرامید بھی ہے۔ دُعائیں بھی کر رہا ہے اور یہ پکار بھی رہا ہے کہ میں ستم رسیدہ ہوں تو اس کے ازالہ کی تدبیر کر، تو میری جگہ کو دیکھ بھی رہا ہے، میرے کلام کو سن بھی رہا ہے، میرے رازوں کو جانتا بھی ہے، میرے ظاہر سے بھی واقف ہے، میری ضرورت کو جانتا ہے، جو کچھ میرے پاس ہے اس کا تجھے علم ہے اور تیرے لیئے میرے حالات کا کوئی حصہ بھی پوشیدہ نہیں ہے خواہ اسے میں ظاہر کروں یا دل میں چھپا کر رکھوں۔

پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے حق میں تدبیر کر، میرا عذر قبول کرلے اور اپنی تقدیر کو میرے حق میں نافذ کردے۔ یہ ایسے آدمی کا سوال ہے جس نے خطا کی اور پھر اس کا اقرار بھی کیا ہے، اپنے نفس پر اپنے ہی ظلم کا مقر بھی ہے، اپنے کیئے ہوئے گناہوں پر نادم بھی ہے، اپنے رب کی طرف متوجہ بھی ہے، اپنے کیئے پر افسوس بھی ہے، اپنے کو فنا کیئے ہوئے متواضع بھی اور تیری بارگاہ میں تجھ سے اُمید لگائے ٹھہرا ہوا بھی ہے، اپنی غلطیوں کی طرف رجوع بھی ہو رہا ہے۔ پس میری اس بے بسی پر رحم فرما اور میری اس مصیبت کو زائل اور بیماری کو شفاعطا فرما، میری زیادتی کو درگذر فرما اور میری آہ وزاری پر رحم فرما اور میری غلطیوں کو درگذر فرما جو مجھ سے سرزد ہوئی ہیں جن کو تو نے لکھ لیا ہے اور جو تیرے علم میں ہیں چاہے وہ غلطیاں روشنی میں ہوئی ہوں یا اندھیرے میں۔ میری ان لغزشوں کو بھی معاف فرما جسے تیرے فرشتے دیکھ رہے تھے اور لکھ رہے تھے چاہے وہ بچپن میں ہوئی ہوں یا بلوغ کے بعد جوانی میں یا ایک عمر کے گذر جانے کے بعد ہوئی ہوں، چاہے رات میں ہوئی ہوں یا دن میں، صبح ہوئی ہوں یا شام میں، سفر میں ہوئی ہوں یا حضر میں، تنہائی میں ہوئی ہوں یا محفل میں۔ مجھے جنتی لوگوں میں قرار دے۔

اےٗ اللہ! درود نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اور ان کے طفیل میں میری ان بیماریوں کو دور کردے جو میرے جسم وبال وکھال، نسوں وپٹھوں اور اعضاء میں جاری ہیں کیونکہ انھیں تیرے سوا کوئی بھی دور نہیں کرسکتا۔ اےٗ سب سے زیادہ رحم کرنیوالے اور مجبوروں کی التجائیں سننے والے!)

۲۔ محمد بن عبدالسلام بیان کرتے ہیں کہ میں اہل خراسان کی ایک جماعت کے ساتھ امام رضاؑ کی خدمت میں پہنچا۔ بعد سلام انھوں نے ہماری ضرورتوں کے متعلق دریافت کیا۔ پھر میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا تم اپنی ضرورت بتاؤ۔ میں نے اپنی شدید کھانسی کی شکایت کی انھوں نے پوچھا نئی کھانسی ہے یا پرانی؟ میں نے کہا دونوں ہیں۔ آپؑ نے فرمایا فلفل ابیض (سفید مرچ) ایک جز، ابرفیون (فرفیون) دوجز، خربق ابیض (بیخ خطمی جیسی ایک جڑ) ایک جز، سنبل ایک جز، قاقلہ (الائچی) ایک جز، زعفران ایک جز، بنج (اجوائن خراسانی) ایک جز لو۔ ان سب کو کوٹ کر چھان لو اور اس میں (بغیر جھاگ نکالے) شہد میں ملالو جوان سب اجزا کے برابر ہو۔ رات کو سوتے وقت ایک گولی حبہ (یعنی چنے کے دانہ کے برابر) گرم پانی سے کھالو، انشاء اللہ ٹھیک ہوجاؤ گے۔

۳۴۔ زکام

۱۔ ابراہیم بن ابی یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے زکام کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا یہ اللہ کی کاریگری (صنعت) ہے اور اس کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جسے اللہ نے تمہاری بیماری کو دور کرنے کے لیئے بھیجا ہے تاکہ اسے اکھاڑ پھینکے۔ ایسے میں نصف درہم حب السودا (کلونجی) لو اور اس کا آدھا کندس (بیخ گاذران یا کنشدہ جو ایک نبات کی جڑ ہے) لو اور اسے باریک کرکے ناک میں پھونکوں اس سے زکام چلا جائے گا۔ اگر تم کوئی بھی علاج نہ کرو تو بہتر ہے کہ اس میں بڑا فائدہ ہے۔

۳۵۔ رطوبت یا خشکی کی زیادتی

۱۔ داؤد الرقی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے موسیٰؑ بن جعفرؑ کے سامنے رطوبت کی شکایت کی۔ آپؑ فرمایا کہ نہار منہ برنی کھجور کھائے اور پانی نہ پیئے۔ اس نے ایسا ہی کیا تو رطوبت جاتی رہی لیکن خشکی غالب آ گئی۔ اس نے پھر خشکی کی شکایت کی تو آپؑ نے فرمایا نہار منہ برنی کھجور کھا کر پانی پی لے۔ پس اس نے ایسا یہاں تک کہ کیا اعتدال میں آ گیا۔

۲۔ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ بالوں میں زیادہ کنگھی کرنے سے بلغم کا ازالہ ہوتا ہے اور سر میں کنگھی لگانے سے رطوبت جڑ سے چلی جاتی ہے۔

۳۶۔قلب

۱۔ خون کے ہیجان (بلڈ پریشر) کی علامتیں ۔جسم (کھال) کا پھٹنا یا کھال کا نکلنا، کھجلی اور جانوروں (کی طرح) رینگنا یا آہستہ چلنا۔

۲۔ حرکت قلب کا تیز ہونا، سانس کا چڑھنا، معدہ و کمر کی تکلیف اور چہرہ کی رونق کے لیئے: سونٹھ بہتر مثقال (337 gms)، دار فلفل چالیس مثقال (187gms) اور چار چار مثقال (19gms) مشک، ساذج، (کریاپات)، فلفل (مرچ یا کالی مرچ)، اہلیلج اسود (سیاہ ہڑ یا چھوٹی ہڑ)، قاقلہ (لونگ)، جوز طیب (اخروٹ)، نانخواہ (اجوائن)، حب الرمان الحلو (انار دانہ)، شونیز (کلونجی)، کمون کرمانی (سیاہ یا شاہ زیرہ) کو لے کر باریک کر کے چھان لو۔ چھ سو مثقال (2.8kgs) فانیذ (قند یا بتاشہ) کو ایک برتن میں لے کر اس پر پانی ڈالو اور پھر ہلکی آگ پر اسے پکاؤ یہاں تک کہ وہ پگھل جائے اور پھر اس میں دوا ڈال کر خوب ملالو۔ پھر اسے ایک برتن میں محفوظ کرلو۔ بوقت ضرورت دو مثقال (9.36gms) نہار منہ اور سوتے وقت پیا جائے۔

۳۷۔ پیٹ

۱۔ جعفرؑ بن محمدؑ نے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیان کیا کہ میرے بھائی کو پیٹ کی تکلیف ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے بھائی سے کہو کہ گرم پانی میں شہد کا شربت بنا کر پیئو۔ چنانچہ وہ آدمی واپس آیا اور کہا کہ یا رسولؐ اللہ! میں نے اسے وہ شربت پلایا مگر فائدہ نہ ہوا۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا اللہ نے سچ فرمایا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹ بول رہا ہے۔ پس جاؤ اور اپنے بھائی کو شہد کا شربت پلاؤ اور سات مرتبہ سورۂ فاتحہ بھی پڑھو۔ جب وہ شخص واپس ہوا تو رسولؐ الہ نے فرمایا۔ اے علیؑ! اس آدمی کا بھائی منافق ہے اس وجہ سے یہ شربت اسے فادہ نہیں دے رہا ہے۔

۲۔ ایک شخص نے امیر المومنینؑ کے سامنے پیٹ کے درد کا اظہار کیا تو آپؑ نے فرمایا گرم پانی لو اور یہ پڑھو یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَبَّ الْاَرْبَابِ یَا اِلٰہَ الْاٰلِہَۃِ یَا مَلِکَ الْمُلُوْکِ یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ اِشْفِنِیْ بِشِفَائِکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَ سُقْمٍ فَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَ ابْنُ عَبْدِکَ اَتَقَلَّبُ فِیْ قَبْضَتِکَ (یعنی اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! اے رحمن! اے رحیم! اے تمام ارباب کے رب! اے تمام معبودوں کے معبود! اے تمام بادشاہوں کے بادشاہ! اے تمام مملکتوں کے مالک! اے تمام سرداروں کے سردار! مجھے ہر بیماری و مرض میں اپنی شفا سے صحت عطا فرما کہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندہ کا فرزند ہوں، تیرے ہی قبضہ میں جی رہا ہوں)۔

۳۔ جابر بیان کرتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ کے سامنے ایک شخص نے اپنی طبیعت کے بھاری ہونے، پیٹ میں ٹھنڈک اور ریاح کے

ہونے کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا ریاح کے لیئے مشک وزعفران سے سورۂ فاتحہ، سورۂ معوذتین وتوحید لکھواور پھراس کے نیچے لکھو اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِقُوَّتِهِ الَّتِىْ لَاتُرَامُ وَ بِقُدْرَتِهِ الَّتِىْ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْوَجْعِ وَ شَرِّ مَا فِيْهِ وَ شَرِّ مَا اَحْذَرُمِنْهُ

(یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی ذات سے جو عظیم ہے اور جس کی قوت تصور سے بالاتر ہے اور جس کی قدرت کے جاری ہونے کو کوئی نہیں روک سکتا، اس تکلیف کے شر سے اور اس شر سے جو اس میں ہے بچنا چاہتا ہوں)۔ پھر اس کو بارش کے پانی سے دھوکر نہار منہ یا سوتے وقت پی لے۔

۴۔ علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا جو شخص سوتے وقت سات دانے عجوہ کھجور نہار منہ کھالے تو یہ اس کے پیٹ کے کیڑوں کو مارڈالیں گے۔

۵۔ نیز آپؑ نے فرمایا کہ شراب کا سرکہ پلا دو کیونکہ یہ پیٹ کے کیڑوں کو مارڈالے گا۔

۶۔ موسیٰؑ بن جعفرؑ نے اپنے بعض ساتھیوں کو جو درد معدہ کی شکایت کر رہے تھے، یہ علاج بتایا پانی لے کر یہ دعا پڑھو (اور اس میں تیل نہ آنے پائے) يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (تین بار پڑھو اور پھر یہ پڑھو)۔ اَوَلَمْ يَرَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقاً فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيَّ اَفَلَايُؤْمِنُوْنَ . (یعنی اللہ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے، نہ کہ سختی۔۔۔ کیا کافر یہ نہیں جانتے کہ آسمان اور زمین پہلے ملے ہوئے تھے، پھر ہم نے دونوں کو الگ کیا اور پانی سے ہر چیز میں زندگی بنائی، کیا وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے)۔۔۔ پھر اس کو پی لو اور اپنا ہاتھ پیٹ پر سہلاؤ۔ انشاءاللہ عافیت مل جائے گی۔

۷۔ امامؑ نے فرمایا خیار شنبر (املتاس) ایک رطل لے کر صاف کر لیا جائے اور باریک پیس کر کے ایک رطل پانی میں ایک دن اور ایک رات بھگویا جائے اور پھر اسے چھان لیا جائے اور تلچھٹ کو پھینک دے۔ اس میں ایک رطل شہد اور دو رطل بہی (سفرجل) کا افشرج (نچوڑا ہوا پانی) اور چالیس مثقال (187gms) گلاب کا پانی ڈالا جاے اور پھر ہلکی آگ پر پکایا جائے۔ پکنے کے بعد آگ سے اتار کر ٹھنڈا کیا جائے اور جب ٹھنڈا ہو جائے تو ہر ایک تین مثقال (14gms) پسی ہوئی کالی مرچ کا پھول، دارفلفل (Long Pepper)، لونگ، الائچی، سونٹھ دارچینی اور جوز بوا (جا پھل) ڈال کر خوب ملالے۔ اسے پھر ایک ہرے برتن میں رکھ دے۔ اس میں سے دو مثقال (9.35gms) نہار پیٹ پی لے۔ یہ معدہ کو گرم رکھے گا، غذا کو ہضم کرے گا اور جوڑوں سے ریاح کو خارج کرے گا۔۔۔ دوسری جگہ پر اسے جامع نسخہ بتایا گیا ہے جو سودا صفرا، بلغم، پیٹ، جگر، سر کی گرمی، یرقان، قئے اور سخت بخار میں نہایت مفید ہے۔ مگر چاہیئے کہ دوران استعمال کھجور، مچھلی اور سرکہ سے پرہیز کریں۔

۸۔ حسن بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسنؑ (امام رضاؑ) کو اپنے پیٹ کی تکلیف بیان کی اور ان سے دعا کی

درخواست کی۔آپؑ نے فرمایا(کسی برتن یا کاغذ پر) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر ام القرآن (سورۂ فاتحہ) لکھو پھر سورۂ معوذتین اور پھر سورۂ توحید لکھو اور پھر اس کے نیچے اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ عِزَّتِهِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ وَ قُدْرَتِهِ الَّتِيْ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْوَجْعِ وَ شَرِّ مَا فِيْهِ وَمَا اَحْذَرُ . جَعَلَةً شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ ۔(یعنی اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو بڑا ہے اور اس کی عزت وغلبہ کی کوئی حد نہیں ہے اور اس کی قدرت کے جاری ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے، اس تکلیف کے شر سے اور جس سے میں بچ رہا ہوں۔اے اللہ! اسے ہر بیماری کی شفا بندے)۔پھر اس کو آب باراں سے دھوکر نہار منہ اور سوتے وقت پی لے۔

۹۔ ذریح المحاربی نے امام ابوعبداللہؑ سے قراقر معدہ (پیٹ میں گیس کے سبب گڑگڑاہٹ) کی شکایت کی۔آپؑ نے فرمایا کہ کیا اس سے تمہیں تکلیف ہورہی ہے؟ انھوں نے کہا ہاں! آپؑ نے فرمایا تم حبہ السودا (کلونجی) اور شہد کیوں نہیں استعمال کرتے۔

۱۰۔ ایک شخص نے امام ابوالحسنؑ (امام رضاؑ) سے قراقر معدہ کی شکایت کی جس کی وجہ سے لوگوں کے سامنے شرم آتی ہے، آپؑ نے فرمایا جب تم رات کی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ مَا عَلِمْتُ مِنْ خَيْرٍ فَهُوَ مِنْكَ لَا حَمْدَ لِيْ فِيْهِ وَمَا عَلِمْتَ مِنْ سُوْءٍ فَقَدْ حَذَّرْتَنِيْهِ فَلَا عُذْرَ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَتَّكِلَ عَلٰى مَا حَمْدَ لِيْ عَلَيْهِ اَوْ اٰمَنُ مَا لِيْ عُذْرَ لِيْ فِيْهِ . (یعنی یا اللہ! جو کچھ تو نے خیر بتلایا ہے تو تیری ہی طرف سے ہے، میری اس میں کوئی تعریف نہیں ہے اور جو کچھ تو نے شر کی نشاندہی کی ہے تو بچایا بھی تو ہی نے، میرا اس میں کوئی عذر نہیں ہے۔یا اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ بھروسہ کروں ایسی چیز پر کہ جس میں میری کوئی تعریف نہیں ہے اور میں اس سے امن چاہتا ہوں جس میں میری کوئی عذر نہیں ہے)۔

۱۱۔ ابوبصیر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ کے سامنے اپنے ناف کی تکلیف بیان کی۔آپؑ نے فرمایا اپنے ہاتھ کو درد کی جگہ رکھو اور اسے تین بار پڑھو انشاء اللہ عافیت نصیب ہوگی۔وَ اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ (فصلت۔۴۲)(یعنی اور وہ ایساز بردست نوشتہ (کتاب) ہے کہ نہ گزشتہ کے متعلق اس کی خبریں غلط ہیں اور نہ آئندہ کے متعلق غلط ہوں گی۔وہ صاحب حکمت اور لائق تعریف کی طرف سے اتارا ہوا ہے۔

۱۲۔ علی بن ابی صلت کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کے سامنے درد اور بدہضمی کی شکایت کی۔آپؑ نے فرمایا دوپہر کا کھانا کھاؤ یا شام کا کھانا کھاؤ اور ان دو وقتوں کے درمیان کچھ مت کھاؤ کیونکہ اس سے بدن میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔کیا تم نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ۔ (سورۂ مریم۔۶۲) (یعنی اور ان کے لیئے ان کا رزق صبح میں ہے اور شام میں ہے)۔

۳۸۔درد قولنج (آنتوں یا پہلو کا درد)

۱۔ امام جعفر صادقؑ سے ایک شخص نے قولنج کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا سورۂ فاتحہ و سورۂ اخلاص اور سورے معوذتین لکھو اور پھر اس کے نیچے یہ لکھو اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِعِزَّتِہِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَبِقُدْرَتِہِ الَّتِیْ لَا یَمْتَنِعُ مِنْھَا شَیْءٌ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْوَجْعِ وَمِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ (یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی ذات سے جو عظیم ہے اور اس کے غلبہ سے جو لامحدود ہے اور اس کی قدرت سے جس کے جاری ہونے میں کوئی چیز روک نہیں سکتی، اس تکلیف کے شرع کی اور جو اس میں ہے)۔۔۔پھر نہار منہ بارش کے پانی میں اسے ملا کر پی لے۔

۲۔ ایک شخص نے امام رضاؑ کو اپنے آنت کے درد کی شکایت کی جو انھیں شدید تکلیف میں مبتلا کیئے ہوئے تھی اور اس نے دعا کی خواہش کی کیونکہ وہ دوا کرتے کرتے تھک چکا تھا۔ یہ سن کر آپؑ مسکرائے اور فرمایا کہ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے مرض میں شفا دے البتہ اخروٹ لے کر اس کو آگ پر رکھو اور جب تمہیں یقین ہو جائے کہ مغز بھن چکا ہے اور چھلکا جل چکا ہے (تو مغز کھالو)، پس اسی وقت تمہاری تکلیف جاتی رہے گی۔ اس شخص کا کہنا ہے کہ میں نے صرف ایک دفعہ ایسا کیا اور درد جاتا رہا۔

۳۹۔ ریح یا گیس

۱۔ ذریح بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو یہ دعا تعلیم فرماتے ہوئے سنا عَزَمْتُ عَلَیْکَ یَا وَجْعُ بِالْعَزِیْمَۃِ الَّتِیْ عَزَمَ بِھَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ عَلٰی جِنِّ وَادِی الصِّبْرَۃَ فَاطَاعُوْا وَ اَجَابُوْا لَمَّا اَطَعْتَ وَاَجَبْتَ وَ خَرَجْتَ عَنْ فُلَانَ ابْنِ فُلَانٍ السَّاعَۃَ السَّاعَۃَ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی بِاَمْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ بِسُلْطَانِ اللّٰہِ بِجَلَالِ اللّٰہِ بِکِبْرِیَآءِ اللّٰہِ بِعَظَمَۃِ اللّٰہِ بِوَجْہِ اللّٰہِ بِجَمَالِ اللّٰہِ بِبَھَاءِ اللّٰہِ بِنُوْرِ اللّٰہِ (یعنی اے تکلیف! میں نے تجھ پر گھراؤ کیا ہے اس تعویذ سے جو رسولؐ اللہ نے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے لیئے وادی صبرہ کے جن پر کیا تھا، پس انھوں نے اطاعت کی اس لیئے تم بھی اطاعت کرو اور فلاں بن فلاں سے ابھی فوراً نکل جاؤ، اللہ کے حکم سے، اللہ کی قدرت سے، اللہ کی حکومت سے اللہ کے جلال، اللہ کی بڑائی سے، اللہ کی عظمت سے، اللہ کے جمال سے، اللہ کے نور سے)۔۔۔تھوڑی دیر ہی نہ گذرے گی کہ وہ ریح خارج ہو جائے گی۔

۲۔ جابر بن حسان صوفی نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں لکھا یا بن رسولؐ اللہ! میرے پیروں تک ریاح نے مجھے پریشان کر رکھا ہے، اللہ سے دعا فرمایئے۔ آپؑ نے دعا فرمائی اور یہ لکھ بھیجا نہار منہ عنبر اور پارہ کی ناس سونگھو، انشاءاللہ شفاء ہو جائے گی۔ انھوں نے ایسا ہی کیا تو وہ ایسے ہو گئے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

۴۰۔ پیچش

۱۔ یونس بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا پیچش میں چاول کھاؤ۔ میں نے چاول کو دھویا، پھر سکھایا اور پھر پکا کر چربی کے ساتھ کھایا۔ اللہ نے تکلیف کو رفع کر دیا۔

۴۱۔ پیٹ اور پیٹھ کا درد

۱۔ دس مثقال (47gms) خشک لبنی (سلارس) واصل انجدان (ہینگ کے درخت کی جڑ)، دو مثقال (9.4gms) افتیمون (اکاس یا امر بیل ولایتی) لواوران سب کو باریک پیس کر کپڑے سے چھان لواوراس میں صاف شہد کو ملالو۔ روزآنہ دومثقال سوتے وقت استعمال کرو۔

۲۔ معلیٰ بن ابی عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم امام جعفر صادقؑ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اوران کی ساتھ اسمٰعیل بن جعفر بھی تھے انہوں نے اپنے پیٹ اور پیٹھ کی درد کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا اتر جاؤ اور پھر انھیں چت لٹادیا اور یہ دعا پڑھی۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ بِصُنْعِ اللّٰهِ الَّذِیْ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ اِنَّهٗ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اُسْکُنْ یَا رِیْحُ بِالَّذِیْ سَکَنَ لَهٗ مَا فِی اللَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ . (یعنی اللہ اوراس کی صنعتوں کا واسطہ، جس نے ہر چیز کو بھلائی کے لیئے بنایا ہے، بیشک وہ تمام امور سے باخبر ہے، ٹھہر جائے ہوا! اس ذات کے نام سے جس کے آگے رات و دن کی تمام چیزیں ٹھہر جاتی ہیں اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے

۴۲۔ سل (دق یا T.B.)

۱۔ امام رضاؑ نے فرمایا یہ دعا ہمارے شیعوں کے مرض سل کے لیئے ہے یَا رَبَّ الْاَرْبَابِ وَ یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ وَ یَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ وَ یَا مَلِکَ الْمُلُوْکِ وَ یَا جَبَّارَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اِشْفِنِیْ وَ عَافِنِیْ مِنْ دَائِیْ هٰذَا فَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَ ابْنُ عَبْدِکَ اَتَقَلَّبُ فِیْ قَبْضَتِکَ وَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ . (یعنی ائے سب پالنے والوں کو پالنے والے، اے تمام سرداروں کے سردار، اے سب معبودوں کے معبود، ائے تمام بادشاہوں کے بادشاہ، ائے آسمانوں و زمین کو وجود میں لانے والے، مجھے اس بیماری سے شفا اور عافیت فرما کیونکہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں، تیری قبضہ قدرت میں ہوتے ہوئے منقلب (بیمار) ہوں اور میری گردن تو تیرے ہاتھ میں ہے)۔۔۔۔ اس کو تین بار پڑھو، اللہ کی قوت وقدرت سے وہ تمہارے لیئے کافی ہوجائے گی۔

۲۔ احمد بن بشارہ بیان کرتے ہیں کہ میں حج کے لیئے نکلا اور جب مدینہ گیا اور مسجد نبوی میں پہنچا تو وہاں پر ابوابراہیمؑ (امام موسیٰ کاظمؑ) منبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ان کے قریب جا کر ان کے سر اور ہاتھوں کو بوسہ دیا اور سلام کیا۔ انھوں نے جواب دیا اور پوچھا کہ تمہاری بیماری کا کیا حال ہے۔ میں نے کہا کہ میں اب بھی پریشان ہوں اور مجھے مرض سل لاحق ہوگیا ہے۔ انھوں نے کہا مکہ روانہ ہونے سے قبل یہ دوا مدینہ طیبہ ہی سے لے لو، انشاء اللہ ٹھیک ہوجاؤ گے۔ میں نے کاغذ و دوات نکالا اور انھوں نے یہ نسخہ لکھوایا۔ سنبل، الائچی، زعفران، عاقرقرحا، بنج (اجوائن خراسانی)، خربق سفید (بیخ خطمی جیسی ایک جڑ) یہ سب برابر برابر (ایک ایک جز) لو اور ابرفیون (فرفیون) دو جز لو اوران سب کو باریک کوٹ کر چھان لو اور پھر اسے (بغیر جھاگ نکلے) شہد میں ملالو اور سوتے وقت ایک چنے کے برابر گرم پانی سے کھالو۔ تین رات تک کھاؤ انشاء اللہ ٹھیک ہوجاؤ گے۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا تو ٹھیک ہوگیا۔

۴۳۔ کمر یا پیٹھ

۱۔ حمران بن اعین بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے امام محمد باقرؑ سے کہا یابن رسولؐ اللہ! میں اپنی سرین میں شدید تکلیف محسوس کرتا ہوں اور میں نے اس کا بہت علاج کیا ہے لیکن افاقہ نہیں ہوا۔ آپؑ نے فرمایا کیا تمہیں امیر المومنینؑ کی اس تعویذ کا پتہ نہیں ہے؟ اس نے کہا یابن رسولؐ اللہ وہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا جب تم اپنی نماز سے فارغ ہو جاؤ اپنے ہاتھ کو سجدہ کی جگہ پر رکھ کر اسے ملو اور یہ پڑھو اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثاً وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لاَ تُرْجَعُوْنَ فَتَعَلٰى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهاً اٰخَرَ لاَ بُرْهَانَ لَهٗ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لاَ يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ (مومنون۔ آخر آیات) (یعنی کیا تم نے یہ گمان کر لیا تھا کہ ہم نے تم کو بے فیض پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے حضور میں پلٹ کر نہ آؤ گے۔ پس اللہ تو مالک برحق و برتر ہے اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے گا جس کے بارے میں اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی تو سوائے اس کے نہیں ہے کہ اس کا حساب اللہ کے پاس رہے گا۔ یقیناً کافر فلاح نہ پائیں گے اور تم یہ کہہ دو کہ اے میرے پروردگار! تو بخش دے اور رحم کر کہ تو سب سے بہتر رحم کرنیوالا ہے)۔۔۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے ایسا ہی کیا تو وہ تکلیف مجھ سے جاتی رہی۔

۲۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ کاشم پیوؤ کہ کمر کے درد کو دور کرنے کیلئے بہتر ہے۔

۳۔ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ ایک ہمدانی شخص نے امیر المومنینؑ سے پیٹھ کے درد کی شکایت کی جس کی وجہ سے وہ رات بھر جاگتا تھا آپؑ نے فرمایا اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھو اور تین بار یہ پڑھو وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلاَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰباً مُّؤَجَّلاً وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ سَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ (آل عمران۔۱۴۵) (یعنی اور کوئی نفس بھی اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں مر سکتا اور اس کے لیئے وقت مقرر ہے، اور جو دنیا کا بدلہ چاہے گا ہم اسے یہیں دیں گے اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے گا تو اس کو وہیں دیں گے اور عنقریب ہم شکر گزاروں کو جلد جزائے خیر دیں گے)۔۔۔ اور سات مرتبہ سورۂ انزلنا پڑھو۔ انشاء اللہ بیماری سے نجات پاؤ گے۔

۴۔ آپؑ نے فرمایا چار، چار مثقال (18.7 gms) فلفل (مرچ)، سونٹھ، دارفلفل، برنج (چاول)، بسباسہ (جاوتری) اور دارچینی لو، پینتالیس مثقال (210gms)، مکھن (مسکہ)، چھیالیس مثقال (215gms) شکر لو۔ ان سب کو (علاوہ مکھن کے) پیس کر ایک باریک کپڑے میں چھان لو اور ملا لو اور ان سب کا تین گناہ شہد گرفتہ ملا لو۔ جو شخص کمر کے درد کے لیئے پینا چاہے وہ تین مثقال (14gms) پی لے اور جو چل نہیں سکتا وہ سات یا آٹھ مثقال (33or38gms) پیئے۔ انشاء اللہ صحت ہو جائے گی

۴۴۔ پتھری

ا۔ خرازی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک امامؑ کی خدمت میں گیا اور سلام کے بعد میں نے درخواست کی کہ میرے بھائی کے حق میں دعا فرمائیں جو پتھری کے مرض میں مبتلا ہے اور وہ سو نہیں پاتا۔ آپؑ نے فرمایا سیاہ اہلیلج (ہڑ سیاہ یا چھوٹی ہڑ)، بلیلج، املج (آملہ)، کور (کرنب)، کالی مرچ، دار چینی، سونٹھ، شقاقل، وج (بچھ، Calamus)، انیسون (بادیان رومی، مثل سونف)، خولجنجان (Galgnal) یہ سب برابر مقدار میں لے کر باریک پیس لو اور تازہ گائے کہ گھری میں خوب ملا لو پھر دوگنا صاف کیئے ہوئے (کف گرفتہ) شہد میں ملا لو اور پھر اسے تھوڑا تھوڑا استعمال کرو۔۔

۴۵۔ درد و بے چینی

ا۔ امام محمد باقرؑ سے ایک آدمی نے درد کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا آرمینی مٹی لو اور اسے ہلکی آگ پر پکاؤ پھر اسے سفوف بنا کر کھا لو، پریشانی ختم ہو جائے گی۔

۲۔ و نیز فرمایا درد کے لیئے سفید مٹی کا چھوٹا سا ٹکڑا، تھوڑے سے کدو کے بیج، تھوڑی سی عربی گوند اور تھوڑی سی آرمینی مٹی لو اور اسے ہلکی آگ پر پکا کر سفور بنا کر کھا لو (انشا اللہ آرام ہو جائے گا)۔

۴۶۔ تلی

ا۔ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی خراسان سے علیؑ ابن الحسینؑ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ یا بن رسولؐ اللہ! میں نے حج کیا اور نکلتے وقت یہ نیت کی کہ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر گذارش کروں کہ آپؑ میری تلی کے درد کو دور کرنے کی دعا فرمائیں۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تمہارے لیئے کافی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیئے ہیں۔ پھر فرمایا جب تم تکلیف محسوس کرو تو آبِ زمزم میں زعفران ملا کر یہ آیت لکھو اور اسے پی جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری تکلیف اس کے ذریعہ دور کر دے گا۔ قُلُ ادْعُوا اللّٰـہَ اَوِ دْعُوْا الرَّحْـمٰنَ اَیَّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاتِکَ وَلا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلاً . وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَداً وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ۔(یعنی تم کہہ دو کہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن، جس نام سے بھی پکارو وہ سب اسی کے اچھے نام ہیں، اور تم اپنی آواز کو نماز میں نہ ہی (زیادہ) بلند کرو اور نہ خاموش پڑھا کرو بلکہ ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کرو۔ اور یہ کہو کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیئے ہیں جس نے نہ ہی کوئی بیٹا بنایا ہے اور نہ سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے، اور نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اس کا حامی ہے اور تم اس کی کبریائی کا اظہار

کرتے رہا کرو) اسے ہرن کی کھال پر لکھو اور سات دن تک بائیں بازو پر لٹکاؤ تو درد رک جائے گا۔ اس کے مخفف الفاظ یہ ہیں۔ لا س س س ح ح د م کـر م ل لـه و مـحا مـح لـله صره رحجب سی ححجت عشره به هک ان عنها ح حل یصرس هوبوا امیوا مسعود تم .

۲۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ کے پاس ان کے دوستوں میں سے ایک آدمی تلّی کے درد کی شکایت لے کر آیا اور وہ اس کا ہر طرح سے علاج کر چکا تھا مگر تکلیف بڑھتی ہی جا رہی تھی یہاں تک کہ وہ ہلاک ہونے کے قریب آ گیا۔ انھوں (امام محمد باقرؑ) نے فرمایا کہ چاندی کے ٹکڑے کے برابر (ایک درہم یا دینار یا ایک مثقال) کراثا (یعنی گندنا Asphodeuls Fistu Eosus ایک بدبودار ترکاری مثل پیاز و لہسن) خریدو اور اسے گھی میں اچھی طرح تل لو پھر جسے یہ تکلیف ہو اسے تین دن کھلاؤ، انشاءاللہ اسے شفا حاصل ہو جائے گی۔

۴۷۔ مثانہ، پیشاب و شرمگاہ

۱۔ ابوزینب بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے امام ابوعبداللہ الصادقؑ کے پاس مثانہ کے درد کی شکایت کی تو آپؑ نے اس سے فرمایا کہ ان آیات کو تین مرتبہ سوتے وقت اور اک مرتبہ اٹھنے کے بعد پڑھو۔ اس کے بعد تمہیں تکلیف نہ ہوگی۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَالَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَانَصِيْرٍ (بقرہ ۱۰۶ اور ۱۰۷) یعنی کیا تم کو علم نہیں ہے کہ اللہ ہر شئے پر قدرت رکھنے والا ہے، کیا تم نہیں جانتے کہ آسمانوں کا اور زمین کا اختیار صرف اللہ ہی کو ہے اور سوائے اللہ کے نہ تمہارا کوئی ولی ہے اور نہ مددگار)۔۔۔ اس آدمی نے کہا میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر مجھے اس کے بعد کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

۲۔ حریز بجستانی بیان کرتے ہیں کہ میں حج کرنے گیا تو امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوا، وہاں دیکھا کہ ایک شخص ان کے سامنے اپنی شرمگاہ کی تکلیف بیان کر رہا ہے۔ امامؑ نے فرمایا تم نے کسی جگہ پر اپنی شرمگاہ کو کھول دیا (جہاں نہ کھولنا چاہیئے تھا) اسی لیئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں تکلیف میں مبتلا کر دیا ہے۔ پس اس کا وہی علاج کرو جس کو امیر المومنینؑ نے ابوواثلہ کو بتایا تھا، پھر انہیں وہ تکلیف نہیں ہوئی پس مقامِ تکلیف پر اپنا بایاں ہاتھ رکھ کر یہ پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ اِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَامَنْجٰى مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ . (سورۂ بقرہ ۱۱۲، دعا)۔ (یعنی اللہ کے نام اور اس کی ذات کے واسطہ سے، ہاں! یقیناً جو اللہ کی اطاعت کے لیے اپنے سرِ تسلیم خم کر لیا ہو اور وہ نیک بھی ہو تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے پس انھیں نہ ہی (آئندہ کا) خوف ہوگا

اور نہ ہی (گزشتہ) کا رنج۔اے اللہ! میں نے اپنے تمام امور تیرے حوالے کر دیئے ہیں اور تیرے علاوہ نہ ہی کوئی جائے پناہ ہے اور نہ ہی جات دینے والا)۔۔۔اس کے پڑھنے سے انشاء اللہ شفا ہو جائے گی۔

۳۔ عمرو الافرق نے امام محمد باقرؑ کے سامنے پیشاب کے قطرے جاری رہنے کی شکایت کی۔آپؑ نے فرمایا حرمل (اسپند، کالا دانہ) کو ٹھنڈے پانی سے سات مرتبہ دھولو اور پھر ایک مرتبہ گرم پانی سے۔پھر اسے سائے میں خشک کرلو اور پھر خالص تیل سے گوندھ کر سفور بنا کر استعمال کرو۔انشاء اللہ اس سے قطرے آنا بند ہو جائیں گے۔

۴۔ دردِ مثانہ اور پیشاب میں جلن کے لیئے: آپؑ نے فرمایا خیار بادرنج (کھیرا) کا چھلکا اتار لے اور اس چھلکے کو اصول ہندبا (کاسنی کی جڑ) کے ساتھ پانی میں پکائے اور پھر اس میں شکر ملالے اور نہار منہ تین دن تک ایک رطل (450gms) پیئے،انشاء اللہ یہ مجرب ہے۔

۴۸۔حیض

۱۔ حسن بن خالد بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے امام رضاؑ کی خدمت میں لکھا کہ اسے خونِ حیض جاری رہنے کی شکایت ہے ۔آپؑ نے اس کو لکھا ایک ہتھیلی دھنیا لو اور اتنا ہی ساق (ہندی میں تنتریک یا تترک کہتے ہیں،مسور جیسے ترش دانے) لو اور ایک رات ستاروں کے نیچے بھگولو۔پھر اسے مٹی کے برتن میں رکھ کر آگ پر اُبالو اور اس میں سے بقدر ایک پلیٹ پی لو تو حیض سے زائد خون آنا بند ہو جائے گا۔

۴۹۔بواسیر

۱۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص بواسیر کے لیئے یہ پڑھو تو اس کی اذیت سے محفوظ رہے گا۔ یَاجَوَادُ یَا مَاجِدُ یَا رَحِیْمُ یَا قَرِیْبُ یَامُجِیبُ یَا بَارِیٔ یَا رَاحِمُ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَرْدُدْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَ کْفِنِیْ اَمْرَ وَجْعِیْ ۔۔۔انشاء اللہ عافیت نصیب ہوگی۔

۲۔ عمرو بن یزید صیقل کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؑ کے پاس حاضر ہوا تو ایک آدمی نے شدید بواسیر کی شکایت کی اور یہ بھی کہا کہ اسے ایک دوا بتائی گئی تھی کہ ایک پیالہ گاڑھی نبیذ (جو کی شراب) پی جائے،سے لذت مقصود نہ ہو بلکہ دوا مقصود ہو۔آپؑ نے فرمایا ایک گھونٹ بھی نہ پینا۔انھوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ وہ حرام ہے اور اللہ نے حرام چیزوں میں نہ ہی دوا رکھی ہے اور نہ ہی شفاء ۔پس سفید کراثا (یعنی گندنا یا گیندنا) لو اور اس کا سفید سرا توڑ دو اور بغیر دھوئے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرلو۔پھر تھوڑی سی چربی لو اور اسے پگھلا کر کراثا پر ڈالو۔پھر دس عدد اخروٹ لے کر اس کا چھلکا نکال دو اور دس درہم (31.2gms) کے برابر فارسی پنیر ملا کر

اخروٹ کو باریک کرلو (یا پیس لو) پھر کراٹا کو آگ پر رکھو (یعنی گرم کرو)، جب پکنے لگے تو اس پر پسا ہوا اخروٹ و پنیر ڈالو اور پھر آگ سے اتار لو اور روٹی کے ساتھ تین یا سات دن نہار منہ کھاو اور اس کے علاوہ (ناشتہ میں) کھانے سے پرہیز کرو۔ اس کے بعد تھوڑا سا چنے کا پانی (رات میں چنے کو بھگالیں پھر اس پانی کو) روٹی کے ساتھ کھاؤ۔ اور پھر کراٹا، چربی کو اخروٹ کے ساتھ ملا کر اللہ کے نام لے کر استعمال کرو اور ایک اوقیہ کندر (ببول کی گوند) کو باریک کرلو اور تل کے تیل کے ساتھ استعمال کرو اور یہ سب تین تک کھاؤ اور پھر عام غذا دوپہر کے بعد کھاؤ۔ انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

۳۔ اسحٰق جریری بیان کرتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا اے جریری! میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارا رنگ بدلا ہوا ہے، کیا تمہیں بواسیر مرض لاحق ہے؟ میں نے کہا ہاں! انھوں نے کہا یا بن رسولؐ اللہ! میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اجر سے محروم نہ کرے۔ آپؑ نے فرمایا کیا میں تمہارے لیئے دوا نہ بتاؤں! یا بن رسولؐ اللہ! میں نے اس کا علاج ہزاروں دواؤں سے کیا مگر فائدہ نہ ہوا اور میری بواسیر سے خون آتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا (اس تکلیف کا) بُرا ہوا اے جریری! میں طبیبوں کا بھی طبیب ہوں اور علماء و حکماء کا سردار ہوں اور فقہاء کی دکان و معدن ہوں اور روئے زمین پر انبیاءؑ کی اولادوں کا سردار ہوں۔ میں نے کہا بہتر ہے! اے میرے سید و سردار! آپؑ نے فرمایا تمہاری بواسیر مونث ہے جو خون بہارہی ہے۔ میں نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ آپؑ نے فرمایا ایک شمع (موم)، چمیلی کا تیل، شہد کا جھاگ، سماق اور سروکتان (السی کی کونپلیں) ان سب کو ملا کر ایک بڑے چمچے میں آگ پر رکھو۔ جب خوب مل جائے تو اس میں سے ایک چنے کے بقدر لے کر بواسیر کی جگہ پر لگا لو۔ انشاء اللہ ٹھیک ہو جاؤ گے۔ جریری نے کہا پس، اس اللہ کی قسم جو واحد و یکتا ہے میں نے ایک بار ہی ایسا کیا کہ مجھے فائدہ ہوگیا اور نہ ہی پھر خون بہا اور نہ ہی تکلیف ہوی۔۔۔۔ پھر میں ان کے سامنے بیٹھ گیا تو آپؑ نے فرمایا پس اللہ کی حمد ہے کہ تم اب ٹھیک ہو گئے ہو۔ پھر فرمایا کہ شعیب بن اسحٰق کی بواسیر تمہاری جیسی نہیں ہے بلکہ مذکر ہے۔ اس سے کہو کہ ابراذر (سورنجان کی گھاس یا سدابہار) لو اور اس کے تین حصے کرلو اور اس کو دو اینٹوں کے درمیان جلا کر اس طرح بیٹھ جاؤ کہ بھاپ مقعد پر پڑے۔ جب اس کی حرارت پہنچے گی تو اس بواسیر میں جو پانچ تا سات عدد مسے ہوں گے ان کو کھینچ لو۔ اگر نہ نکلے تو دوسرا ایک تہائی حصہ جلاؤ اور اس کو کھیچ لو اور اگر اس بار بھی مسے نہ نکلیں تو تیسری بار ایسا کرو اور پھر وہی مرہم استعمال کرو جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس خبر کو شعیب تک پہنچا دو۔

۴۔ معمر بن خلاد بیان کرتے ہیں کہ امام ابوالحسن رضاؑ مجھے اکثر اس دوا کے استعمال کا حکم دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس میں بے حد فوائد ہیں۔ میں نے ریاح اور بواسیر میں اس کا تجربہ کیا اور ہمیشہ فائدہ مند ثابت ہوا۔ اہلیلج اسود (کالی ہڑ) اور املج (آملہ) کو ہموزن لے کر باریک کرلو اور باریک کپڑے میں چھان لو، پھر اتنی ہی لوز ازرق (فتقع اللوز۔ نیلگوں یعنی صاف چھلکا اترا ہوا سفید بادام) لے کر پانی میں بھگو دو اور وہ تیس راتوں تک اس میں پڑے رہیں، پھر اس میں ان دواؤں کو ڈال کر خوب ملا لو پھر اسے دال کی طرح دانہ (گولیاں) بنا لو اور ہاتھ میں بنفشہ یا تل کا تیل لگا لو تا کہ ہاتھ میں چپکنے ہیں۔ پھر اسے سایہ میں خشک کرلو۔ اگر گرمی کا موسم

ہوتو ایک مثقال (تقریباً پانچ گرام) اور سردی کا موسم ہوتو دو مثقال استعمال کرو اور مچھلی اور سرکہ سے پرہیز کرو۔ یہ دوا مجرب ہے۔

۵۰۔ پاؤں کی تکلیف

۱۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو دونوں رانوں میں تکلیف ہو تو ایک بڑے برتن یا طشت میں بیٹھ جائے جس میں گرم پانی ہو اور اس پر ہاتھ رکھ کر یہ پڑھے اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ (انبیاء۔۳۰) (یعنی جو لوگ کافر ہو گئے ہیں کیا ان کی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ آسمان و زمین دونوں بند تھے پھر ہم نے دونوں کو کھول دیا اور ہم نے ہر جاندار کو پانی سے بنایا (اب بھی) وہ ایمان نہ لائیں گے)۔

۲۔ سالم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں اپنے پنڈلیوں کے درد کی شکایت اور کہا کہ اس تکلیف کی وجہ سے میں بہت سے کام کرنے سے مجبور ہوں۔ آپؑ نے فرمایا اس آیت کو سات بار پڑھو انشاءاللہ تکلیف جاتی رہے گی ۔وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ کِتَابِ رَبِّکَ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا . (سورۂ کہف۔۲۷) (یعنی اور تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی کتاب سے جو کچھ وحی کی گئی ہے وہ پڑھ کر سنا دو اس کے کلمات کا بدلنے والا کوئی نہیں ہے اور تم اس کے سوا کسی اور ہرگز جائے پناہ نہ پاؤ گے)۔۔۔پس میں نے اسے سات بار پڑھا تو درد ایسا گیا کہ پھر نہیں لوٹا۔

۳۔ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ امام حسینؑ ابن علیؑ کے پاس تھا کہ بنو امیہ میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا اے فرزند رسولؐ! پیروں میں تکلیف کی وجہ سے مجھ میں طاقت نہیں رہی کہ آپؑ کے پاس چل کر آ سکوں۔ آپؑ نے اس یہ دعا تعلیم فرمائی اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْناً . لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکَ وَ یَهْدِیَکَ صِرَاطاً مُّسْتَقِیماً . وَّ یَنْصُرَکَ اللّٰهُ نَصْراً عَزِیْزاً . هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَاناً مَّعَ اِیْمَانِهِمْ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ کَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا . لِّیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَیُکَفِّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ کَانَ ذٰلِکَ عِنْدَاللّٰهِ فَوْزًا عَظِیْماً . وَّ یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُشْرِکٰتِ الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا . وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ کَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا . (سورۂ فتح۔۱تا۷) (یعنی بیشک ہم نے تمہارے لیئے فتح کی، نمایاں فتح تا کہ اللہ تمہارے (خاطر سے تمہاری امت کے) اگلے اور پچھلے گناہوں کو ڈھانپ لو، تم پر اپنی نعمتوں کو تمام کرے، تم (یعنی تمہارے شیعوں) کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرتا رہے اور اپنی غالب نصرت سے تمہاری

مدد کرتا رہے۔ وہ یہی ہے جس نے مومنوں کے دل میں تسکین کو اتارا تا کہ ان کے ایمان کو اطمینان کے ساتھ اور بڑھا دے۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ کے لیئے ہی ہیں اور اللہ تو بڑا جاننے اور حکمت والا ہے۔ تا کہ وہ مومن مردوں اور عورتوں کو جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہری بہتی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور وہ ان سے ان کی برائیوں کو دور رکھے۔ اور منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں اور جو اللہ پر بڑا گمان کرنے والے ہیں عذاب کرے کہ بڑائیوں کا گھیرا ان ہی پر پڑے گا اور اللہ ان پر غضبناک ہوگا اور ان پر لعنت کرے گا اور ان کے لیئے جہنم کو تیار رکھا ہے اور وہ بہت ہی بڑا ٹھکانہ ہے۔ اور اللہ ہی کے لیئے زمین و آسمانوں کے لشکر ہیں اور اللہ تو بڑا زبردست وحکمت والا ہے)۔۔۔ ان کا کہنا ہے کہ جب میں نے ایسا کیا تو اس کے بعد مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

۴۔ امام جعفر صادقؑ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میرے پیر کے اوپر کی نسوں میں تکلیف ہے جو مجھے نماز کے اٹھنے اور بیٹھنے سے روکتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا جب تمہیں تکلیف ہو تو اپنا ہاتھ درد پر رکھ کر یہ آیت پڑھو بِسۡمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلیٰ رَسُوۡلِ اللّٰهِ . وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖ وَالۡاَرۡضُ جَمِيۡعًا قَبۡضَتُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطۡوِيّٰتٌۢ بِيَمِيۡنِهٖ سُبۡحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ . (سورۂ زمر۔ ۶۷) (یعنی اللہ کے نام اور اللہ کی ذات سے، سلام ہو رسولؐ اللہ پر۔ انھوں نے اللہ کی قدر ہی نہیں کیا جیسا کہ انھیں قدر کرنے کا حق تھا حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اسی کی ملکیت میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ (قبضہ قدرت) میں لپٹے ہوں گے پاک و منزہ ہے ان چیزوں سے جن کو یہ مشرکین کہتے ہیں)۔۔ ایسا ہی اس نے کیا تو اس کی تکلیف جاتی رہی۔

۵۱۔ عرق النساء

۱۔ عبداللہ ابن سنان فرماتے ہیں کہ جب میں مکہ میں تھا و میں نے اپنے دل میں ایک ایسی چیز کو چھپا رکھا تھا جو کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔ چنانچہ جب میں مدینہ گیا تو ابو عبداللہ صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے میری طرف دیکھ کر فرمایا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز سے جس کو تم نے دل میں چھپا رکھا ہے۔ میں نے استغفر اللہ کہا اور کہا کہ میرے ایک پیر میں عرق (رگ کا درد یا عرق النساء) کی بیماری ہوگئی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کسی آدمی کو کوئی شکایت (مرض) ہو اور صبر کرے تو اللہ اسے ہزاروں شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ جب میں دوسری منزل پر پہنچا تو عرق (رگ کا درد) کم ہوگیا۔ دوسرے سال میں نے حج کیا اور امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں پہنچا اور درخواست کی کہ میرے پیر کے لیئے کوئی تعویذ عنایت فرمائیں اور ان کو بتایا کہ میرے اس پیر میں تکلیف ہے۔ آپؑ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے، مجھے دوسرا پیر دو جو صحیح ہے، اللہ تعالیٰ تم کو شفا دے۔ میں نے ان کے سامنے دوسرا پیر پھیلا دیا۔ چنانچہ انھوں نے اس پر ایک تعویذ باندھ دیا۔ پس میں اپنی منزل کی طرف چل پڑا تو عرق (رگ کا درد) دوسرے پیر میں بھی

شروع ہوگیا۔ میں نے دل میں کہا اللہ کی قسم! کیا تعویذ ہے جو نہیں ہونا تھا وہ ہوگیا۔ اس کی وجہ میں تین رات تکلیف میں رہا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت عطا فرمائی۔ یہ تعویذ بہت مفید ثابت ہوئی جو یہ تھی۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ . اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ الْقُدُّوْسِ الْمُبَارَکِ الَّذِیْ مَنْ سَالَکَ بِہٖ اَعْطَیْتَہٗ وَمَنْ دَعَاکَ بِہٖ اَجَبْتَہٗ اَنْ تُصَلِّیَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِہٖ وَ تُعَافِیْنِیْ مِمَّا اَجِدُ فِیْ رَاسِیْ وَ فِیْ سَمْعِیْ وَ فِیْ بَصَرِیْ وَ فِیْ بَطْنِیْ وَ فِیْ ظَھْرِیْ وَ فِیْ یَدِیْ وَ فِیْ رِجْلِیْ وَ فِیْ جَسَدِیْ وَ فِیْ جَمِیْعِ اَعْضَائِیْ وَ جَوَارِحِیْ اِنَّکَ لَطِیْفٌ لِّمَا تَشَاءُ وَ اَنْتَ عَلیٰ کُلِّ شَیٍٔ قَدِیْرٌ . (یعنی اے اللہ! میں تیرے اس نام کے ذریعہ سوال کرر ہاہوں جو پاک بھی ہے اور پاک کرنیوالا بھی، جو مقدس بھی ہے اور بابرکت بھی۔ جس نے بھی اس کے ذریعہ طلب کیا تو نے اسے عطا کردیا، اور جس نے بھی اس کے ذریعہ سے دعا مانگی تو نے قبول کیا۔ پس رحمتیں نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور مجھے اس چیز سے عافیت عطا فرما جو درد یا تکلیف میں اپنے سر، کان، آنکھ، پیٹ، پیٹھ، ہاتھ پیر اور پورے جسم و جوارح میں محسوس کرر ہاہوں۔ تو جیسا چاہتا ہے اپنے لطف و کرم کا معاملہ کرتا ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے)۔

۲۔ امیر المومنینؑ نے ایک آدمی کو اپنے ساتھیوں میں سے جس نے عرق النساء کی آپؑ سے شکایت کی تھی، فرمایا جب تمہیں تکلیف محسوس ہو تو اپنا ہاتھ اس پر رکھ کر یہ دُعاء پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَعُوْذُ بِاسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ وَ اَعُوْذُ بِاسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۝ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَقَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ (یعنی اللہ کے نام اور اس کی ذات کے واسطہ سے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے بزرگ و برتر نام سے، اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے عظیم نام سے ہر تکلیف دینے والی رگ سے اور ہر آگ کی گرمی سے)۔۔۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اسے تین دن ہی پڑھا تھا کہ میری تکلیف دور ہوگئی۔

۳۔ آپؑ نے فرمایا جس کو عرق النساء کا درد ہو اس کے ناخن کا کترن لے کر عرق (درد) کی جگہ پر باندھ دو۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا اور یہ آسان اور فوری نفع کرنے والی چیز ہے۔ اور اگر درد سخت ہو تو باریک کپڑے سے ران پر جس میں عرق النساء ہو، سرین سے لے کر قدم تک اتنا مضبوط باندھ دیں کہ بیہوشی کے قریب ہو جائے، یہ سب کچھ مریض کو کھڑا کر کے کیا جائے اور جس پیر میں تکلیف ہو اس کے نچلے حصے کو باندھ کر زور لگایا جائے۔ اس میں سے کچھ سیاہ خون نکلے گا اور پھر اسے تیل اور نمک سے بھر دیں۔ انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

۵۲۔ ورم

۱۔ جابر جعفی کہتے ہیں کہ مجھے امام محمد باقرؑ نے فرمایا اے جابر! ہر ورم کے لیئے سورۂ حشر کی ان آخری آیتوں کو تین بار پڑھو۔ لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرانَ عَلیٰ جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعاً مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَ تِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ

یَتَفَکَّرُوْنَ . هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ . هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلاَمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۔(سورۂ حشر۔۲۱ تا۲۴) (یعنی اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو وہ خوف الٰہی سے لرز اُٹھتا اور اسے پھٹتا ہوا دیکھ لیتے اور یہ مثالیں ہم تمام لوگوں کے لیئے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور وفکر کیا کریں۔اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔وہ ہر چھپی اور کھلی ہوئی چیز کا جاننے والا ہ، رحمٰن اور رحیم ہے۔اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ مختار کل ہے، پاکیزہ ہے، صاحب سلامتی ہے، امان دینے والا ہے، نگہبانی کرنیوالا ہے، زبردست حاکم اور سب سے بڑا ہے۔مشرکین اس کے بارے میں جن چیزوں کو شریک قرار دیتے ہیں ان سے پاک ومنزہ ہے۔وہ بنانے والا، پیدا کرنیوالا اور صورت عطا کرنیوالا ہے۔تمام اچھے اچھے نام اسی کے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہی زبردست اور حکمت والا ہے)۔۔۔۔ پھر ایک چھری لو اور ورم پر یہ پڑھتے ہوئے گزار دو بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ مِنَ الْجِدِّ وَالْحَدِیْدِ وَ مِنْ اَمْرِ الْعَوْدِ وَ مِن الْحَجَرِ الْمَلْبُوْدِ وَ مِنْ عِرْقِ الْعَاقِرِ وَمِنْ وَرَمِ الْاٰخَرِ وَ مِنَ الطَّعَامِ وَ عَقْدِهٖ وَ مِنَ الشَّرابِ وَ بَرْدِهٖ اِمْضِ بِاِذْنِ اللّٰهِ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فِی الْاِنْسِ وَالْاَنْعَامِ بِسْمِ اللّٰهِ فَتَحْتُ وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَتَمْتُ (یعنی اللہ کے نام سے میں تجھے جھاڑ پھونک کر رہا ہوں محنت اور لوہے سے، چمٹے ہوئے پتھر سے، گوشت نکالنے والے کے گوشت نکالنے سے اور دوسرے ورم سے، کھانے اور اس کی گرہ سے، پینے اور اس کی ٹھنڈک سے، اللہ کے حکم سے معینہ مدت تک کے لیئے انسان اور جانوروں میں کام کر جاؤ۔اللہ کے نام سے میں نے شروع کیا اور اسی کے نام سے ختم کرتا ہوں)۔۔۔اس کے بعد چھری کو زمین میں گاڑ دو۔

۵۳۔رگوں کی تکلیف

۱۔ داؤد بن رزین بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے کہا کہ میری رگ میں صبح تکلیف ہوگئی ہے پس میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپؑ میری مدد فرمائیں۔آپؑ نے فرمایا جہاں تکلیف ہے وہاں ہاتھ رکھ کر یہ تین بار پڑھو اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ حَقًّا پس اسی ساعت میں آرام ہوجائے گا۔

۵۴۔پھوڑے وپھنسی

۱۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں جب تمہارے جسم پر پھنسیاں آجائیں تو اس پر شہادت کی انگلی رکھ کر یہ دعا سات بار پڑھو لا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰہُ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ ۔ پڑھنے کے دوران پھنسی کے اطراف گھمارے رہو اور ساتویں بار اس کو زور سے دباؤ۔

۲۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا پھنسیوں کی جگہ اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے تین مرتبہ یہ کہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ بِاللّٰہِ مُحَمَّدٌ رَسُوۡلُ اللّٰہِ وَلاَ حَوۡلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰھُمَّ اَمۡحُ عَنِّیۡ مَا اَجِدُ پھر اسے دبا دے یا نچوڑ دے۔

۳۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یہ پھوڑے اور پھنسیاں اکثر اس جلنے والے خون سے ہوتی ہیں جسے آدمی نکال نہیں پاتا۔ جب بھی اس کا غلبہ ہو جائے تو سوتے وقت یہ پڑھے اَعُوۡذُ بِوَجۡہِ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ الَّتِیۡ لاَ یُجَاوِزُھُنَّ مِنۡ بِرٍّ وَلاَ فَاجِرٍ مِنۡ شَرِّ کُلِّ ذِیۡ شَرٍّ (یعنی میں پناہ چاہتا ہوں ہر شر والی چیز کے شر سے، اللہ کی عظیم ذات اور اس کے کلمات تامہ کے ذریعہ سے، جس سے نہ تو نیک آدمی آگے بڑھ سکتا ہے اور نہ ہی برا آدمی)۔

۴۔ پھوڑے پھنسی والا آدمی اس دعا کو کاغذ پر لکھ کر نگل جائے لا الاء الا 'الاء وک یا اللہ علمک بی محیط علمک به کھلسون .

۵۔ علی بن نعمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن رضاؑ سے کہا کہ میری جان آپؑ پر قربان، میرا ایک پیارا لڑکا ہے جس کے جسم پر کثرت سے دانے ہیں جس کی وجہ سے وہ لوگوں کے درمیان جا نہیں پاتا۔ آپؑ کوئی دوا بتائیں جس سے وہ ٹھیک ہو جائے۔ آپؑ نے فرمایا ہر دانے کے لئیے سات عدد جَو لے کر ہر دانے پر سات مرتبہ یہ پڑھو اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَۃُ . لَیۡسَ لِوَقۡعَتِھَا کَاذِبَۃ . خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ . اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ رَجًّا . وَّ بُسَّتِ الۡجِبَالُ بَسًّا . فَکَانَتۡ ھَبَآءً مُّنۡبَثًّا . وَ یَسۡئَلُوۡنَکَ عَنِ الۡجِبَالِ فَقُلۡ یَنۡسِفُھَا رَبِّیۡ نَسۡفًا فَیَذَرُوۡھَا قَاعاً صَفۡصَفًا لاَ تَرٰی فِیۡھَا عِوَجًا وَلاَ اَمۡتًا ۔ پھر اس کے بعد ایک جَو کو لے کر دانے پر ملو پھر اسے ایک نئے کپڑے میں رکھ کر اس پر ایک پتھر باندھو اور جانوروں کے باڑے میں ڈال دو۔ علی بن نعمان کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو ساتویں یا آٹھویں روز میں نے اسے دیکھا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گیا تھا۔ بعض نے کہا ہے اگر یہ عمل ان دنوں کیا جائے جبکہ چاند چھوٹا ہونے لگے تو زیادہ مفید ہے۔

۵۵۔ جلد

ا۔ امام جعفر صادقؑ کے پاس ایک شیعہ نے جلد پھٹنے کی شکایت کی تو آپؑ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو، پھر چوتھے دن زوال کے وقت غسل کرو اور صاف کپڑے پہن کر چار رکعت نماز خضوع و خشوع کے ساتھ پڑھو۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے رخسار کو زمین پر چپکا دو اور نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ یہ کہو۔ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ یَا کَرِیۡمُ یَا حَنَّانُ یَا جَبَّارُ یَا قَرِیۡبُ یَا مُجِیۡبُ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اکۡشِفۡ مَا بِیۡ مِنۡ مَرَضٍ وَالۡبِسۡنِیۡ الۡعَافِیَۃَ الۡکَآفِیَۃَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَ امۡنُنۡ عَلَیَّ بِتَمَامِ النِّعۡمَۃِ وَ اَذۡھِبۡ مَابِیۡ فَقَدۡ اٰذَانِیۡ وَ غَمَّنِیۡ . (یعنی اے وہ ذات جو ایک و یکتا ہے، کریم و

عطا کرنیوالا ہے، طاقتور وقریب ہے اور رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے، درود نازل فرما محمدؐ وان کی آلؑ پر، اور میرے مرض کو دور کردے اور مجھے دنیا وآخرت میں کافی وشافی عافیت عطا فرما اور مجھے تمام نعمتوں سے سرفراز فرما اور میری بیماری کو دور کردے جس نے مجھے تکلیف وغم میں پہنچادیا ہے)۔امامؑ فرماتے ہیں جان لو کہ یہ فائدہ اسی وقت ہوگا جب تمہارے دل میں اس کے خلاف کوئی شک نہ ہو۔اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اسے عافیت مل گئی۔

۵۶۔بخار

۱۔ امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسولؐ اللہ کو سخت بخار آیا، جبرئیلؑ تشریف لائے اور یہ دعا پڑھی بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَشْفِيْكَ مِن كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ شَافِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ خُذْهَا فَلْتَهْنِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلاَ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ وَ اِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ (یعنی اللہ کے نام سے تمہیں پناہ دے رہا ہوں، اللہ کے نام سے تمہیں شفا دے رہا ہوں ہر مرض اور اس کی تکلیف سے، اللہ کے نام سے کہ اللہ ہی تمہیں شفا دینے والا ہے، اللہ کے نام سے جو تمہارے لیئے خوش آئند ہے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، پس قسم ہے ستاروں کے گرنے کی جگہ کی، اور اگر تم جانو تو یہ قسم بہت سی بڑی ہے)۔۔۔۔ پھر کہا اب انشاء اللہ آپ شفایاب ہوجایں گے۔ بعد صحت، رسولؐ اللہ نے جبرئیلؑ سے فرمایا کہ یہ اعلیٰ تعویذ (دعا) ہے۔انھوں نے فرمایا ہاں! یہ ساتویں آسمان کے خزانہ سے ہے۔

۲۔ عبداللہ بن بکیر بیان کرتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؑ کے پاس تھا اور وہ بخار میں مبتلا تھے اور آپ نے ایک پرانا کپڑا ان پر ڈال رکھا تھا۔اس وقت ایک کنیز ان کی خدمت میں آئی اور ان کی حالت دریافت کرتے ہوئے کہا اگر آپ اسے اوڑھ لیتے تو پسینہ آجاتا اور ہوا آپؑ کے جسم کو صحیح کردیتی۔آپؑ نے فرمایا کہ نبیؐ نے فرمایا بخار جہنم کی گرمی سے ہے، اسے ٹھنڈے پانی سے بجھاؤ۔

۳۔ امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جب انھیں بخار ہوتا تو دو کپڑوں کو تر کرلیتے، ان میں سے ایک کو اوپر ڈال لیتے اور جب وہ خشک ہوجاتا تو دوسرا ڈال لیتے۔

۴۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہم نے بخار کے لیئے ٹھنڈے پانی اور دعا جیسی کوئی چیز نہیں پائی۔

۵۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ ہمارے دادا صلی اللہ علیہ وآلہ بخار کے لیئے دس درہم (30gms) کے برابر شکر ٹھنڈے پانی میں نہار منہ استعمال کرتے تھے۔۔۔اور فرمایا بیشک بخار اولاد انبیاءؑ پر دوگنا ہوجاتا ہے۔

۶۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا تین طریقوں سے کم کیا جاسکتا ہے۔قئے یا پسینہ یا اسہال کے ذریعہ۔

۷۔ ابی بیان کرتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا مجھے تمہارا چہرہ بدلا نظر آرہا ہے۔میں نے کہا مجھے ملیریا کا بخار ہے۔آپؑ نے فرمایا کہاں ہو تم اچھی اور بابرکت دوا کے بارے میں! شکر کو باریک کرلو، پھر اسے پانی میں

ملا کر بوقت ضرورت نہار منہ پی لو۔ میں نے ایسا ہی کیا، پھر مجھے بخار لوٹ کر نہیں آیا۔

۸۔ الحضرمی کے بیٹے کو ملیریا کا بخار ہو گیا تو امام ابوالحسنؑ نے فرمایا اس کے دائیں ہاتھ پر لکھو بِسْمِ اللّٰہِ جِبْرَئِیْلِ ، بائیں ہاتھ پر لکھو بِسْمِ اللّٰہِ مِیْکَائِیْلِ ، دائیں پیر پر لکھو بِسْمِ اللّٰہِ اِسْرَافِیْلِ بائیں پیر پر لکھو بِسْمِ اللّٰہِ لاَ یَرَوْنَ فِیْھَا شَمْسًا وَلاَ زَمْھَرِیْرًا اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان لکھو بِسْمِ اللّٰہِ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارِ پھر یہ بھی فرمایا کہ جس کو اس میں شک ہوگا اسے فائدہ نہ ہوگا۔

۹۔ ابوالحسن ثالثؑ (امام علی نقیؑ) فرماتے ہیں کہ ملیریا کی دوا میں سب سے بہتر ہے کہ شہد میں بنا ہوا فالودہ اسی دن کھایا جائے اور اس میں زعفران خوب اور اس دن دوسری چیز نہ کھائی جائے۔

۱۰۔ یونس بن یعوب کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپؑ اپنے دوستوں میں سے ایک شخص کو بخار کی دعا بتا رہے تھے۔ آپؑ نے فرمایا سورۂ فاتحہ، سورۂ توحید، آیت الکرسی اور سورۂ قدر (انا انزلنا) کو پڑھے، پھر شہادت کی انگلی سے بخار زدہ آدمی کے دونوں پہلو پر انگشت شہادت سے یہ لکھے۔ اَللّٰھُمَّش اَرْحَمْ جِلْدَةُ الرَّقِیْقَ مِنْ سُوْرَةِ الْحَرِیْقِ یَا اُمَّ مِلْدَمْ اِنْ کُنْتِ آمَنْتِ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الاٰخِرِ فَلاَ تَاکُلِی اللَّحْمَ وَلاَ تَشْرَبِیْ الدَّمَ وَلاَ تَنْھَکِ الْجِسْمَ وَلاَ تَصْدَعِی الرَّأسَ وَ اَنْتَقِلِیْ عَنْ فُلاَنِ ابْنِ فُلاَنَةٍ اِلیٰ مَنْ یَجْعَلُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہِ تَعَالَی اللّٰہُ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا . (یعنی اے اللہ! اس کی باریک جلد، پتلی ہڈی پر آگ کی شدت سے بچاتے ہوئے رحم فرما۔ اے ام ملدم! اگر تو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے تو اس کا گوشت نہ کھا، خون نہ پی، جسم کو لاغر نہ کر، سر کو تکلیف میں مبتلا نہ کر اور فلاں ابن فلاں سے نکل اور ایسے شخص کی طرف جا جو دوسرے کی عبادت کرتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ ہر قسم کے شرک سے منزہ، بلند و برتر ہے)۔

۱۱۔ امام ابوالحسنؑ سے تیسرے دن کے بخار کے بارے میں دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا شہد اور حبہ سودا لو اور اسے تین بار چاٹو تو بخار جاتا رہے گا جیسا کہ اللہ نے ارشاد فرمایا لاَ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (یعنی اس میں سے نہیں نکلتا مگر ایسا شربت کہ جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اور اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے)۔ حضورﷺ نے فرمایا حبہ سودا (کلونجی) میں موت کے علاوہ ہر مرض کی دوا ہے اور فرمایا ان دونوں میں نہ تو حرارت ہی زیادہ ہے اور نہ ٹھنڈک بلکہ اس میں شفا ہے جب بھی استعمال کیئے جائیں۔

۱۲۔ امام جعفر صادقؑ بیان کرتے ہیں کہ ان کے حوالی میں سے ایک شخص آیا جو تکلیف میں مبتلا تھا۔ آپؑ نے فرمایا تمہارے چہرے کی رنگت بدلی ہے۔ اس نے کہا میں ایک مہینہ سے سخت بیمار ہوں، اطباء کے ہر طرح کے علاج کے باوجود کوئی فائدہ نہ ہوا اور بخار نہ گیا۔ آپؑ نے فرمایا اپنے کرتے کے بٹن کھول کر اس میں اپنا سر داخل کر اور اذاں و اقامت کہہ، پھر سورۂ حمد سات بار پڑھ۔ وہ کہتا ہے جب میں نے ایسا کیا تو بالکل چست اور صحیح ہو گیا۔

۱۳۔ امامؑ نے فرمایا میں نے سورۂ حمد کو ستر مرتبہ جب بھی پڑھا تو میرا بخار چلا گیا، اگر تم بھی چاہو تو تجربہ کرلو مگر شک نہ کرنا۔

۵۷۔ مرگی

۱۔ امام رضاؑ نے ایک مرگی کے مریض کو دیکھا تو ایک پیالہ میں پانی منگاویا اور اس پر سورۂ حمد و معوذتین پڑھ کر پھونکا۔ پھر اس مریض کے چہرے اور سر پر ڈھالا۔ وہ ٹھیک ہوگیا۔ پھر فرمایا انشاء اللہ تمہیں یہ بیماری دوبارہ نہیں لاحق ہوگی۔

۵۸۔ لقوہ

۱۔ صباح بن محارب نے کہا کہ شبیب بن جابر کے چہرے اور آنکھوں کو خطرناک ہوا لگ گئی ہے (یعنی لقوہ ماردیا)۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا ان کے لئیے پانچ مثقال (23.4gms) لونگ لو اور اسے خشک شیشی میں رکھ کر اس کا منہ اچھی طرح بند کردو اور اس پر مٹی لگادو۔ پھر اسے گرمی کے موسم میں دھوپ میں ایک دن رکھو اور اگر سرما کا موسم ہو تو دو دن رکھو۔ پھر اسے نکال کر باریک و ملائم کرنے کے بعد بارش کا پانی ملالو یہاں تک کہ خلوق (نرم پیسٹ) ہو جاے۔ پھر مریض کو چت لٹا کر مریض کے متاثرہ مقام پر لیپ کیا جائے اور وہ مریض لیپ خشک ہونے تک اسی طرح چت لیٹا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہوا کے اثر کو زائل کر کے صحت دے دے گا۔ چنانچہ شبیب بن جابر کو اس کی اطلاع کی گئی اور انھوں نے ویسا ہی کیا جیسا امامؑ نے فرمایا تھا یہاں تک کہ وہ صحت یاب ہو گئے۔

۵۹۔ برص

۱۔ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے امام جعفر صادقؑ کے سامنے جلد پر سفید داغ اور دھبوں (برص) کی شکایت کی آپؑ نے فرمایا حمام میں داخل ہو کر مہندی کو چونے میں ملا کر اس کا لیپ لگاؤ، اسکے بعد تمہیں کوئی شکایت نہ ہوگی۔ اس شخص کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! میں نے صرف ایک مرتبہ ایسا کیا اور اللہ نے مجھے عافیت عطا فرائی اور پھر وہ مرض لوٹ کر نہیں آیا۔

۲۔ یونس کی آنکھوں کے درمیان جلد سفید ہوگئی تھی۔ انھوں نے اس کی شکایت کی ابو عبداللہؑ سے کی تو آپؑ نے فرمایا بعد وضو دو رکعت نماز پڑھو اور پھر یہ کہو یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَا سَمِیْعُ وَ یَاسَامِعَ الدَّعْوَاتِ یَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ اَعْطِنِیْ خَیْرَ الدُّنْیَا وَ خَیْرَ الْاٰخِرَۃِ وَ قِنِیْ شَرَّ الدُّنْیَا وَ شَرَّ الْاٰخِرَۃِ وَ اَذْھِبْ عَنِّیْ مَا اَجِدُ فَقَدْ غَاظَنِیَ الْاَمْرُ وَ اَحْزَنَنِیْ (یعنی یا اللہ! یا رحمٰن! یا رحیم! اے سننے والے! اے دعاؤں کے قبول کرنیوالے! اے بھلائیوں کے عطا کرنیوالے! مجھے بھی دنیا و آخرت کی خوبیاں عطا فرما، دنیا و آخرت کے شر سے محفوظ رکھ، اور میرے اس مرض کو دور فرمادے، جو میرے اندر ہے جس سے میں بے حد

پریشان ہوں) یونس کا کہنا ہے کہ انھوں نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے وہ سب دور کر دیا جس کے سبب میں پریشان تھا۔

۳۔ ان ہی سے روایت ہے کہ اس مقام پر اپنا ہاتھ رکھ کر یہ پڑھو۔ یَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَ مُذْهِبَ الدَّآءِ اَنْزِلْ عَلٰی مَابِیْ مِنْ دَاءٍ شِفَاءً ۔(یعنی اے شفاء عطا کرنیوالے اور مرض کو دور کرنیوالے امیری بیماری کے لئے شفا عطا فرما)

۶۰۔جذام

۱۔ ذریح بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امام عبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اس کے بعض دوستوں کو خبیث بیماری (جذام) عارض ہے۔ آپؑ نے فرمایا ریشم کی مٹی بارش کے پانی میں ملا کر پئیں۔ انھوں نے ایسا ہی کیا تو ٹھیک ہو گئے ---اور فرمایا خبیث بیماری کے لے ریشم کی مٹی سے زیادہ نفع بخش کوئی دوا نہیں ہے، اسے بارش کے پانی میں ملا کر پیو اور مرض کی جگہ لگاؤ، یہ مجرب دوا ہے۔

۲۔ پہلو کی کشادگی اور وہ بال جو ناک میں ہوتے ہیں، جذام سے محفوظ رکھتے ہیں۔

۳۔ سلام بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ گیا تو امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں پہنچا۔ میں نے کہا کہ مجھے ایک بیماری لاحق ہوئی تو گھر والوں سے دور ہو کر حج کے لئے چلا آیا اور یہ خبیث بیماری ہے۔ آپؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ اور ان کے حرم میں قیام کرو اور سورۂ انعام کو شہد سے لکھ کر پی لو تو مرض چلا جائے گا۔

۴۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ مدینۃ الرسول کی مٹی جذام کو دور کر دیتی ہے۔

۵۔ امام عبدالصالحؑ (امام موسیٰ کاظمؑ) نے فرمایا شلجم کھاؤ کہ ہر ایک کے پاس جذام کی ایک رگ ہوتی ہے، شلجم اسے پھگلا دیتی ہے، چاہے کچا کھاؤ یا پکا کر---امام محمد باقرؑ نے بھی اسی طرح فرمایا ہے کہ ہر آدمی میں جذاب کی ایک رگ ہوتی ہے، اسے شلجم کے ذریعہ پگھلا دو۔

۶۔ امیر المومنینؑ نے رسولؐ اللہ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا غدود کھانے سے بچو کیونکہ وہ جذام کو حرکت میں لاتا ہے ---اور یہ بھی فرمایا کہ یہودیوں کو غدود نہ کھانے کی وجہ سے عافیت ملی ہے۔ اور فرمایا جب تم جذام والے کو دیکھو تو اپنے پروردگار سے بچنے کی دعا مانگو اور اس میں غفلت نہ برتو۔

۷۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا آزمائش و مصیبت زدہ یا جذام والوں کی طرف دیر تک نہ دیکھو کیونکہ اس سے وہ لوگ مزید رنجیدہ ہو جائیں گے---اور فرمایا آزمائش و مصیبت زدہ یا جذام والوں کی طرف کم دیکھو اور ان کے پاس نہ جاؤ اور جب تمہارا گذر ان کی طرف سے ہو تو جلد گذر جاؤ کہ کہیں تمہیں وہی مرض و مصیبت (یعنی جذام) لاحق نہ ہو جائے۔

۸۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا ہر جمعہ کو مونچھ کاٹنے سے جذام سے امان ملتی ہے اور ناک کے بال بھی جذام سے امان دیتے ہیں۔

۹۔ امام محمد باقرؑ نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جب تمہارے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے اس میں ڈبودو کیونکہ اس کے ایک پر میں زہر ہوتا ہے اور دوسرے میں شفا۔ اور وہ مکھی زہر والے پر کو کھانے و پینے میں پہلے ڈالتی ہے دوسرے شفا والے پر کو نہیں، اس لیئے پوری مکھو کو ڈبودو تا کہ اس کا زہر زائل ہو جائے اور تمہیں کوئی نقصان نہ ہو۔۔۔۔اور فرمایا اگر مکھی لوگوں کے کھانے میں ان کی لاعلمی میں نہ پڑتی تو انھیں جذام کی بیماری تیزی سے آتی۔۔۔۔اور فرمایا اگر لوگ لاعلمی ں میں مکھیوں کو نہ کھاتے تو ان میں مرض جذام پھیلتا۔

۱۰۔ امام جعفر صادقؑ نے اپنے بچوں کے اتالیق سے فرمایا جب کبھی میرے بچوں کو زکام ہوتا ہے تو مجھے اطلاع کرو۔ اتالیق انھیں بتا تا مگر آپؑ کچھ جواب نہ دیتے۔ پس اتالیق نے امامؑ سے کہا کہ آپؑ نے مجھے حکم دیا تھا لیکن آپؑ نے کچھ جواب نہ دیا۔ آپؑ نے فرمایا ہر شخص کے اندر جذام کی ایک رگ ہوتی ہے، جب وہ پھڑکتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زکام کے ذریعہ دفع کر دیتا ہے۔

۶۱۔ یرقان

ا۔ امام رضاؑ کے سامنے ایک نوجوان نے یرقان کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا خیار بادرنج (کھیرا) لے کر اس کا چھلکا اتار دو اور پھر اس چھلکے کو پانی میں پکاؤ۔ اس طرح اس پانی کو ایک رطل کے برابر تین دن تک نہار منہ پیئو۔ اس کے بعد اس نوجوان نے بتایا کہ اس نے دو مرتبہ اپنے دوست کا یہ علاج کیا اور وہ اللہ کی منشاء سے ٹھیک ہو گیا۔

۶۲۔ زخم

ا۔ امام محمد باقرؑ نے زخم کے علاج کے لیئے فرمایا، تازہ تار کول اور اتنی ہی مینڈھے کی چربی۔ پھر ایک نیا چھوٹا سا کپڑا اور ایک نیا برتن لو جس کے باہری حصہ کے اوپر تار کول سے پالش (لیپ) کرو۔ پھر اس برتن کو ایک اینڈ کے ٹکڑے پر رکھ کر اس ے کے نیچے ہلکی سی آگ جلاؤ اور یہ ظہر و عصر کے درمیان ہو۔ پھر پرانا بوسیدہ کتان (ریشہ) لیکر اس کو اپنے ہاتھ پر رکھو اور اس پر پکی ہوئی تار کول اور مینڈھے کی چربی لگاؤ، پھر اس کو زخم پر لگاؤ اور پھر اس نئے کپڑے سے پٹی باندھ دو۔ اگر چیکہ زخم بڑا گڑھا بھی پڑھ گیا ہو تو بھی انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

۶۳۔جنون یا خلل دماغ یا کم عقلی

۱۔ ایک شخص امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں آیا جسے جنون کا مرض تھا۔آپؑ نے اس سے فرمایا جب بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھو بِسۡمِ اللّٰہِ اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ وَ کَفَرۡتُ بِالطَّاغُوۡتِ اَللّٰھُمَّ اَحۡفَظۡنِیۡ فِیۡ مَنَامِیۡ وَ یَقۡظَتِیۡ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ وَ جَلَالِہٖ مِمَّا اَجِدُ وَ اَحۡـــذَرُ .[۴] (یعنی اللہ کے نام سے اور اللہ کی ذات سے، می ایمان لایا اللہ پر اور طاغوت کا انکار کیا۔یا اللہ! تو مجھے میرے خواب و بیداری میں اپنی عزت وجلال کے ذریعہ اس بیماری سے بچا جس میں مبتلا ہوں اور اس سے بچنا چاہتا ہوں)۔اس نے ایسا ہی کیا تو ٹھیک ہوگیا۔آپؑ ہی نے یہ بھی فرمایا جس شخص کو جنون ہوجائے تو وہ جمعہ کی رات میں یہی فائدہ مند دعا پڑھ لے۔پھر فرمایا کہ یہ بیماری کبھی لوٹ کر نہیں آئے گی۔۔۔اور فرمایا اس دعا سے جادو کے اثر کو بھی زائل کرنے کے لیئے رات کی نماز اور استغفارات سے فارغ ہو کر پڑھے۔

۶۴۔جماع

۱۔ یہ عجیب دوا ہے جو گردوں کو گرم کردیتی ہے جس سے زیادہ جمع پر قدرت ہوجاتی ہے اور جوڑوں کی برودت (ٹھنڈک) کو ختم کردیتی ہے اور یہ کمر، پیٹ، ریاح اور جوڑوں کے درد کے لیے بھی مفید ہے اور اس کے لیئے بھی جسے پیشاب میں پریشانی ہو اور اسے روک نہ سکے اور ساتھ میں دل کے مرض، پیٹ پھولنے، بدہضمی، اور اس میں کیڑے پڑ جانے وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے۔یہ دوا دل کو سکون بخشتی ہے، بھوک لاتی ہے، سینہ کے درد، آنکھ و جسم کے رنگ کے پیلا پڑنے، یرقان اور پیاس کے زیادہ لگنے میں بھی مفید ہے۔اس کے علاوہ آنکھ کی تکلیف، سر کے درد، دماغی کمزوری، بخار اور ہرنے و پرانے امراض میں مفید ہے۔یہ دوا دو مثقال (9.3gms) استعمال کرنی چاہیئے۔۔۔دوا یہ ہے۔اہلیلج اسود (ہڑ سیاہ یا چھوٹی ہڑ)، اہلیلج اصفر (پیلی ہڑ) اور سقمونیا ہر ایک چھ مثقال (28gms) لی جائے۔فلفل (مرچ)، نانخواہ (اجوائن)، لال خشخاس، (پستہ دانہ) ملح ہندی (نمک ہندی، ملح المختوم) ہر ایک چار مثقال (19gm) لی جائے۔نارمشک (ناگ کیسر)، قاقلہ (الائچی)، سنبل (خوشودار گھاس)، شقاقل، عود بلسان، حب بلسان، سلنجہ یا سلیخہ (تج چھلکے والا)، گوند، عاقر قرحا اور دار چینی ہر ایک دو مثقال (9gms) لو۔ان سب دواؤں کو سوائے سقمونیا کے باریک پیس کر ملالیا جائے۔پینتالی مثقال (210gms) فانیذ (قند یا بتاشہ) میں پکایا جائے (پہلے فانیذ کو پانی میں ڈال کر پکایا جائے پھر پسی ہوئی دوائیں اس میں ملالی جائیں) اور اسے ایک برتن میں محفوظ کردیا جائے۔بوقت ضرورت دو مثقال (9.3gms) نہار منہ اور سوتے وقت لیا جائے۔

۲۔ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کنیزوں کو خریدتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ آپؑ مجھے ایسی چیز بتائیں کہ ان کو استعمال کر کے قوت کے ساتھ ان کے ساتھ ہمبستری کروں۔آپؑ نے فرمایا سفید پیاز کتر کر اس کے ٹکڑے کر ڈالو اور اسے

تیل میں تل لو پھر ایک پیالے میں انڈے کو توڑ کر اس میں تھوڑا سا نمک ملا کر پھیٹ لو اور اس پیاز کے ساتھ تل کر کھاؤ۔ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ اس نے ایسا ہی کیا تو اس کی خواہش پوری ہوئی۔

۳۔ امام جعفر صادقؑ نے قوت جماع کے لیئے فرمایا سجدہ میں یہ کہو اَللّٰھُمَّ اَدِمْ فِیْھِنَّ لَذَّتِیْ وَ کَثِّرْ فِیْھِنَّ رَغْبَتِیْ وَ قَوِّ عَلَیْھِنَّ ضَعْفِیْ جَلاَلاً مِنْ عِنْدِکَ یَا سَیِّدِیْ ۔ (یعنی اے اللہ! (عورتوں میں) میری لذت کو ہمیشہ باقی رکھ اور ان میں میری خواہش کو زیادہ کر اور ان پر میری کمزور کو قوت دے، تیری عظمت کا واسطہ اے میرے سردار!)۔

۴۔ آپؑ نے فرمایا سرمہ اور حنا سے جماع میں قوت حاصل ہوتی ہے۔

۵۔ آپؑ نے فرمایا جس کے پیٹھ کے پانی (منی) میں کمی ہو تو اس کے لیئے دودھ نفع بخش ہے۔

۶۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا جس کے اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ خوب انڈے کھائے، اس کی نسل بڑھے گی۔

۷۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہندباء (کاسنی) استعمال کرو کہ اس سے پیٹھ کے پانی (منی) میں زیادتی ہوتی ہے اور رنگ میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ نرم و گرم ہے اور اولاد نرینہ کا سبب ہے۔

۸۔ حارث بن مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے کہا کہ میرے سب اہل خانہ مر چکے ہیں اور میری کوئی اولاد بھی نہیں رہی۔ آپؑ نے فرمایا سجدہ کی حالت میں یہ کہو رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ رَبِّ لاَ تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ (یعنی اے میرے پروردگار! مجھے اپنی طرف سے اچھی اولاد عطا فرما، بیشک تو دعا کا سننے والا ہے، اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ حالانکہ تو بہترین وارث ہے) اور یہ دعا رات کے آخری رکعت میں ہو۔ اس کے بعد اسی رات اپنی بیوی سے ہمبستری کرو۔ حارث کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو میرے دو فرزند (علی اور حسن) پیدا ہوئے۔

۹۔ جماع کے لیے مکروہ اوقات عبدالرحمٰن بن سالم نے امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ کیا کوئی وقت ایسا بھی ہے جس میں جماع کرنا مکروہ ہے؟ آپؑ نے فرمایا ہاں! (۱) طلوع فجر و طلوع شمس کے درمیان (۲) دوران سرخ و سیاہ آندھی۔۔۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔ وَ اِنْ یَرَوْا کِسْفًا مِنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا یَقُوْلُوا سَحَابٌ مَرْکُوْمٌ فَذَرْھُمْ یَخُوْضُوْا وَ یَلْعَبُوْا حَتّٰی یُلاَقُوْا یَوْمَھُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ اور فرمانا حَتّٰی یُلاَقُوْا یَوْمَھُمُ الَّذِیْ فِیْہِ یُصْعَقُوْنَ ۔ (یعنی اگر کوئی آسمان کا ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو یہ کہیں یہ تو جما ہوا بادل ہے۔ پس تم انھیں چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ دن ان کے سامنے آ جائے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ یا جس دن وہ بے ہوش کر دیئے جائیں)۔ پس ان اوقات میں رسولؐ اللہ نے جماع کو منع فرمایا ہے۔ اور جان لو! اے ابن سالم! پس جو بھی ان اوقات میں لذت اُٹھائے گا تو گویا اس نے اللہ کی آیتوں کا مذاق سمجھا۔۔۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا (۵) چاند کی پہلی رات میں جماع کرنے سے بچو۔ اگر تم نے ایسا کیا اور بچہ پیدا ہوا تو وہ بصیرت و بغیر ہدایت کے ہوگا۔ اس کا سبب دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اکثر لوگ پہلی چاند کے دن سحر زدہ ہوتے ہیں۔۔۔ (۶) امام محمد باقرؑ سے دریافت کیا گیا کہ آپؑ لوگ پہلی تاریخ اور

نصف ماہ کو جماع کے لیئے کیوں ناپسند کرتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا ان ہی اوقات میں (وہ) لوگ سحر زدہ ہوتے ہیں (جن کے حمل ان تواریخ میں قرار پاتے ہیں) نصف ماہ کی تاریخ کے لئے مزید فرمایا کہ اس رات اچانک ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہوتا ہے اور چھوٹا ہونا شروع ہوتا ہے۔ اگر کوئی اس دن جماع کرے اور حمل قرار پائے تو وہ فقیر اور معمولی ہوگا۔۔۔(۷) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا خضاب لگی ہوئی حالت میں اپنی عورت سے جماع نہ کرو کیونکہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو مخنث ہوگا۔۔۔(۸) امام محمد باقرؑ نے امیر المومنینؑ سے اور آپؑ نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ جس رات سفر کا ارادہ ہو تو اس رات جماع نہ کرو، اگر لڑکا پیدا ہوگا تو وہ آنکھ کا ترچھا ہوگا۔۔۔(۹) جابر کہتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا اس حالت میں جماع نہ کرو کہ کوئی بچہ تمہیں دیکھ رہا ہو اور وہ تمہاری حالت کو سمجھتا ہو۔ اگر اس وقت کے جماع سے بچہ پیدا ہوگا تو وہ فسق و فجور میں مشہور ہوگا۔۔۔(۱۰) امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ ایک آزاد عورت کے سامنے دوسری آزاد عورت سے جماع نہ کرو لیکن اگر کنیز ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۵۔ پیاس کی کثرت اور بے چینی

ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے زیادہ پیاس لگنے اور منہ خشک رہنے کے بارے میں شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا ان چیزوں کو دو دو مثقال (9.36gms) لو۔ سقمونیا، الائچی، سنبل، شقاقل، عود بلسان، بلسان کا دانہ، نارمشک، چھلکا اترا ہوا سلیخہ (تج)، رومی گوند، عاقر قرحا اور دارچینی۔ سقمونیا کو چھوڑ کر سب کو باریک پیس لو لیکن سقمونیا کو علیحدہ پیسو اور پھر ان سب کو ملا کر معجون بنالو۔ پھر پچاسی (۸۵) مثقال اچھی قسم کی فانیذ سجزی (بتاشہ) کو لو اور آگ پر رکھ کر پگھلاؤ پھر اس میں مندرجہ بالا تمام اشیاء شہد (کف گرفتہ) میں ملادی جائیں۔ پھر اس کو مٹی کے برتن (یا شیشے) میں رکھ لے جب بھی ضرورت پڑے دو مثقال استعمال کرے۔

۶۶۔ اعضاء شکنی

ا۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے اعضا شکنی ہو اور حرارت غالب ہو تو اسے بستر کرنا چاہئے۔ پوچھا گیا کہ بستر کرنا سے کیا مراد ہے۔ فرمایا عورتوں سے جماع کرنا کہ اس سے سکون مل جاتا ہے۔

۶۷۔ مال و اولاد

ا۔ جابر ابن یزید جعفی بیان کرتے ہیں کہ بنی امیہ میں سے ایک شخص امام محمد باقرؑ کی خدمت میں آیا جو مثل آلِ فرعون مومن تھا اور آلِ محمدؐ سے محبت رکھتا تھا۔ وہ کہنے لگا یا بن رسول اللہؐ! میری کنیز اپنے مہینے میں داخل ہو گئی ہے (یعنی حاملہ ہو گئی ہے) اور میری کوئی

اولاد نہیں ہے، آپؑ دعا فرمائیں کہ مجھے اللہ ایک بیٹا عطا کرے۔ آپؑ نے فرمایا یا اللہ! اسے ایک اچھا بیٹا عطا فرما۔ پھر فرمایا کہ جب وہ اپنے مہینے (آخر مہینہ) میں داخل ہوجائے تو سورۂ قدر (انا انزلنا) کو مشک وزعفران سے لکھو اور اسے دھوکر پلا دو اور اس کی شرمگاہ پر اس کا پانی چھڑک دو اور یہ دعا پڑھو اُعِیْذُ مَوْلُوْدِیْ بِسْمِ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ وَ اَنَا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاھَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَ شُھُبًا وَ اَنَا کُنَّا نَقْعِدُ مِنْھَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ یَسْتَمِعِ الْاٰنَ یَجِدْ لَہٗ شِھَاباً رَصَدًا ۔۔۔ پھر کہو۔۔۔ بِسْمِ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اَنَا وَ اَنْتَ وَالْبَیْتُ وَمَنْ فِیْہِ وَالدَّارُ وَمَنْ فِیْھَا نَحْنُ کُلُّنَا فِیْ حِرْزِ اللّٰہِ وَ عِصْمَۃِ اللّٰہِ وَ جِیْرَانِ اللّٰہِ وَ جِوَارِ اللّٰہِ اٰمِنِیْنَ مَحْفُوْظِیْنَ ۔۔۔ پھر سورۂ فاتحہ و وحید پھر سورۂ معوذتین پڑھو اور کہو۔۔۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَا کُمْ عَبَثًا وَ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعَالَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمُ وَ مَنْ یَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَایِّ بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکَافِرُوْنَ وش قُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِزِیْنَ وَلَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرَانَ عَلٰی جَبَلٍ لَرَاَیْتَہٗ خَاشِعَۃً مُتَصَدًّا مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَ تِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِ۵ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ھُو اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِیُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَافِی السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْمُ الْحَکِیْمُ ۔۔۔ پھر یہ کہو۔ مَنْ یُّشَاقِّ اللّٰہُ وَ رَسُوْلَہٗ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ یَا بَیْتُ وَمَنْ فِیْکَ بِلَاسْمَاءِ السَّبْعَۃِ وَالْاَمْلَاکِ السَّبْعَۃِ الَّذِیْنَ یَخْتَلِفُوْنَ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَحْجُوباً عَنْ ھٰذِہِ الْمِرْاَۃِ وَ مَا فِیْ بَطْنِھَا کُلّف عَرْضٍ وَ اَحْتَلَاسٍ اَوْ لَمْسٍ اَوْ لُمْعَۃِ طَیْفٍ مَسَّ مِنْ اِنْسٍ اَوْجَانٍ .... بہتر ہے کہ دعا پڑھنے کے دوران اس شخص کا نام، اس کی بیوی، اس کی اولاد اور اس کے گھر کے لیئے نیت رہے اور میں ضمانت دیتا ہوں کہ اس کو، اس اہل وعیال اور گھر کو کوئی بھی بلا و آفت اور مصیبت نہ پہنچے گی۔

یعنی میں اللہ کے نام سے شیطان مردود کی پناہ چاہتا ہوں جو سننے اور جاننے والا ہے، میں اور تمام اور گھریں جو کوئی ہے وہ ہم سب کے سب اللہ کی پناہ اور اس کی حفاظت میں، اس کے پڑوس میں محفوظ و مامن ہیں۔ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم نے تم کو بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہمارے پاس لوٹ کرنہیں آؤ گے۔ اللہ کی ذات ان سب سے منزہ ہے، وہ حاکم ہے اور اس کے سواء کوئی لائق عبادت نہیں ہے، وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے اور جو بھی اللہ کے ساتھ دوسرے کو پکارے گا تو اسے کوئی مدد ملنے والی نہیں، اس کا حساب تو اس کے پرودگار کے پاس ہے اور کافر کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اور کہہ دوائے پروردگار! ہمیں معاف فرما اور ہم پر رحم کر اور تو ہی سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے اور اگر ہم قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تم اس کو خوف سے لرزتا اور پھٹتا ہوا دیکھ لیتے۔ یہ مثالیں ہم سب کے لیئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں۔ اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چھپی اور ظاہر چیز کا جاننے والا ہے، رحمٰن ورحیم

ہے، اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ و پاکیزہ ہے، صاحب سلامتی و امان عطا کرنیوالا و نگہبانی کرنیوالا ہے، زبردست حکم چلانے والا ہے، سب سے بڑا ہے، جن چیزوں کو لوگ شریک قرار دیتے ہیں ان سب سے پاک و منزہ ہے، وہ بنانے والا ہے، پیدا کرنیوالا ہے، صورت عطا کرنیوالا ہے، ہر اچھے نام اسی کے ہیں، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اس کی تسبیح بیان کرتا ہے اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔۔۔ اے گھر اور اس میں رہنے والو! میں تمہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے بغض رکھتے ہیں ساتوں ناموں کا اور ساتوں فرشتوں کی قسم دیتا ہوں جو آسمان و زمین کے مابین ہیں، دور رہو اس عورت اور جو اس کے پیٹ میں پوشیدہ ہے، ہر طرح کی چیز یا لمس یا چمک، انسان یا جن کے مس سے۔

۲۔ امام محمد باقرؑ سے کسی نے اپنی اولاد کی قلت کی شکایت کی اور کہا کہ کنیزوں اور آزاد عورتوں سے وہ اولاد ہونے کی کوشش کرتے ہیں مگر انھیں اولاد نصیب نہیں ہوتی اور وہ ساٹھ سال کے ہو چکے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا تم تین دن تک نماز عشاء و فجر کے فریضہ کے بعد ستر مرتبہ سُبحَانَ اللّٰهِ ستر مرتبہ اِستَغفِرُ اللّٰهِ اور پھر یہ آیت پڑھو اِستَغفِرُوا رَبَّكُم اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرسِلُ السَّمَاءَ عَلَيكُم مِّدرارًا وَ يُمدِدُكُم بِاَموَالٍ وَّ بَنِينَ ۔ (سورۂ نوحؑ۔۱۰) (یعنی تم اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو، بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے جو آسمان سے تم پر موسلا دھار پانی برساتا ہے اور مال و اولاد سے تمہاری مدد کرتا ہے)۔ پھر تیسری رات اپنی عورت سے جماع کرو، انشاء اللہ، اللہ تمہیں نیک لڑکا عنایت کرے گا۔ کہتے ہیں کہ اس نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ ایک سال کے اندر اسے ایک بچہ پیدا ہوا۔

۳۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اپنے مال اور گھر والوں کی حفاظت اس دعا کے ذریعہ کرو اور اسے نماز عشاء کے بعد پڑھو اُعِيذُ نَفسِي وَ ذُرِّيَتِي وَ اَهلِ بَيتِي وَمَالِي بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِن كُلِّ شَيطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِن كُلِّ عَينٍ لَامَّةٍ ۔ (یعنی میں اپنی جان و اولاد اہل اور اور مال کے لیئے پناہ چاہتا ہوں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ ہر شیطان اور بری نظر والے سے)۔۔۔ یہ وہ دعا ہے جسے جبرئیلؑ نے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے لیئے پڑھا تھا۔

۶۸۔ بفا (Dandruff)

۱۔ جابر جعفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے بفا کے بارے میں شکایت کی یہاں تک کہ ان کے کپڑے بہت میلے ہو جایا کرتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا اس بفا کو باریک کپڑے میں لے کر سرکہ پر اچھی طرح مارو (یا اس میں خوب ملاؤ یہاں تک کہ) کہ اس میں جھاگ آ جائے، پھر اپنے سر اور داڑھی کو اس سے خوب اچھی طرح دھوؤ۔ پھر اس میں تازہ تل کا تیل لگاؤ، پھر میل آنا بند ہو جائے گا۔

۶۹۔ قئے

۱۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا جو قئے آنے سے پہلے قئے کرلے تو ستر دواؤں سے بھی افضل ہے اور قئے ہر مرض کو بار کر دیتی ہے۔

۷۰۔ ناخن تراشنا

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص ہر جمعرات کو ناخن کاٹے گا تو اس کی آنکھ کی بیماری نہ ہوگی اور جو ہر جمعہ کو ناخن تراشتے گا تو اس کے ناخن سے ہر بیماری نکل جائے گی۔ اور فرمایا سرمہ سے بینائی بھی بڑھتی ہے اور پلکوں کے بال بھی۔۔۔ آپؑ ناخن ہر جمعرات کو تراشتے تھے اور داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع فرماتے اور پھر بائیں ہاتھ کے ناخن کاٹتے۔۔۔ نیز یہ بھی فرمایا ایسا کرنے سے آنکھ بیماری سے محفوظ رہا جاتا ہے۔

۲۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا جمعہ کے دن نماز سے قبل ناخن تراشنا بڑی بیماری کو دور کرتا ہے۔۔۔ اور فرمایا جمعرات کے دن ناخن تراشنے سے رزق بڑھتا ہے۔

۷۱۔ سفر میں امان

۱۔ داؤد الرقی بیان کرتے ہیں کہ امام موسیٰ بن جعفرؑ نے فرمایا جو آدمی حالت سفر میں ہو اور چور یا درندوں سے خوف ہو تو اسے اپنے چوپائے کی گردن کے بال پر یہ لکھنا چاہیئے لَا تَخَافُ دَرَكًا وَّ لَا تَخْشٰی۔ (طٰہٰ۔۷۷) (یعنی تم کو نہ ہی خطرہ ہے اور نہ ہی کوئی ڈر)۔۔ پس وہ الہ کی حفظ وامان میں رہے گا۔۔۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حج کے لیئے نکلا، دورانِ سفر کچھ لوگوں نے قافلہ پر ڈاکہ ڈال دیا۔ پس میں نے اپنے اونٹ کی گردن میں اس آیت کو لکھ دیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمدؐ کو نبی بنا کر بھیجا اور اپنی رسالت سے مخصوص کیا اور امیر المومنینؑ کو امامت سے سرفراز کیا، ان ڈاکوؤں میں سے کسی نے بھی مجھے نہ چھیڑا، اللہ نے ان کو میرے لیئے اندھا بنا دیا۔

۲۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جس دن چاہو سفر کرو مگر صدقہ دے دیا کرو۔

۷۲۔ حاکم کے شر سے بچاؤ

۱۔ موسیٰؑ بن جعفرؑ فرماتے ہیں کہ جب ابوالدوانیق نے امام جعفر صادقؑ کو بلایا اور قتل کا ارادہ کیا تو مدینہ کے عامل نے انھیں گرفتار کرکے اس کے پاس بھیج دیا۔ ابوالدوانیق جلد باز تھا اور آپؑ کی آمد کو تاخیر سمجھا، بہرحال جب آپ۱۲ اس کے سامنے آئے تو وہ

ہنسا اور پھر استقبال کیا اور اپنے پاس بٹھا کر کہنے لگا یابن رسولؐ اللہ! میں آپ کو قتل کرنا چاہتا تھا لیکن میں نے جب آپؑ پر نظر کی تو میرے دل میں آپؑ کی محبت پیدا ہوگئی۔ اللہ کی قسم! میں اپنے اہل بیت میں آپؑ سے زیادہ عزت والا اور محبوب کسی کو نہیں پاتا۔ لیکن یابن رسولؐ اللہ! جو بھی آپؑ کے بارے میں بات ہم تک پہنچی ہے وہ ہمیں برانگیختہ کرتی ہے اور بدگمانی پیدا کرتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا اے امیر! میں نے تم کو کبھی برُے لفظوں سے یاد نہیں کیا۔ وہ یہ سن مسکرا دیا اور کہا اللہ کی قسم! آپؑ میرے نزدیک ان سب لوگوں سے زیادہ سچے ہیں، میری مجلس آپؑ کے سامنے ہے، آپ شاداں ہوجایئے اور کسی بڑے یا چھوٹے معاملے میں مجھ سے مت ڈریئے۔ پھر اس نے آپؑ کو جانے دیا اور ہدایہ بھی دیئے۔ لیکن آپؑ نے اس کے لینے سے انکار کیا اور فرمایا اے امیر! کیا میں غنا و کفایت و خیر سے نہیں ہوں؟ اگر تم میرے ساتھ نیکی کرنا چاہتے ہو تو میرے اہل بیت میں جو لوگ پیچھے رہ گئے ہیں انھیں قتل نہ کرو۔ اس نے کہا اے یابن رسولؐ اللہ! مجھے یہ منظور ہے اور میں نے ایک لاکھ درہم دینے کا حکم دیا ہے، انھیں تسیم کر دیجئے۔ آپؑ نے فرمایا اے امیر اتم نے صلہ رحمی کی ہے۔ جب وہ اس کے پاس سے نکلے تو قریش کے ہر قبیلہ کے بوڑھے اور جوان ساتھ چل رہے تھے اور آپؑ کے ساتھ ابودالوانیق کا جاسوس بھی تھا۔ اس نے کہا یابن رسولؐ اللہ! آپؑ نے امیر کے پاس آنے میں ایک شافی نظر ڈالی اور آپؑ نے کوئی انکار یا ناگوار کا اظہار نہیں کیا سوائے مگر یہ کہ آپؑ اپنے دونوں ہونٹوں کو ہلا رہے تھے وہ کیا تھا۔ آپؑ نے فرمایا میں نے جب اسے دیکھا تو کہہ رہا تھا یَا مَنْ لَا یُضَامُ وَلَا یُرَامُ وَ بِہٖ تَوَاصَلُ لِاَرْحَامِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اکْفِنِیْ شَرَّہٗ بِحَوْلِ وَ قُوَّتِکَ ۔ (یعنی اے وہ ذات جس پر ظلم نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اس کا ادراک کیا جاسکتا ہے اور اسی ذات کی مدد سے صلحہ رحمی کی جاتی ہے۔ درود نازل فرما محمدؐ اور ان کی آلؑ پر، اور اپنی قوت کے ذریعہ اس کے شر سے (میری حمایت میں) میرے لیئے کافی ہوجا)۔۔۔ آپؑ نے فرمایا یہ جو تم نے مجھ سے سنا، اس سے زیادہ میں نے نہ کہا۔ یہ سن کر جاسوس ابوالدوانیق کے پاس گیا اور اس کی خبر کردی۔ اس نے کہا اللہ کی قسم! وہ جو پڑھے ابھی پورا بھی نہ ہوا تھا کہ میرے دل سے ان کا کینہ اور شر جاتا رہا۔

۴۳۔ چور سے حفاظت

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا اور اس دعا کو بعد نماز عشاء پڑھے گا تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ اسے کوئی بھی چور چاہے رات میں ہو یا دن میں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ پس عشاء کی نماز کے بعد یہ پڑھو۔ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَ اَعُوْذف بِمَغْفِرَۃِ اللّٰہِ وَ اَعُوْذُ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ وَ اَعُوْذُ بِسُلْطَانِ اللّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ الَّذِیْ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ اَعُوْذُبِکَرَمِ اللّٰہِ وَ اَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَ شَیْطَانٍ مَرِیْدٍ وَ کُلِّ مُغْتَالٍ وَ سَارِقٍ وَ عَارِضٍ وَ مِنْ شَرِّ السَّامَّۃِ وَالْھَامَّۃِ وَالْعَامَّۃِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّۃٍ صَغِیْرَۃٍ وَ کَبِیْرَۃٍ بِلَیْلٍ وَ نَھَارٍ وَ مِنْ شَرِّ فُسَّاقِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَ

فُجَّارِهِمْ وَ مِنْ شَرِّ فَسَقَهِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّىْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّىْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ . (یعنی میں اللہ کی عزت وقدرت کی، اوراس کی مغفرت ورحمت کی پناہ مانگتا ہوں کہ اس کی قدرت ہر چیز پر جاری ہے۔ اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کرم کی اس حضور کی کہ ہر مردود وشیطان کے شر سے اور ہر مضر اور چور سے چاہے وہ جس طرح عارض ہو اور ہر آنیوالے کے شر سے چاہے وہ زہریلے جانوروں کا ہو یا عام ہو اور ہر چوپائے کے شر سے، چاہے وہ بڑا ہو یا چھوٹا، رات میں ظاہر ہو یا دن میں اور عرب وعجم کے فاسقوں اور فاجروں سے، اور فاسق جن وانس کے شر سے کہ ان سب کی پیشانی کو اللہ نے پکڑ رکھا ہے۔ بیشک میرا پروردگار راہِ مستقیم پر ہے)۔

۷۴۔سمندروں کی ہوا سے پناہ

ا۔ علی بن عیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰؑ بن جعفرؑ کے سامنے سمندر کی ہوا کی شکایت کی۔آپؑ نے فرمایا سجدہ کی حالت میں یہ پڑھو یَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَبُّ الْاَرْبَابِ يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ يَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا مَلِكَ الْمُلُوْكِ اِشْفِنِىْ بِشَافِيْكَ مِنْ هٰذَا الدَّاءِ وَ اَصْرِفْهُ عَنِّىْ فَاِنِّىْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ اَتَقَلَّبُ فِىْ قَبْضَتِكَ . (یعنی اے اللہ!اے رحمٰن!اے رب الارباب!اے سرداروں کے سردار!اے معبودوں کے معبود!اے ملکوں کے مالک!اے بادشاہوں کے بادشاہ! مجھے اپنی شفاء کے ذریعہ اس بیماری سے شفا دے اور اس بیماری کو دور فرما، میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیرے ہی قبضہ میں منقلب ہوں)۔۔۔۔وہ بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اللہ کی جس نے انھیں عہدۂ امامت سے سرفراز کیا ہے، میں نے صرف ایک بار سجدہ میں دعا کی، اس کے بعد کبھی بھی مجھے اس سمندر کی ہوا سے تکلیف نہیں ہوئی

۷۵۔وزن بڑھانا یا گھٹانا

ا۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اگر تم گوشت بڑھانا (یعنی موٹا ہونا) چاہو تو حمام میں کھانے کے بعد جاؤ اور تم چاہتے ہو کہ گوشت کم ہو (یعنی دبلا ہونا چاہو) تو نہار منہ حمام کرو۔

۷۶۔کنگھی کرنا

ا۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا دونوں رخساروں میں کنگھی کرنا داڑھ کو مضبوط کرتا ہے، داڑھی میں کنگھی کرنے سے وبا جاتی رہتی ہے، اور بالوں میں کنگھی کرنے سے سینے کے وسوسے جاتے ہیں، دونوں ابروں میں کنگھی کرنے سے جذام سے حفاظت ہوتی ہے اور سر میں کنگھی کرنا بلغم کا دافع ہے۔

۷۷۔ماں کی دعا بیٹے کے حق میں

۱۔ الارقط، جو امام جعفر صادقؑ کے بھانجے تھے، بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں شدید بیمار ہوا تو میں نے اپنی والدہ کو اپنے ماموں (امام جعفر صادقؑ) کی خدمت میں بھیجا کہ انھیں بلا لائیں۔ آپؑ تشریف لائے تو میری والدہ گھر کے دروازے سے ہائے نوجوان (ہائے میرے بیٹے) کہتے ہوئے نکل پڑیں۔ میرے ماموں (امامؑ) نے انھیں دیکھ لیا اور کہا کہ تم اپنے کپڑے سمیٹ کر گھر کی چھت پر چلی جاؤ اور اپنے سر کو کھول دو تا کہ بال آسمان کی طرف ہو جائیں اور پھر یہ کہو رَبِّ اَنْتَ اَعْطَیْتَنِیْهِ وَ اَنْتَ وَھَبْتَهٗ لِیْ اَللّٰھُمَّ فَجْعَلْ هِبَتَکَ الْیَوْمَ جَدِیْدَةً اِنَّکَ قَادِرٌ مُقْتَدِرٌ ۔(یعنی اے میرے پروردگار! تو نے ہی اسے دیا ہے اور تو نے ہی اسے عطا کیا ہے، اے اللہ! آج تو اپنی نوازش کو پھر نئے وجدید کردے کہ تو اس پر قدرت رکھتا ہے) پھر فرمایا سجدہ کرو اور تمہارا سجدہ سے سر اُٹھاتے تمہارا بیٹا صحیح وصحت مند ہو جائے گا۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پس ایک گھنٹے بعد میں اپنے ماموں (امامؑ) کے ساتھ مسجد چلا گیا۔

۷۸۔حالت نزع اور میت

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ایک شخص رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرا بھائی تین دن سے حالت نزع میں ہے اور شدید تکلیف میں مبتلا ہے۔ پس آپؐ اللہ سے دعا فرمائیں۔ آپؐ نے اس کے لیئے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس پر عالم سکرات کی منزل کو آسان کر۔ پھر حکم دیا کہ اسے وہاں سے لٹادو جہاں وہ نماز پڑھتا تھا کہ اللہ اس کے لیے موت میں تاخیر ہو تو اس کی شدت کو آسان کردے گا اور اگر وقت آ گیا ہو تو آسانی موت ہو جائے گی۔

۲۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب تم لوگ کسی مریض کی موت کے وقت پہنچو تو کلمہ توحید کی تلقین کرو کہ اس کے دل میں رعب داخل ہو، اگر وہ حق پر قائم رہتے ہوئے مرے گا تو نجات پا جائے گا۔

۳۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ جب اپنے اہل میں سے کسی کے پاس وقت موت حاضر ہوتے واس سے فرماتے کہ یہ پڑھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا فِیْهِنَّ وَما تَحْتَهُنَّ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ . (یعنی اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو بلند و بزرگ اور بردبار و کریم اور پاک ومنزہ ہے اور اللہ ساتوں آسمانوں زمین اور جوان کے درمیان اوران کے نیچے یا اوپر ہے ان سب کا پروردگار ہے، اور وہ عرش عظیم کا بھی رب ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے)۔۔۔ جب مریض یہ پڑھ لے تو اس سے کہو کہ جاؤ اب کوئی پریشانی نہیں ہے۔

۴۔ رسولؐ اللہ ایک شخص کے پاس پہنچے جو حالت نزع میں تھا۔ آپؐ نے اس سے فرمایا پڑھو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی الْکَبِیرَ مِنْ مَعْصِیَتِیْ وَ قْبَلْ مِنِّیْ الْیَسِیْرَ مِنْ طَاعَتِیْ ۔(یعنی جو مجھ سے نافرمانیاں ہوئی ہیں اسے بخش دے اور مری کمتر اطاعت کو قبول فرمالے)

۵۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب کسی مومن کی موت آتی ہے تو وہ دائیں اور بائیں دیکھتا ہے اور وہ کسی کو نہیں پاتا مگر یہ کہ جس کا سر آسمان کی طرف اٹھا ہو۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے اے میرے بندے اور دوست! تو کس کی طرف مڑمڑ کر دیکھتا ہے، کیا کوئی رشتہ دار یا قرابت دار کو ڈھونڈتا ہے؟ کوئی ہے جو مجھ سے زیادہ قریب ہے؟ قسم ہے میرے عزت وجلال کی کہ اگر میں یہ تیری گرہ کھول دوں (اس راز پر سے پردہ اٹھادوں) تو اپنا فرمانبردار بنادوں ۔ اور اگر تیری روح قبض کرلوں تو اپنی کرامت اور تیرے اولیاء کے پڑوس میں لے آوں۔

۶۔ ابوجعفرؑ (امام محمد باقرؑ) نے فرمایا جب تم کسی ایسے مریض کے پاس جاؤ جو نزع کی حالت میں ہو تو اس سے کہو کہ یہ دعا سات بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اسکی شدت کو ہلکا کردے گا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ الْکَرِیْمِ مِنْ کُلِّ عِرْقٍ نَفَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّار ---۔ پھر اسے سات بار یہ کلمات فرج پڑھنے کے لیئے کہو۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبعِ وَ رَبِّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَمَا تَحْتَھُنَّ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ۔ پھر اسے وہاں پہنچا دو جہاں نماز پڑھتا تھا۔ پس اس کے لیئے انشاءاللہ آسانی ہوجائے گی۔

۷۹۔ جامع نسخے

ا۔ دواء عجیب جو پیٹ کے ورم، معدہ کی تکلیف، بلغم ختم کرنے، مثانہ کی پتھری کو گھلانے اور کمر کے درد کے لیئے نافع: اہلیلج اسود (ہڑ سیاہ یا چھوٹی ہڑ)، بلیلج، املج (آملہ) لو، کور (کرنب)، کالی مرچ، دارچینی، ادرک، شقاقل، وج (بچھ Calamus)، اسارون (سگند بالا)، خولنجان یہ سب برابر مقدر میں لے کر باریک پیس لو اور تازہ گائے کے گھی میں خوب ملا لو پھر دوگنا صاف کیئے ہوئے (کف گرفتہ) شہد میں ملالو اور پھر اسے تھوڑا تھوڑا اسعمال کرو۔

۲۔ جامع دوا از امام رضاؑ (سانپ یا بچھو کاٹنے پر): عبداللہ ابن عباس بن المفضل بیان کرتے ہیں کہ مجھے بچھو نے کاٹ لیا اور ایسے لگا کہ اس کی تکلیف میں میرے پیٹ تک پہنچ جائے گی۔ ان کے فرزند ابوالحسن عسکریؑ کی خدمت میں پہنچے جو ان کے پڑوس میں تھے اور اس کیا طلاع دی آپؐ نے فرمایا اسے امام رضاؑ کی دوا پلاؤ۔ انھوں نے کہا کہ وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ آپؐ نے

فرمایا سنبل، زعفران، قاقلہ (الائچی)، عاقر قرحا، خربق ابیض • (خربق، قاتل الکلب، ایک قسم کی جڑ)، بنج (اجوائن خراسنی)، فلفل ابیض (سفید مرچ) سب برابر مقدار میں لو اور ابرفیون (فرفیون) کو باریک پیسکر چھان لو، ان سب کا حریرہ (نرم غذا) بنالو اور اس میں دوگنا بغیر جھاگ والا شہد ملالو۔ پھر اس کو سانپ یا بچھو کاٹنے والے کو پلاؤ۔ وہ فوراً ٹھیک ہو جائے گا۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور فوراً آرام ہو گیا۔

پیٹ کے ریاحی درد کے لیئے: ابوجعفرؑ بن علیؑ بن موسیٰؑ سے فضل بن میمون نے کہا یا بن رسولؐ اللہ! میں ریاح کی وجہ سے پیٹ میں سخت تکلیف محسوس کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا امام رضا۲ کی جامع دوا کو تھوڑے سے زعفران کے ساتھ لو اور اسے تکلیف کے مقام اور اس کے اطراف لگاو۔ ان کو ایک ہی بار کے استعمال سے آرام ہوگا۔

فالج اور لقوہ کی دوا: صالح بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں امام رضاؑ کے سامنے اپنی بیوی کے فلاج کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا میرے والد کی جامع دوا سے ایک گولی مرزنجوش کے پانی کے ساتھ ناک کے ذریعہ استعمال کرو، انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

معدہ میں ٹھنڈک اوا ختلاج قلب کے لیئے: عبداللہ بن عثمان بیان کرتے ہیں ہ میں ابوجعفر محمدؑ بن علیؑ (امام محمد تقیؑ) کی خدمت میں اپنے معدہ کی ٹھنڈک اور اختلاج قلب کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا میرے والد کی دوا جامع ہے کمون (زیرہ) کے گرم پانی کے ساتھ پلایا جائے، انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

تلی کی تکلیف کی دواء: مخلد نے امام علی رضاؑ کی خدمت میں تلی کی تکلیف کی شکایت کی اور کہا کہ اس درد کی وجہ سے میں رات میں نہیں سو سکتا ہوں۔ انھوں نے کہا دوا جامع کو ٹھنڈے پانی اور سرکہ کے ساتھ استعمال کرو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا تو سکون مل گیا۔

پہلو کا درد: محمد بن سلیمان امام علی رضاؑ سے اہل بیتؑ کا علم حاصل کیا کرتے تھے، انھوں نے امام علی رضاؑ کی خدمت میں اپنے دائیں بائیں پہلو کے درد کی شکایت کی انھوں نے کہا دوا جامع کو دائیں پہلو کے لیئے خوب پکے ہوئے کمون (زیرہ) کے پانی کے ساتھ استعمال کرو اور بائیں پہلو کے لیئے خوب پکے ہوئے اجوائن کی جڑ کے پانی کے ساتھ استعمال کرو۔۔۔ بقدر ایک گولی۔

پیٹ کی تکلیف: احمد بن اسحٰق جو اصحاب امام علی رضاؑ سے تھے، عرض کیا میرے والد تین دن سے پیٹ کی تکلیف (کثرت اجابت) میں مبتلا ہیں۔ آپؑ نے فرمایا دوا جامع کو آس (ایک قسم کا درخت) کے پانی سے پلاؤ، وہ فوراً ٹھیک ہو جائیں گے۔

پتھری کے لیئے: محمد بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں ابوجعفر محمدؑ بن علیؑ (امام محمد باقرؑ) سے پتھری کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا دوا جامع کو پکے ہوئے سذاب کے پانی کے ساتھ یا مولی کے پانی کیساتھ استعمال کرو۔ میں نے سذاب کے پانی سے پیا تو یہ تکلیف آج تک نہیں ہوئی۔

۳۔ یہ دوا شافیہ: ائمہ علیہم السلام نے یہ دوا اپنے دوستوں کی بتای ہے اور جس کا نام شافیہ رکھا ہے۔ یہ دوا جامعہ کے برعکس ہے کہ وہ پرانے اور نئے فالج کے لیئے تھی اور یہ دوا پرانی اور نئی طاقت، نئے اور پرانے پھوڑے، پرانی اور نئی کھانسی، قبض کا نٹے والی ہوا، آنکھ و

گردن کے درد ورنج کے لیئے ، دونوں پاؤں کے درد، معدہ کی کمزوری، اور اس ہوا (ارواح) کے لیئے ہے جو بچوں کو لگ جاتی ہے، پیٹ میں پیلا پانی (یرقان) کے ہو جانے ، جذام، کڑواہٹ اور بلغم اور اس شخص کے لیئے جسے سانپ یا بچھو کاٹ لے۔

جبرئیلؑ موسیٰ ابن عمرانؑ کے پاس اس وقت لے کر آئے جب فرعون نے بنی اسرئیل کو زہر دینے کا ارادہ کیا تھا جبکہ ان کے لیئے اتوار (چھٹی یا عید کا دن منایا جارہا تھا۔ فرعون نے زہر تیار کروا کر بنی اسرائیل کے لیئے بہت سے دسترخوان لگوایا اور پھر زہر کو کھانوں میں چھوڑ دیا۔ موسیٰ بنی اسرائیلؑ کو لے کر دعوت میں جانے کے لیئے نکلے جن کی تعداد چھ لاکھ تھی ۔ پھر موسیٰؑ مہمان خانے کے پاس ٹھہر گئے اور عورتوں اور بچوں کو واپس کر دیا اور یہ کہہ کر وہاں سے چلے گئے کہ جب تک میں واپس نہ آ ؤں تم لوگ نہ کھانا کھاو اور نہ ہی پانی پیئو۔ موسیٰؑ ایک دوا لے کر واپس آئے اور سوئی کے ناکے کے برابر ان کو پلانے لگے۔ اس دوران انھیں معلوم ہوا کہ وہ لوگ ان کے حکم کی مخالفت کر رہے ہیں اور فرعون کے کھانے میں شریک ہو رہے ہیں۔ وہ لوگ آگے بڑھ گئے اور دسترخوان کو دیکھا تو لپک کر کھانے کو ہاتھ لگا دیا۔ اس سے قبل فرعون نے موسیٰؑ وہارونؑ ویوشعؑ بن نون اور بنی اسرائیل کے بڑے لوگوں کے لئے الگ خصوصی دسترخوان بچھوایا تھا۔ فرعون نے کہا کہ میں نے عز کر رکھا ہے کپ آپ لوگوں کی خدمت میں خود انجام دوں گا یا میری حکومت کے بڑے لوگ انجام دیں گے۔ پس لوگ اتنا کھائے کہ گھبرا گئے اور فرعون بار بار کھانے میں زہر چھوڑ تا رہا۔ جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو موسیٰؑ اپنے ساتھیں کے ساتھ نکلے۔ موسیٰؑ نے فرعون سے کہا کہ ہم نے عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے اور ہم ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرعون نے کہا کہ ان کے لیئے کھانا دوبارہ لایا جائے گا اور ہم ان کی ویسی ہی عزت کریں گے جیسا کہ آپ کے ساتھیوں کی کی تھی ۔ چنانچہ وہ لوگ بھی آ گئے اور فرعون نے ان کو بھی کھلایا۔ پھر موسیٰؑ اپنے خیمے میں چلے گئے ۔ فرعون اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تم نے کیا خیال کیا؟ کیا موسیٰؑ اور ہارون نے ہم پر جادو کر دیا تھا اور جادو کے ذریعہ یہ دکھا رہے تھےک ہمارا کھانا کھا رہے ہیں لیکن انھوں نے ہمارا کھانا بالکل نہیں کھایا اور چلے گئے ۔ اس لیئے آج کی طرح کل کے کھانے پر جس طرح بھی ہو سکے اور جسے بھی ہو سکے جمع کرو تا کہ وہ لوگ چلے نہ جائیں۔ اور فرعون نے یہ حکم بھی دے رکھا تھا کہ اس کے خاص لوگوں کے لیئے الگ کھانا رکھا جائے اور اس میں زہر نہ ملایا جاے۔ چنانچہ اس کے آدمی دسترخوان پر بیٹھے مگر ان میں سے بعض نے کھایا اور بعض نے نہیں کھایا اور جس نے بھی کھایا وہ سب ہلاک ہو گئے ۔ اس طرح فرعون کے ستر ہزار مرد اور ایک لاکھ ساٹھ ہزار عورتیں ہلاک ہوئے، جانوروں اور کتوں کو چھوڑ کر۔ موسیٰؑ کے ساتھی اس پر تعجب کر رہے تھے۔ انھیں نہیں معلوم تھا کہ اللہ نے موسیٰؑ کو حکم دیا تھا کہ اپنے ساتھیوں کو وہ دوا پلا دو جس کا نام شافیہ ہے۔ پھر اللہنے جبرئیلؑ کے ذریعہ اپنے رسول موسیٰؑ پر اس کا نسخہ نازل فرمایا ۔ وہ دوا یہ ہے۔

تھوڑا سا چھلکے والا لہسن اور پھر اسے توڑ ڈالو مگر بہت بارک نہ کرو۔ پھر اسے ایک برتن یا ہانڈی میں رکھ کر اس کے نیچے ہلکی آگ جلاؤ۔ پھر اس کے اوپر اتنا گائے کا گھی ڈالو کہ اسے پھیلا دے۔ ہلکی آگ پر اسے پکاتے رہو یہاں تک کہ گھی اس میں جذب

ہو جائے۔ پھراس میں تھوڑا تھوڑا گھی مزید ڈالتے رہو یہاں تک کہ لہسن گھی کو جذب کرنا چھوڑ دے۔ پھراس کے اوپر تھوڑا تھوڑا دودھ ڈالتے رہو اور اس کیساتھ بھی ایسا ہی کرو جیسا کہ گھی کے ساتھ کیا تھا یہاں تک کہ دودھ بھی جذب ہونا بند ہو جائے۔ یہ دودھ اور گھی نئی گائے کا ہو۔ پھر شہد ڈالو اور اسی طرح پکاؤ جس طرح گھی اور دودکیس اتھ کیا تھا۔ پھر دس درہم (31.2gms) حب السودا (کلونجی) لے کر اسے خوب باریک کرلو لیکن اس کو چھانو نہیں۔ پھر پانچ پانچ درہم (15.6gms) کالی مرچ اور مرزنجوش (سمسق، مرزنگوش یا دونامرا) لے کر باریک کرلو۔ پھران سب کو اس لہسن والی دوا میں ڈال کر پکاؤ۔ پھر ایک برتن میں تھوڑا سا گھی لیپ لگا کر اس دوا کو نکال لو اور اسے جَو یا رکھ میں چالیس دن تک رکھ چھوڑو (یا گاڑ دو)۔ یہ دوا جس قدر پرانی ہو گی اتنی ہی اچھی ہو گی۔ پھر مریض کو جب شدید تکلیف ہو چنے کے دانے کے برابر کھلاؤ۔

جب یہ دوا ایک مہینہ کی ہو جائے تو داڑھ کی تکلیف مں ی فائدہ دے گی۔ اور اسی طرح بلغمی شکایت میں آدھے اخروٹ کے برابر نار منہ کھائے۔ جب یہ دوا دو مہینے کہ ہو جائے تو بخار میں آدھے اخروٹ کے برابر سوتے وقت استعمال کرے اور نہار منہ یہ دوا ہاضمہ اور آنکھ کی بیماری میں بھی مفید ہو گی۔ جب یہ تین ماہ کہ ہو جائے تو صفرا، صفراوی بیماریوں اور جلے ہوئے بلغم کے لیئے مفید ہے۔ جب یہ دوا چار ماہ کی ہو جائے آنکھوں میں تاریکی و تنفس کی شکایت کے لیئے رات میں سوتے وقت کھائے۔۔۔ جب یہ دوا پانچ ماہ کی ہو جائے بنفشہ کے تیل میں آدھے دال کے دانہ کے برابر ملا کر دردسر والا ناک میں استعمال کرے۔۔۔ جب یہ دوا چھ ماہ کی ہو جائے تو آدھے درد ِسر والا ایک دانہ دوا و بنفشہ کے تیل میں میں ملا کر ناک ک اس نتھنے میں صب نہار منہ استعمال کرے جدھر درد ہے۔۔۔ جب یہ دوا سات ماہ کی ہو جائے تو اس کے لیئے فائدہ مند ہے جس کے کان میں کوئی چیز گھس جائے، صبح اٹھ کر اس کان میں ڈالے۔ جب یہ دوا آٹھ ماہ کی ہو جائے تو ایسے مریض کے لیئے جسے (شفاء نہ ہوتی ہو اور) موت کا ڈر ہو تو صبح نہار منہ پانی کے ساتھ استعمال کرے اور کوئی تیل بھی لگا لے۔۔۔ جب یہ دوا نو ماہ کی ہو جائے تو آنکھوں کو چکا چوند ہونے، زیادہ نیند آنے، نیند میں ڈرنے اور کوئی خوف لاحق ہو جانے وغیرہ کے لیئے مولی کے بیج کے تیل کے ساتھ استعمال کرے۔۔۔۔ جب یہ دوا دس ماہ کی ہو جائے تو پھوڑا، اندرونی بخار اور عقل کے فطور کے لیئے دال کے برابر سرکہ کے ساتھ سونے کے وقت خالی پیٹ پی لی جائے۔ جب یہ دوا گیارہ ماہ کی ہو جائے تو سودا (سوداوی امراض) جس کی وجہ سے گھبراہٹ اور وسوسہ ہونے لگتا ہے مفید ہے اور اسے چنے کے دانہ کے برابر گلاب کے تیل کے ساتھ سوتے وقت پی لے۔۔۔ جب یہ دوا بارہ ماہ کی ہو جائے تو نے اور پرانے فلاج کے لیئے ایک چنے کے دانے کے برابر پانی کے ساتھ استعمال کی جائے اور دونوں پیروں کو سوتے وقت تیل و نمک سے مالش کی جائے۔ یہ دوا دایہ کے لیئے بھی مفید ہے اور سرکہ، دودھ، سبزی اور مچھلی سے پرہیز کیا جائے۔

جب یہ دوا تیرہ ماہ کی ہو جائے تو وہ پھڑوے، بلا وجہ ہنسنے اور داڑھی کے کھیلنے میں مفید ہے۔ چنے کے دانہ کے برابر سداب کے پانی میں ملا کر رات کے پہلے حصے میں پی لیا جائے۔۔۔۔ جب یہ دوا چودہ ماہ کی ہو جائے تو ہر طرح کے زہر کے لیئے مفید ہے۔

باندجان کا بیج لے کر باریک کرلیا جائے پھر آگ پر کھولا کر صاف کرلیں اور یہ دوا ایک دانہ چنے کے برابر اس پانی کے ساتھ ایک یا دو یا تین یا چار مرتبہ پی لیا جائے۔ اسے سحر کے وقت بھی پی سکتے ہیں۔۔۔۔ جب یہ دوا چودہ ماہ کی ہوجائے تو جادو و آسیبی و ارواحی اثرات کے لیئے مفید ہے۔ آدھا چمچہ اسد دوا کا کھجور کے ساتھ کھولا (پکا) لیں اور سوتے وقت پی لیں مگر رات و دن میں کھائے بغیر (خالی پیٹ) استعمال نہ کریں۔۔۔ جب یہ دوا سولہ ماہ کی ہوجئے تو آدھی دال کے برابر اس بارش کے پانی میں ملا کر جو اسی دن یا رات کا ہو پرانے یا نئے اندھے کی آنکھ میں صبح و شام سوت وقت مثل سرمہ لگایا جائے، اگر ٹھیک نہ ہو تو آٹھ دن لگایا جائے۔۔۔ جب یہ دوا ستر ماہ کی ہوجائے تو جذام کے لیئے مفید ہے۔ گائے کے پائے کے روغن کے ساتھ تھوڑی سی مقدار میں سوتے وقت خالی پیٹ استعمال کی جائے اور اس میں ایک دانہ کے برابر جسم پر خوب ملا جائے اور تھوڑی سی یہ دوا زیتون یا گلاب کا تیل ملا کر دن کے آخری حصہ میں ناک میں بھی ڈالی جائے۔۔۔ جب یہ دوا اٹھارہ ماہ کی ہوجائے تو جسم پر سفید داغ کے لیئے مفید ہے کہ اس جگہ لگایا جائے اور چنے کے بقدر دوا لے کر روغن بادام یا صنوبر کے ساتھ کے پلایا جائے اور اسی روغن کو ناک میں بھی ڈالا جاے اور نمک کے ساتھ ملا کر جسم (کے دھبوں) پر ملا جائے۔

جب یہ دوا انیس ماہ کی ہوجائے تو بھول، نسیان، خشک بلغم، پرانے اور نے بخار کے لیئے میٹھے انار کے دانہ کا رس نکال لیں اور ایک دانہ کے بقدر حنزل (اندران) لے اور نہار منہ گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔۔۔ جب یہ دوا بیس ماہ کی ہوجائے تو بہرہ پن کے لیئے مفید ہے۔ کندر کے پانی کو چھان اس میں دوا ملا کر کان میں ڈالا جائے اور بچی ہوئی دوا کو اس کے اوپر بہا دیا جائے۔ اور جس کی طبعیت بھاری ہو اور زبان لمبی ہونے لگے تو کھٹے انگور کا دانہ لے کر اس دوا کے ساتھ پلائی جائے تو مفید ہے۔

آپؑ نے فرمایا ان دواؤں کی بیان کردہ شکل اور مقدار کے خلاف نہ استعمال کیا جائے کیونکہ بصورت دیگر مفید نہ ہوں گی۔

۸۰۔ سرکش چوپایہ

ا۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ وہ ایک سفر میں تھے کہ ایک آدمی کو غمزدہ دیکھا۔ آپؑ نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوگیا ہے؟ اس نے کہا کہ میرا چوپایہ سرکش ہے۔ آپؑ نے فرمایا تم پر افسس ہے (جو یہ نہیں جانتے)، اس آیت کو اس کے کان میں پڑھو۔ اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا خَلَقۡنَا لَهُمۡ مِمَّا عَمِلَتۡ اَیۡدِیۡنَا اَنۡعَاماً فَهُمۡ لَهَا مَالِكُوۡنَ . وَ ذَلَّلۡنَـٰهَا لَهُمۡ فَمِنۡهَا رَكُوۡبُهُوۡمۡ وَمِنۡهَا یَاۡكُلُوۡنَ ۔ (یٰسین ۔۷۱) (یعنی کیا وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ جو چوپائے ہم نے اپنی قدرت سے بنائے ہیں ان کے نفع کے لیئے پیدا کیئے ہیں، پس وہ (اس وقت) ان کے مالک بنے ہوئے ہیں اور ہم ہی نے ان چوپایوں کو ان کا مطیع کردیا ہے کہ امیں سے بعض تو ان کی سواریاں ہیں اور ان میں سے بعض کو وہ دکھاتے ہیں۔

۸۱۔جانور کی پیدائش

۱۔ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ شریف النسل گھوڑے کا بچہ پیدا ہونے کے وقت یہ دعا ہرن کی جھلی پر لکھو اور اس کی کوکھ پر لٹکا دو اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ وَ کَاشِفَ الْغَمِّ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَ رَحِیْمَھُمَا اِرْحَمْ فلان بن فلانۃ صاحب الْفَرَسِ رَحْمَۃً تُغْنِیْہِ عَنْ رَحْمَۃِ مِنْ سِوَاکَ وَ فَرِّجْ ھَمَّھق وَ غَمَّہٗ وَ نَفِّقْ کُرْبَتَہٗ وَ سَلِّمْ فَرَسَہٗ وَ یَسِّرْ عَلَیْھَا وِلَادَتَھَا ۔(یعنی اے اللہ! جو حزن وغم کو دور کرنیوالا اور دنیا و آخرت میں رحمٰن ورحیم ہے، فلاں ابن فلاں نہ گھوڑے کے مالک پر ایسی رحمت فرما جو تیرے علاوہ دوسرے کے رحم سے بے نیاز کردے اور اس کے غم کو دور کردے اور اس کی پریشانی کا ازالہ فرما اور اس کے گھوڑے کو سلامتی عطا کرا اور اس پر اس کی ولادت کو آسان کر)۔

عیسیٰؑ ابن مریمؑ و یحییٰ ابن ذکریا ایک قوم کی طرف نکلے تو انھیں ایک وحشی جانور کی آواز سنائی دی۔عیسیٰؑ نے فرمایا تعجب ہے، یہ کیسی آواز ہے؟ یحیٰؑ نے فرمایا یہ ایک ایسے وحشی جانور کی آواز ہے جو بچہ جن رہا ہے۔عیسیٰؑ نے فرمایا اللہ کے حکم سے آرام سے اترو۔

۸۲۔تعویذات

جائز تعویذات:

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا نظر لگنے، بخار اور داڑھ کی تکلیف او ہر زہر والی چیز می دعا و تعویذ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ آدمی جو کچھ پڑھے اس (کی صحت وسند) کو جانے اور اس کی تعویذ میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جسے وہ جانتا نہ ہو۔

۲۔ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ بچھو و سانپ سے اور پاگل پن اور سحر زدہ کی تعویذ کے بارے میں سوال کیا۔آپؑ نے فرمایا اے ابن سنان! جب دعا و تعویذ قرآن سے لی گی ہو اور جسے قرآن شفا نہ دے تو اللہ اسے شفا نہ دے گا ۔کیا قرآن میں اللہ نے یہ نہیں فرمایا ہے قرآن کی بعض آیات کو مومنین کے لیئے شفا و رحمت بنا کر نازل کیا ہے اور کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا ہے اگر ہم قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تم دیکھتے کہ وہ خوف سے پھٹ جاتا۔تم ہم سے پوچھو، ہم ہر مرض کے لیئے قرآن سے علاج بتائیں گے۔

۳۔ زرارہ بن اعین نے امام محمد باقرؑ سے ایک مریض کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اس پر کچھ قرآن سے تعویذ بنا کر گلے میں ڈالی جائیں؟ آپؑ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ قرآن کی بہت سی آیتیں فادہ پہنچاتی ہیں۔

۴۔ امام محمد باقرؑ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جسے کوئی بیماری ہو اور اس کو قرآن لکھ کر لٹکایا جائے یا لکھ کر پلایا جائے؟ آپؑ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بچہ اور عورت کے لیئے تعویذ کا استعمال کرنا جائز ہے۔

۶۔ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ یا بن رسولؐ اللہ! کیا قرآن سے تعویذ بنا کر ہم اپنے بچوں اور عورتوں کے لیئے استعمال کرسکتے

ہیں۔ آپؑ نے فرمایا عورت جب حائضہ ہو تو چمڑے میں پہن سکتی ہے ورنہ نہیں۔ لیکن مرد اور بچہ کے لیئے کوئی حرج نہیں، مرد اگرچہ جُنب ہو۔

بعض تعویذات شرک ہیں:

۱۔ محمد بن مسلم نے امام محمد باقرؑ سے پوچھا کیا یہ تعویذیں ہم استعمال کریں؟ آپ نے فرمایا جو قرآن میں ہوں (وہ استعمال کریں) کیونکہ حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے بہت سی تعویذیں اور جھاڑ پھونک شرک ہیں۔

۲۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بہت سی تعویذیں شرک ہیں اور ان کا استعمال جائز نہیں۔

۸۳۔ داغنہ، حقنہ، فصد

۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بہترین دوا جس سے تم علاج کرو وہ حجامت (فصد کھلوانا)، ناک میں دوا ڈالنا، غسل کرنا اور حقنہ ہے

۲۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا دوا در حقیقت چار ہیں۔ حجامت، طلاء کرنا، قئے کرنا اور حقنہ

۳۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا عرب کی طب میں تین چیزیں اہم ہیں، حجامت، حقنہ اور داغنا۔۔۔ دوسری حدیث میں پانچ چیزیں بتائی گئی ہیں۔ حجامت، حقنہ، غسل کرنا، ناک میں دوا ڈالنا اور قئے، آخری علاج داغنا ہے۔۔ امام محمد باقرؑ نے سات چیزیں علاج کے لیئے بتائیں۔ حجامت، حقنہ، غسل کرنا، ناک میں دوا ڈالنا، قئے، شہد کا شربت اور آخری دوا داغنا ہے۔ شاید اس میں نورہ کا بھی اضافہ ہے۔

۴۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا انبیاءؑ کا علاج فصد کھلوانا، نورہ اور سعوط (ناک میں دوا ڈالنا) رہا ہے۔

۵۔ حجامت (خون نکالنے کے لیئے فصد کھلوانا) کے وقت کی دعاء: امام محمد باقرؑ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا جب تم حجامت کرواؤ تو خون نکلنے کے بعد اور بند ہونے سے پہلے کہو بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ الۡكَرِيۡمِ مِنَ الۡعَيۡنِ فِی الدَّمِ وَ مِنۡ كُلِّ سُوۡءٍ فِیۡ حَجَامَتِیۡ هٰذِهٖ (یعنی میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں خون میں نظر لگنے سے اور میرے اس حجامت کروانے میں ہ خرابی سے) پھر آپؑ نے فرمایا کیا تمہیں پتہ ہے کہ جب یہ پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی پیروی ہوگی۔ وَلَوۡ كُنۡتُ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ لَا سۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ الۡخَيۡرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوۡٓءُ (یعنی اور اگر میں عیب جانتا ہوتا تو بہت سی خیر و خوبیاں جمع کر لیتا اور کوئی خرابی (فقیری یا تنگی) تو مجھ کو چھو بھی نہیں سکتی) اور اللہ نے فرمایا وَلَقَدۡ هَمَّتۡ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّاٰ بُرۡهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصۡرِفَ عَنۡهُ السُّوۡٓءَ وَ الۡفَحۡشَآءَ (یعنی اور ضرور اس نے (زلیخا) نے اُن (یوسفؑ) سے بدی کا ارادہ کیا تھا اور وہ بھی ایسا ہی ارادہ کرتے اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیئے ہوتے اور یہ اس لیئے کہ ہم نے اُن (یوسفؑ) سے بدی (زنا) اور بے حیائی کو دور رکھا) اور اللہ نے یہ بھی فرمایا وَ اَدۡخِلۡ يَدَكَ فِیۡ جَيۡبِكَ تَخۡرُجۡ بَيۡضَآءَ مِنۡ غَيۡرِ سُوۡٓءٍ (یعنی اور تم اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو کہ وہ بے عیب (بغیر مرض کے) سفید و نورانی ہو کر نکلے گا۔ ان سب کو ملا کر اس وقت پڑھو جبکہ خون بہہ رہا ہو)۔

۶۔ حجامت (فصد کھلوانے) کے لیئے دنوں کا انتخاب: طلحہ بن زید نے امام جعفر صادقؑ سے ہفتہ اور چہار شنبہ کے دن فصد کھلوانے کے بارے میں پوچھا اور ان کے سامنے اس حدیث کو بیان کیا جسے عام لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپؑ نے

اس کا انکار کیا اور فرمایا کہ رسولؐ اللہ سے صحیح مروی یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے خون میں ہیجان آ جائے تو فصد کھلوائے، اسے یہ ہلاک نہیں کرے گا۔ پھر آپؐ نے فرمایا میں اپنے اہل بیت میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس میں وہ حرج جانتے ہوں۔

۷۔ یونس بن یعقوب نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا آدمی آگ سے داغتا ہے اور بسا اوقات وہ کبھی مرجاتا ہے اور کبھی بچ جاتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے ان کو زمانہ میں داغا تھا جبکہ رسولؐ اللہ اس کے سرہانے کھڑے تھے۔

۸۔ ابوعبداللہ (امام جعفر صادقؑ) سے مروی ہے کہ رومی مہینہ آذار کا پہلے منگل کے دن فصد کھلوانا، انشاء اللہ صحت بخش ہے۔

۹۔ ائمہؑ سے منقول ہے چاند کی سترہ کو منگل کے دن فصد کھلوانا صحت مند ہے۔

۱۰۔ امام جعفر صادقؑ کا گذر ایسے لوگوں کی طرف سے ہوا جو فصد کھلوار ہے تھے۔ آپؑ نے فرمایا تمہیں کیا حرج ہوتا اگر اتوار کی شام میں خون نکالتے تو بیماری کے لیئے مفید ہوتا۔

۱۱۔ رسولؐ اللہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جب تمہارے خون میں ہیجان ہو تو فصد کھلوالو کیونکہ کبھی خون (کا ہیجان) آدمی کو بہالے جاتا اور قتل کر دیتا ہے۔۔۔ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے چہارشنبہ کے دن فصد کھلوانے کے بارے میں پوچھا یعنی شگون فال نکالنے والوں کے خلاف۔ آپؑ نے فرمایا ہر بیماری سے عافیت ملے گی اور ہر آفت سے حفاظت ہوگی۔

۱۲۔ فصد کے فوائد: امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اکرم کو جب بھی کوئی تکلیف ہوتی، آپؐ فصد کے لیئے جلدی کرتے۔ ابوطیبہ کا کہنا ہے کہ میں نے رسولؐ اللہ کا فصد کھولا تو آپؐ نے مجھے ایک دینار دیا۔ پھر میں نے آپؐ کا (فصد کا نکلا ہوا) خون پی لیا۔ رسولؐ اللہ نے ان سے پوچھا کیا تم نے اس کو پی لیا؟ انھوں نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا کس چیز نے تم کو اس پر آمادہ کیا۔ انھوں نے کہا میں نے برکت حاصل کرے لیئے ایسا کیا۔ پس رسولؐ اللہ نے فرمایا تم نے تکلیف و بیماری اور فقر و فاقہ سے امان حاصل کرلی۔ اللہ کی قسم! تمہیں آگ بھی چھو نہیں سکتی۔

۱۳۔ امام جعفر صادقؑ فصد کھلواتے وقت تین بار کہتے یا جاریۃ ھلمی۔ پھر فصد کے بعد صاف خون نکلاتے اور گرمی ہوجاتی۔

۱۴۔ بدن کے مختلف حصوں میں فصد کھلوانا: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ فرماتے تھے۔ سر میں فصد کھلوانا، موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے۔۔۔۔اور فرمایا کہ رسولؐ اللہ تین جگہ فصد کھلواتے تھے۔ ایک سر میں جسے متقدمہ کہتے ہیں، دوسرے کندھوں کے درمیان جسے نافعہ کہتے ہیں اور تیسرے دونوں کولھوں کے درمیان جسے معینہ کہتے ہیں۔

۱۵۔ فصد کھلواتے وقت خون کے نکلنے کو دیکھنا: ام محمد (باقرؑ) فرماتی ہیں کہ میرے سیدؑ (امام محمد باقرؑ) نے فرمایا جو شخص فصد کے وقت پہلے خون کو دیکھے گا تو وہ اگلے فصد تک واہیہ سے محفوظ رہے گا۔ میں نے پوچھا کہ واہیہ سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا گردن کی تکلیف۔

۱۶۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا جس شخص نے فصد کھلوایا اور اپنے فصد کے خون کو پہلے دیکھے تو وہ اگلے فصد تک آنکھ کی بیماری سے محفوظ رہیگا

۱۷۔ ابواسحٰق السبیعی بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ امیر المومنینؑ فصد کھلوانے کے بعد غسل کیا کرتے تھے۔ میں نے

یہ بات امام جعفر صادقؑ سے بیان کی تو آپؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ جب فصد کھلواتے تو خون تیزی سے نکلتا تھا۔ تب ٹھنڈے پانی سے غسل فرماتے تا کہ اس سے خون کی حرارت کی سکون آ جائے۔ اور امیر المومنینؑ جب حمام میں داخل ہوتے تو حرارت سے پریشان ہو جاتے ،تب ٹھنڈا پانی استعمال کرتے اور حرارت کو سکون آ جاتا۔

۱۸۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ گفردن کی دونوں نسوں میں فصد کھلوایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جبرئیلؑ، اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لائے کو اوپری پیٹھ کی فصد کھلوائیں۔

۱۹۔ امام محمد نقیؑ نے فرمایا فصد کے بعد میٹھا انار کھاؤ، وہ خون میں اعتدال پیدا کرتا ہے اور پیٹ میں خون صاف کرتا ہے۔

۲۰۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا سب سے اچھا علاج حقنہ، سعوط (ناک میں دوا ڈالنا) فصد کھلوانا اور غسل کرنا ہے۔

۲۱۔ محمد بن مسلم نے امام محمد باقرؑ سے داغنے کے بارے میں پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ نے دوا میں برکت و شفا اور بہت خیر رکھا ہے، آدمی کو چاہئے کہ یہ علاج کرے، اسمیں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۲۔ سماعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقرؑ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حقنہ ایک علاج ہے اور لوگوں نے یہ خیال کیا کہ اس سے پیٹ قوی ہوتا ہے اور ایسا صالحین نے کیا ہے۔

۸۴۔قبر امام حسینؑ کی مٹی

۱۔ جابر بن یزید الجعفی بیان کرتے ہیں میں نے امام محمد باقرؑ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ قبر امام حسینؑ کی مٹی میں ہر بیماری کی شفا اور ہر خوف سے امان ہے۔ اور ہر اس مقصد کے لیے مفید ہے جس کے لیئے استعمال کی جاے۔

۸۵۔ آب زمزم

۱۔ اسمٰعیل جابر بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے سنا کہ زمزکا پانی ہر بیماری کے لیئے شفاء ہے اس لیئے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا زمزم کا پانی ہر اس مقصد کے لیئے شفا ہے جس کے لیئے پیا جائے۔

۸۶۔شربت

اسحٰق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے بعض تکلیف کی شکایت کی اور یہ بھی کہا کہ طبیب نے مجھے (مخصوص) شربت پینے کے لیئے کہا ہے جو اس بیماری یا تکلیف کے لیئے فائدہ مند ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کشمش لو اور اس پر پانی ڈالو اور پھر اس میں شہد بھی ڈال دو۔ پھر اسے یہاں تک پکاؤ کہ دو تہائی حصہ جل جائے اور ایک تہائی حصہ رہ جائے۔ پھر فرمایا کیا یہ میٹھا نہیں ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں! آپؑ نے فرمایا اس میٹھے شربت کو جب بھی میسر ہو پیئو اور اس سے زیادہ نہ پوچھو۔

۸۷۔سرکہ

۱۔ امیر المومنینؑ نے یہ حاضرین کے سامنے فرمایا۔اے زرارہ لوگ کس قدر غافل ہیں کہ سرکہ کی فضیلت سے غافل ہیں حالانکہ وہ ستر(۷۰) بیماریوں کا علاج ہے اور بلغم کو توجڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

۸۸۔کھجور کے شگوفہ کا دودھ

۱۔ امام عبداللہؑ نے فرمایا کھجور کے شگوفہ کا دودھ جسم کے ہر مرض کے لیئے مفید ہے، یہ بدن کو دھو کر میل کو دور اور صاف کرتا ہے۔

۸۹۔ستو

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا خشک ستو اگر نہار منہ کھایا جاے تو حرارت ختم ہو جائے گی اور صفرا معتدل ہو گا اور اگر پانی کے ساتھ استعمال کیا جائے تو یہ فائدہ نہ ہو گا۔

۲۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا ستو میں کیا ہی عظیم برکت رکھی گئی ہے۔جب اسے انسان پیٹ بھرنے پر پیتا ہے تو غذا ہضم کرتا ہے اور جب بھوک میں پیتا ہے تو یہ بھوک مٹاتا ہے اور سفر وحضر دونوں میں بہترین توشہ ہے۔

۳ امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا یا بن رسولؐ اللہ (مجھے) بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس میں کمزوری اور بیوقوفی ہوتی ہے۔آپؑ نے فرمایا تم کیوں ستو نہیں پیتے ،تم بھی پیئو اور اپنی بیوی کو بھی پلاؤ،اس سے گوشت بنتا ہے اور ہڈی مضبوط ہوتی ہے اور جب گوشت پیدا ہو گا اور ہڈی مضبوط ہو گی تو ضرور بچہ بھی طاقتور پیدا ہو گا۔

۹۰۔مشروم،من و کھجور

11۔ کماۃ (فطریا فطر کی قسم،مشروم) مَنّ (میٹھا گوند،ایک قسم کی شبنم ہے جو پتھروں و درختوں پر شہد کی مانند جم جاتی ہے) اور عجوہ (کھجور) رسولؐ اللہ نے فرمایا کماۃ (مشروم) بھی ایک قسم کے مَنّ سے ہے اور من جنت سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیئے شفاء ہے اور عجوہ (کھجور کی قسم) بھی جنت میں سے ہے اور یہ زہر کے لیئے تریاق (بھی) ہے۔

۹۱۔اہلیلج

۱۔ امام حسن عسکریؑ نے اپنے آباء کے حوالے سے فرمایا کہ اگر لوگ پیلی اہلیلج (ہڑ) اچھی طرح جان لیتے تو اسے سونے کے وزن

سے خریدتے۔ آپؑ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا پیلی ہلیلج اور سات دانہ فلفل (مرچ) کو باریک پیس کر اور چھان کر آنکھ میں لگاؤ

۹۲۔ حرمل (اسپند کالا دانہ)

۱۔ زیدؒ بن علیؑ اپنے آباء واجداد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا حرمل پودے کا درخت، پتہ اور پھل جب تیار ہو جائے تو اس کا مالک وہی ہوتا ہے جسے وہ سونپا جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچنا ہوتا ہے (یا) پہنچتا ہے۔ یا وہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کی جڑ اور شاخوں میں ایک راز چھپا ہوتا ہے اور اس کے دانے میں بہتر (۷۲) بیماریوں کی شفاء ہے، اس لیئے اس سے علاج کرو۔

۲۔ امام جعفر صادقؑ سے حرمل اور دودھ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا حرمل وہ ہے کہ جب اس کے لیئے زمین میں جڑ اور آسمان میں فرع پریشان ہوتی ہے تو اسے فرشتے کو سونپ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے اور شیطان ستر (۷۰) گھروں میں مصیبت لاتا ہے سوائے اس گھر کے جس میں یہ درخت ہو اور اس میں ستر (۷۰) بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ جس میں سب سے ادنیٰ بیماری جذام ہے، اس لیئے اس سے غفلت نہ برتو۔

۹۳۔ کلونجی (حب السودا)

۱۔ ذریح بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے کہا کہ میں اپنے پیٹ میں تکلیف محسوس کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا حب السودا (کلونجی) کیوں نہیں استعمال کرتے کہ اس میں موت کو چھوڑ کر ہر مرض کی دوا ہے۔

۲۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ فرماتے ہیں کہ حب السودا (کلونجی) میں موت کے علاوہ ہر مرض کی دوا ہے۔ آپؐ سے پوچھا گیا سام کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا موت۔

۳۔ امام محمد باقرؑ سے حب السودا (کلونجی) کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس بارے میں رسولؐ اللہ کا کیا فرمان ہے؟ آپؑ نے وہی حدیث نقل فرمائی جو اوپر ذکر کی گئی ہے سوائے سام کے صراحت کے اور فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں؟ راوی نے کہا ہاں یا ابن رسولؐ اللہ! آپؑ نے فرمایا دعا تقدیر کو بھی بدل دیتی ہے اور صدقہ غم وغصہ کو بجھا دیتا ہے۔ اور آپؑ نے اپنی انگلیوں کو ملا لیا۔

بعض احادیث میں کہا گیا ہے کہ دعا بھی قضاء قدر کا ایک حصہ ہے۔۔۔ادارہ

۹۴۔ کاسنی (ہندبا)

۱۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا کاسنی (Chicory) کھاؤ کیونکہ ہر صبح کو اس پر جنت سے قطرے ٹپکتے ہیں۔

۲۔ ابونصر بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کے پاس اپنے سر اور داڑھ میں تکلیف کی شکایت کی اور یہ بھی کہا کہ میری آنکھ میں جلن ہوتی ہے جس کی وجہ سے چہرہ پر ورم ہوگیا ہے۔آپؑ نے فرمایا کاسنی کو استعمال کرتا کرو۔ پہلے اسے نچوڑ لو اور اس کے پانی میں خوب شکر ملا لو، اس سے تمہیں سکون مل جائے گا۔ابونصر کہتے ہیں کہ میں نے سونے سے پہلے ایسا ہی کیا اور اسے پی کر سو گیا، صبح ہوئی تو مجھے افاقہ ہو گیا۔

۹۵۔کدو(دباء)

ا۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ کدو کھاؤ کہ ہم اہل بیتؑ اسے پسند کرتے ہیں۔

۲۔ ذریح بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے امیر المومنینؑ کی حدیث جو کدو کے بارے میں تھی، دریافت کیا، جس میں آپؑ نے کہا تھا کہ کدو کھاؤ کہ اس سے تقویت ملتی ہے۔آپؑ نے فرمایا ہاں! میں کہہ رہا ہوں کہ وہ قبض کے درد کے لیئے (بھی) مفید ہے۔

۹۶۔بیگن

ا۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بیگن کھاؤ کہ اس میں ہر بیماری کی دوا ہے۔

۲۔ اور فرمایا بیگن سودا کے لیئے مفید ہے اور صفرا میں مضر(نقصان دہ) نہیں ہے۔

۳۔ امام رضاؑ اپنے بعض نگران کاروں سے فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے لیئے خوب بیگن لایا کرو کہ وہ سردی میں گرم اور گرمی میں ٹھنڈا ہوتا ہے اور باقی اوقات میں معتدل۔ یہ ہر حالت میں اچھا ہے۔اور یہ بھی فرمایا کہ بیگن ہمارے لئے ہے اور جرجیر(ترمرا۔ ایک قسم کی ترکاری جو پانی میں پیدا ہوتی ہے)بنو امیہ کے لیئے، پیر کو فصد کھلوانا ہمارے لیئے اور منگل کو بنو امیہ کے لیئے۔

۹۷۔مختلف تیل

ا۔چنبیلی کا تیل: رسول اللہؐ نے فرمایا جسم کے لیئے رازقی(چنبیلی کا تیل) سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ابن عباسؓ نے رازقی کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا زنبق(سوسن سفید یا سفیچ میلی) اور اس کا تیل۔۔۔امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جسم پر مالش کرنے کے لیئے سب سے بہتر چیز رازقی ہے۔۔۔۔امام محمد باقرؑ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جسم کے لیئے تیلوں میں کوئی تیل چنبیلی کے تیل سے زیادہ مفید نہیں ہے، اس میں بے شمار فوائد ہیں اور اس میں ستر بیماریوں کا علاج ہے۔۔۔۔امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں تم اس کو لازم پکڑو اور اس کا استعمال کرو کیونکہ اس میں ستر بیماریوں کا علاج ہے۔

۲۔ رات میں تیل کا استعمال: امام ابوجعفرؑ(محمد باقرؑ) فرماتے ہیں کہ رات میں تیل استعمال کرنے سے وہ تمام رگوں میں پہنچ جاتا

ہے اور جلد کو بڑھاتا ہے۔

۳۔ بنفشہ کا تیل: امام ابوعبداللہؑ (جعفر صادقؑ) نے فرمایا بنفشہ کا تیل، تیلوں کا سردار ہے۔۔۔اور فرمایا بنفشہ کا تیل کیا ہی خواب ہے، اسے استعمال کرو، اس کی فضیلت باقی تیلوں پر ایسی ہے جیسے ہماری فضیلت تمام لوگوں پر۔۔۔اور فرمایا تیلوں میں بنفشہ کے تیل کی مثال اس طرح ہے جس طرح لوگوں کے درمیان مومن۔۔۔اور فرمایا بنفشہ کے تیل کا اثر سردیوں میں گرم اور گرمیوں میں ٹھنڈا ہوتا ہے اور یہ خوبی کسی تیل میں نہیں ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا یہ خوبی صرف ہمارے شیعوں کے لیئے ہے لیکن ہمارے دشمنوں کے لیئے خشکی کا اثر رکھتا ہے۔ اگر لوگوں کو بنفشہ کی حقیقت کا علم ہو جائے تو ایک اوقیہ تیل ایک دینار میں خریدیں گے۔

۴۔ لوبان (البان) کا تیل: امام محمد باقرؑ کے پاس لوبان کے تیل کا ذکر آیا تو آپؑ نے فرمایا بہترین تیل لوبان کا ہے، اس کی خوشبو مجھے پسند ہے۔۔۔اور فرمایا کہ ارشاد رسولؐ اکرم ہے جو شخص البان کا تیل استعمال کرے پھر شیطان کے سامنے قیلولہ (آرام) کرے تب بھی اسے کوئی نقصان نہ ہوگا (یعنی وہ بہکا نہ سکے گا)۔۔۔امیر المومنینؑ نے فرمایا لوبان کا تیل بہترین تیل ہے، یہ وہ ہے جس میں ہر مصیبت سے امان ہے، اسے استعمال کرو کہ انبیاءؑ اسے استعمال کرتے تھے۔

۹۸۔انار

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص سوتے وقت انار کھائے تو صبح تک مامون رہے گا۔

۲۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا انار کو اس کی چربی (گودا) کے ساتھ کھاؤ کیونکہ اس سے دماغ کی دباغت ہوتی ہے اور کاہ دانہ جب معدہ میں پہنچ جائے تو دل کے لیئے زندگی ہے اور سانس کے لیئے روشنی ہے اور شیطان کے وسوسوں کو چالیس دن تک کے لیئے ختم کر دیتا ہے اور انار جنت کے پھلوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّان (یعنی اس میں پھل و کھجور و انار ہوں گے)۔

۳۔ حارث بن مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کے پاس اپنے دل کی شکایت کی اور یہ بھی کہا کہ کھانے سے معدہ بھاری ہو جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا میٹھا انار گودے کے ساتھ کھاؤ۔ یہ معدہ کو صاف کر دے گا، اس کی شکایت بھی دور ہو جائے گی اور کھانے کو ہضم بھی کرے گا۔

۹۹۔سیب

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اگر لوگ سیب کے فوائد جان لیں تو اپنے مریضوں کا علاج صرف سیب ہی سے کریں۔ سیب دل کے لیئے بطور خاص بہت جلد فائدہ پہنچاتا ہے۔

۲۔ ابو بصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقرؑ کو فرماتے سنا کہ جب تم سیب کھانا چاہو تو پہلے اس کو سونگھ لو، پھر کھاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو جسم سے ہر بیماری نکل جائے گی اور ارواح کی طرف سے جو کچھ پایا جائے گا اس میں اس کو سکون مل جائے گا۔

۳۔ سماعہ بن کیا کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے ایسے مریض کے بارے میں پوچھا جس کو سیب کی اشتہا ہو مگر اسے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا اپنے مریض (بخار زدہ) کو اسے کھلاؤ کیونکہ سیب سے بڑھ کر کوئی چیز فائدہ مند نہیں ہے۔

۱۰۰۔ ناسپاتی

۱۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا ناسپاتی کھاؤ کہ وہ دل کو جلا دیتی ہے۔

۲۔ امام جعفر صادقؑ سے ایک شخص نے اپنے دل کی تکلیف کی شکایت کی تو آپؑ نے فرمایا ناسپاتی کھاؤ۔

۱۰۱۔ اُترج (ترنج Citron)

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا مجھے بتلاؤ کہ تمہارے اطباء ترنج کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ کہا کہ حکما اسے غذا سے پہلے کھانے کا حکم دیتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا یہ سب زیادہ خراب ہے کہ کھانے سے پہلے ترنج کھاؤ بلکہ یہی ترنج کھانے کے بعد کھانے سے سب سے زیادہ نفع دیتا ہے۔ اس کا مربہ کھاؤ کہ اس سے پیٹ میں مشک کی طرح خوشبو پیدا ہوتی ہے۔۔۔ دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ پنیر، ترنج کو ہضم کر دیتا ہے۔

۱۰۲۔ سفرجل (بہی۔ Pears)

۱۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ بہی کھانے سے مرد کی کمزوری چلی جاتی ہے اور قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲۔ طلحہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے ہفتہ کے روز فصد کھلوانے کے بارے میں پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا اس سے کمزوری آتی ہے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ میرا مرض کمزوری اور طاقت کی وجہ سے ہے۔ آپؑ نے فرمایا میٹھا سفرجل اس کے دانے کے ساتھ کھاؤ کہ وہ کمزوری میں قوت بخش ہے اور معدہ کو صاف کر کے بہتر بنا دیتا ہے۔

۳۔ اور فرمایا سفرجل میں ایک ایسی خوبی ہے جو دوسرے پھلوں میں نہیں ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا یہ بزدل کو بہادر بنا دیتا ہے اور یہ تو انبیاءؑ کے علم میں ہے۔

۱۰۳۔ اِجّاص (آلو بخارا)

۱۔ امام محمد باقرؑ مرار (صفرا یا سودا یا پت) کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا اس کے ہیجان کو آلو بخارے سے کم کرو۔

۲۔ ارزق بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے آلو بخارے کے بارے میں پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا مرار (

صفرا یا سودا یا پت) کے لیئے مفید ہے مگر یہ جوڑوں میں نرمی لاتا ہے اس لیئے اسے زیادہ نہ کھاؤ ورنہ جوڑوں میں ریاح پیدا ہوگی۔

۳۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا آلو بخارا نہار منہ کھانے سے مرار میں کمی واقع ہوتی ہے مگر یہ کہ اس سے ریاح بھی پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ ائمہ علیہم السلام فرماتے ہیں کہ پرانا آلو بخارا استعمال کرو کہ اس میں فائدہ باقی رہ جاتا ہے اور اس کا نقصان چلا جاتا ہے اور اسے چھلکے کے ساتھ کھاؤ کیونکہ یہ ہر مرار اور حرارت کے لیئے مفید ہے۔

۱۰۴۔ منقیٰ

۱۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ جو بھی صبح سویرے اکیس دانے سرخ زبیب (سرخ مویز یا منقیٰ یا بڑی کشمش) کے کھائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے ہر طرح کی بیماری کو دور کردے گا۔۔۔امام جعفر صادقؑ نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔

۱۰۵۔ انجیر

۱۔ محمد بن عرفہ نے امام رضاؑ سے انجیر کے بارے میں دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا یہ قبض کے لیئے مفید ہے، اسے کھاؤ۔

۲۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا انجیر ضرور کھاؤ کیونکہ یہ قبض کے لیئے مفید ہے، مچھلی کم کھاؤ کہ اس سے بدن کا گوشت مضمحل ہو جاتا ہے اور بلغم کی زیادتی اور سانس کو بھاری ہونے کا سبب ہے۔

۳۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا انجیر قبض میں فائدہ دیتا ہے، اسے زیادہ تر دن میں کھاؤ، رات میں بھی کھاؤ مگر کم۔

۱۰۶۔ گوشت

۱۔ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے کہا کہ یا بن رسول اللہؐ! بیشک علماء کی ایک جماعت رسول اللہؐ سے روایت کرتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہت گوشت کھانے والوں کو ناپسند کرتا ہے اور اس شخص کے گھر کو بھی ناپسند کرتا ہے جس میں روز آنہ گوشت کھایا جاتا ہے۔ امامؑ نے فرمایا لوگ غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسے گھر والوں کو ناپسند کرتا ہے جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں یعنی غیبت کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے (جو غلط بیانی سے کام لیتے ہیں) اللہ ان پر رحم نہیں کرے گا اور جو روایتیں اس طرح بیان کر کے حلال چیزوں کو حرام کر رہے ہیں۔۔۔امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ گوشت، گوشت کو بڑھاتا ہے، عقل میں اضافہ کرتا ہے۔ اور جو بھی گوشت کھانا چھوڑ دے اس کی عقل خراب ہو جائے گی۔۔۔دوسری روایات میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص چالیس دن گوشت نہ کھائے گا تو اس کا اخلاق اور عقل خراب ہو جائے گی۔

۱۰۷۔ تیتر

۱۔ امیر المومنینؑ نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ کہ آپؐ نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اس کا غصہ کم ہو تو اس کو چاہیئے کہ تیتر کھائے

۲۔ اور فرمایا جس کو اپنے دل کی شکایت ہو اور اس کا غم زیادہ ہو رہا ہو تو اسے چاہیئے کہ تیتر کھائے۔

۱۰۸۔ کبوتر

۱۔ محمد بن اکرم نے امام موسیٰ بن جعفرؑ کے گھر میں دو کبوتر دیکھے جن میں نر سبزی مائل کا تھا اور اس میں گندمی رنگ کی بھی جھلک تھی جبکہ مادہ کا رنگ سیاہ تھا۔ آپؑ دسترخوان پر بیٹھے انکے لیئے روٹی توڑ رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ یہ دونوں رات ہی سے حرکت کر رہے ہیں اور میں ان سے مانوس ہوں اور اور رات میں کوئی روح گھر میں داخل ہوتی ہے تو اللہ ان کبوتروں کے ذریعہ انھیں نکال دیتا ہے۔

۲۔ کبوتر کا قتل کرنا: ابوحمزہ ثمالیؒ بیان کرتے ہیں کہ میرے بھانجے کے پاس کئی کبوتر تھے، میں نے غصے میں آ کر سب کو مار ڈالا۔ پھر میں مکہ گیا اور امام محمد باقرؑ کے پاس پہنچا اور میں نے بہت سے کبوتر دیکھے۔ میں نے دل میں سوچا کہ آپؑ سے بہت مسائل پوچھوں گا اور میں نے کوفہ میں جو کچھ کیا تھا (یعنی کبوتروں کو بلا وجہ مارا تھا) اس کے بارے میں فکرمند تھا اور یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اگر کبوتروں میں کوئی خوبی نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ ان کو فضا میں مسخر نہ کرتا۔ امام محمد باقرؑ نے مجھ سے فرمایا اے ابوحمزہ! کیا بات ہے؟ میں نے کہا خیریت ہے آپؑ نے فرمایا تمہارا دل کہیں اور ہے۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ میں نے کبوتروں کو مارا ہے۔ اور اس وقت آپؑ کے پاس کبوتروں کی کثرت پہ مجھے تعجب ہو رہا ہے۔ آپؑ نے فرمایا اے ابوحمزہ! تم نے بہت برا کیا، کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ جب زمین والے (جن) ہمارے بچوں کو پریشان کرنا چاہتے ہیں تو کبوتروں کی پھڑ پھڑاہٹ سے وہ دور ہو جاتے ہیں اور کبوتر رات کے آخر حصہ میں نماز کی خبر دیتے ہیں اس لیئے تم ہر کبوتر کے بدلے ایک دینار صدقہ دو کیونکہ تم نے انھیں غصہ میں مار دیا ہے۔

۱۰۹۔ مچھلی

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا مچھلی آنکھ کی چربی کو پگھلا دیتی ہے۔۔۔ نیز فرمایا مچھلی بینائی کے لیئے مفید ہے۔

۲۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا مچھلی آنکھ کی جھلی کے لیئے موت ہے، یہ ایک تازہ گوشت ہے اور گوشت پیدا کرتا ہے۔

۱۱۰۔ چیونٹی

۱۔ زیرہ پیس کر چیونٹی کے بل میں ڈال دیں اور یہ دعا لکھ کر گھر کے کسی گوشہ میں لٹکا دیں. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ بِالنَّبِیِّیْنَ مَااُنْزِلَ اِلَیْھِمْ فَاَسْئَلُکُمْ بِحَقِّ اللّٰہِ وَ بِحَقِّ نَبِیِّکُمْ وَ نَبِیِّنَا وَمَا اُنْزِلَ عَلَیْھِمَا اِلاّش تَحَوَّلْتُمْ مَسْکَنَنَا . (یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنیوالا ہے، اگر تم اللہ، آخرت اور انبیاءؑ پر اور جو کچھ ان پر نازل ہوا ہے ایمان لاتے ہو تو میں اللہ اور تمہارے اور ہمارے نبیؐ کا اور جو کچھ ان پر نازل ہوا ہے واسطہ دیتا ہوں کہ تم ہمارے گھر سے منتقل ہو جاؤ)۔

۱۱۱۔ قملة النسر

۱۔ قملة النسر (یہ ایک قسم کا کیڑا ہے جو جلد میں گھس جاتا ہے) : حسین بن یحییٰ کہتے ہیں کہ قملۃ النسر نے انھیں کاٹ لیا اور جلد میں گھس گیا۔ میں نے اس کا تذکرہ امام جعفر صادقؑ سے کیا۔ آپؑ نے فرمایا نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ہاتھ کو اس مقام پر رکھو اور سہلاؤ اور پھر اپنے ہاتھ کو سجدہ گاہ پر رکھ کر کہو بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ پھر اس ہاتھ کو بیماری کی جگہ پر رکھ کر سات بار کہو۔ اِشْفَعْنِیْ یَا شَافِیْ لاَ شِفَآءَ اِلاَّ شَفَاؤُکَ شَفَاءً لاَ یُغَادِرُ سُقْمًا. (یعنی اے شفا دینے والے، مجھے شفا عطا فرما کہ کوئی شفا دینے والا نہیں سوائے تیرے جو بیماری کو نہیں چھوڑتی۔)

۱۱۲۔دُعائیں۔ایام کے اعتبار سے

امام جعفر صادقؑ نے حسب ذیل دُعائیں ایام کے اعتبار سے تعلیم فرمائیں۔

۱۔ ہفتہ کے دن کی دعا: اُعِیذُ نَفْسِیْ (یافلان ابن فلان) بِاللّٰہِ الَّذِیْ لاَ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِم وَلاَ الضَّآلِّیْنَ اِیَّکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُستَقِیْمَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلاَ الضَّآلِّیْنَ .وَ رَبِّ الْفَلَقِ وَ رَبِّ النَّاسِ مَلِکِ النَّاسِ اِلٰہِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ وَ رَبِّ الْفَلَقِ وَ رَبِّ النَّاسِ مِلِکِ النَّاسِ اِلٰہِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ وَ رَبِّ الْغَاسِقِ اِذَا وَقَبَ وَ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِی الْعُقَدِ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اَللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ نُوْرُ النُّوْرُ وَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکَاۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُبَارَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَلاَ غَرْبِیَّۃٍ یَکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْ وَلَوْ تَمْسَسْہُ نَارًا نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَھْدِیْ اللّٰہ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَ یُضْرِبُ اللّٰہُ الاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالاَرْضِ بِالْحَقِّ قَوْلُہُ الْحَقُّ وَلَہُ الْمُلْکُ یَوْم یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ یَعْلِنُ بِہٖ اَوْ یَسِرِّ وَ مِنْ شَرِّ الْجِنَّۃِ وَالْبَشَرِ وَمِنْ شَرِّمَا یَطِیْرُ بِاللَّیْلِ وَیَسْکُنُ بِالنَّھَارِ وَ مِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَ النَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَسْکُنُ الْحَمَامَاتُ وَالْوُحُوْشُ وَالْخَرَابَاتُ وَالْاَوْدِیَۃُ وَالْبَرَارِیْ وَالْغِیَاضِ وَالاَشْجَارِ مِمَّا یَکُوْنُ فِی الْاَنْھَارِ وَ اُعِیْذُہٗ بِاللّٰہِ مَالِکِ الْمُلْکِ تُوْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوْلِجُ الَّیْلُ فِی النَّھَارِ وَ تُوْلِجَ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تُرْزُقَ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَ یَقْدِرُ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ وَ اُعِیْذُہٗ بِالَّذِیْ خَلَقَ الاَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلٰی الرَّحْمنِ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی لَہٗ مَا فِیْ السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی وَ اِنْ تَجْھَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّہٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰی اَللّٰہُ لاَ اِلٰہَ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی اَلاَ لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً اِنَّہٗ لاَ یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَلاَ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلاَحِھَا وَ اَدْعُوْہُ خَوْفاً وَّ طَمْعاً اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ وَ اُعِیْذُہٗ بِمُنْزَلَ التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ طَاغٍ وَ بَاغٍ وَ شَیْطَانٍ وَ سُلْطَانٍ وَ سَاحِرٍ وَ کَاھِنٍ وَ نَاظِرٍ وَ طَارِقٍ وَ مُتَحَرِّکٍ وَ سَاکِنٍ (وَ نَاطِقٍ) وَ صَامِتٍ وَ مُتَخَیِّلٍ وَ مُتَمَثِّلٍ وَ مُتَلَوِّنٍ وَ مُخْتَلِفٍ سُبْحَانَ اللّٰہِ حِرْزُکَ وَ نَاصِرُکَ وَ مُوْنِسُکَ وَھُوَ یَدْفَعُ عَنْکَ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَلاَ مُعِزَّ لِمَنْ اَذَلَّ وَلاَ مُذِلَّ لِمَنْ اَعَزَّ وَ ھُوَالْوَاحِدُ

الْقَهَّارُ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَسَلَّمِ . (یعنی میں اللہ سے پناہ مانگتاہوں اپنے لیئے (یافلاں ابن فلاں کے لئے) جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔وہ تمام جہانوں کا پالنے والا، بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے اور روزِ جزا کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، تو ہمیں سیدھے راستے پر قائم رکھ، اس راستہ پر جس پر تو نے انعام کیا ہے، ان لوگوں کا راستہ نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ہی ان لوگوں کا راستہ جو گمراہ ہیں۔اور میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے مالک کی ،لوگوں کے پروردگار کی ،لوگوں کے بدشاہوں کی ،لوگوں کے معبود کی ،اس شیطان کے وسوسوں کے شر سے بچنے کے لیئے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، (چاہے وہ) جنوں میں سے (یا) آدمیوں میں سے، اور رات کے اندھیرے سے جب وہ چھا جاے ، ہر اس شر سے جسے اس نے پیدا کیا ہے، گرہوں (جادو) کے پھونک مارنیوالوں کے شر سے اور حساد کے شر سے جب وہ حد کرے۔ اور اللہ تو ایک ہے جو بے نیاز ہے، نہ ہی وہ کسی سے پیدا ہوا (یا نکلا) اور نہ ہی کوئی اس سے پیدا ہوا (نکلا)، اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔وہ ہر نور کا بھی نور ہے اور تمام امور کی تدبیر کرنیوالا۔وہ آسمانوں وزمین کا روشن کرنیوالا ہے اس کے نور کی مثال اس روشندان (طاق) کی سی ہے جس میں ایک زبردست چراغ روشن ہو اور وہ چراغ شیشے کی ایک قندیل میں ہو اور وہ قندیل ایسی ہو جیسے ایک چمکتا ہوا تارا، اور (جو) زیتون (برکت) کے تیل سے روشن ہو جو نہ شرقی اور نہ غربی، قریب ہے کہ اس کا تیل خود بخود روشن ہو جاے اگر چیکہ اس میں آگ نہ لگی ہو۔وہ نور بالائے نور ہے، اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی ہدایت کر دیتا ہے اور اللہ تو آدمیوں کے لیئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ تو ہر چیز کا جاننے والا ہے۔(اس نے) آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا، اس کا قول حق ہے، جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن اختیار (بادشاہت) اسی کا ہوگا وہ ہر ظاہر اور چھپی ہوئی چیزوں کا جاننے والا، صاحب حکمت اور باخبر ہے اللہ وہی ہے جس نے سات آسمانوں ایسے ہی زمینوں کو پیدا کیا اور حکم الٰہی ان میں سے ہوکر نازل ہوتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قدرر کھنیوالا ہے اور وہ ہر چیز پر اپنے علم سے احاطہ کیے ہوے اور ہر چیز کو شمار کیئے ہوئے ہے میں پناہ مانگتا ہوں ہر برائی والی چیز کی برائی سے، جو ظاہر ہو یا چھپی، جن وانس کے شرس سے، اس پرندیا چیز کے شر سے جو رات میں اڑتی ہے اور دن میں رُک جاتی ہے، رات و دن میں کھٹکھٹانے والی چیز کے شر سے، اور اس شر سے بھی جو ٹھہرا دیتی ہے، کبوتروں وجنگلی جانوروں کو خرابوں (ویرانوں) و وادیوں میں، جنگلوں و درختوں کو ان چیزوں سے جو ندیوں میں ہوتی ہیں۔میں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو سلطنت کا مالک ہے، جس کو چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے، جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، ہر خیر وخوبی اسی کے ہاتھ میں ہے، بیشک تو ہر شئے پر قادر ہے، وہ رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات لاتا ہے، زندہ کو مردے سے اور مردہ کو زندہ سینکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے، اور کوئی شئے اس جیسی نہیں ہے، وہی سننے اور دیکھنے والا ہے، اسی کے پاس آسمان وممین کی کنجیاں اور جسے چاہتا ہے رزق میں وسعت دیتا ہے اور وہی ہر چیز کو جانتا ہے۔اور میں اس ذات کی پناہ میں دیتا ہوں جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمانوں کو پیدا کیا، وہی رحمٰن عرش (تمام عوالم وعلوم پر) حاوی ہے، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں اور ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے سب اسی کا ہے۔چاہے تم بولو (یا نہ) وہ تو پوشیدہ سے بھی واقف ہے اور خفی سے ھی، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، سب اچھے اچھے نام اسی کے ہیں۔آگاہ ہو جاؤ کہ بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے، بابرکت ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔تم اپنے پروردگار سے رو روکر اور چپکے چپکے دعا مانگو۔بیشک وہ زیادتی کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا، اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت کرو اور اللہ سے امید بیم کے ساتھ دعا مانگو، بیشک رحمت الٰہی نیکی کرنیوالیوں کے قریب ہے۔اور توریت وانجیل وزبور اور قرآن کریم کے نازل والے کی پناہ میں دیتا ہوں ہر سرکش، باغی،

شیطان، سلطان، جادوگر، کاہن، نظر لگانیوالے، کھٹکھٹانے والے، حرکت کرنیوالے، ٹھہرے ہوئے (بولنے والے) خاموش، خیال میں آنیوالے، مثل بننے والے، رنگ بدلنے والے اور اختلاف کرنیوالے کے شر سے۔ منزہ ہے اللہ کی ذات، تمہاری حفاظت کرنیوالا اور مددگار اور تمہارا غمخوار ہے۔ وہی تمہارا دفاع کرے گا اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ جسے وہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں اور جسے وہ عزت دے اسے کوئی ذلیل کرنیوالا نہیں، اور وہی ہے جو تنہا ہے اور قوت والا ہے۔ اے اللہ! درود وسلام بھیج محمدؐ و آلِ محمدؑ پر۔

۲۔ اتوار کے دن کی دعاء: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اسْتَوِىٰ الرَّبِّيُ عَلَى الْعَرْشِ وَ قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ بِحُكْمِهٖ وَ هَدَأَتِ النُّجُوْمُ وَ رَسقتِ الْجِبَالُ بِاِذْنِهٖ لاَ يُجَاوِزُ اسْمَهُ مَنْ فِى السَّمَاوَاتِ وَ مَنْ فِىْ الْاَرْضِ الَّذِىْ دَانَتْ لَهُ الْجِبَالُ وَهِىَ طَائِعَةٌ وَ انْبَعَثَتْ لَهُ الْاَجْسَادُ وَهِىَ بَالِيَةٌ اَحْجَبُ كُلَّ ضَارٍّ وَ حَاسِدٍ بِبَاْسِ اللّٰهِ عَنْ فُلاَنِ ابْنِ فلان وَ بِمَنْ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجزًا وَ جَعَلَ فِىْ السَّمَاءِ بُرُوْجاً وَجَعَلَ فِيْهَا سَرَاجاً وَ قَمَرًا وَ مُنِيْراً وَ اُعِيْذُهٗ بِمَنْ زَيَّنَهَا لِلنَّاظِرِيْنَ وَ حَفِظَهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيْمٍ وَ اُعِيْذُهٗ بِمَنْ جَعَلَ فِي الْاَرْضِ رَوَاسِىَ جِبَالاً وَ اَوْتَادَ اَنْ يُوْصَلَ اِلَيْهِ بِسُوْءٍ اَوْفَاحِشَةٍ اَوْبَلِيَّةٍ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ كَذٰلِكَ يُوْحِىْ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ تَنْزِيْلٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا (یعنی اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے، اللہ بزرگ ہے، اللہ بزرگ ہے، اللہ بزرگ ہے، جو مستقر ہے عرش پر اور آسمان وزمین اسی کے حکم سے قیام پذیر ہیں، اسی کے حکم سے ستارے رواں دواں اور پہاڑ گڑے ہوئے ہیں۔ اس کے نام سے کوئی تجاوز نہیں کرسکتا چاہے وہ آسمانوں میں ہو یا زمین میں وہ ایسا ہے کہ پہاڑ بھی اس کے سامنے فرمانبردار ہوکر سرنگوں ہیں، اسی کے حکم سے اجساد بھی ختم ہوکر دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اے تم سب نقصان پہنچانے والو اور حسد کرنے والو اللہ کی قوت کا واسطہ فلاں ابن فلاں کے پاس سے دور ہو جا اور اس ذات کے واسطہ سے جس نے دو سمندروں کے درمیان پردہ حائل کردیا ہے اور آسمانوں میں تاروں کی منزلیں قرار دیں اور اس مں ی چمکتے چراغ اور چاند سجائے۔ میں پناہ دے رہا ہوں اس ذات کی جس نے آسمان کو دیکھنے والوں کے لیئے زینت بنایا اور اسے تمام شیطانوں سے محفوظ کردیا۔ اس ذات کی قسم جس نے زمین میں پہاڑ ٹھہرائے اور کھونٹیاں لگائیں تا کہ کوئی برائی قبیح اور بلائیں نہ پہنچیں۔ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ اسی طرح تمہاری طرف اور تم سے پہلے والوں کی طرف وحی نازل کرتا رہا۔ اللہ تو غالب ہے، حکمت والا ہے حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ جو مہربان اور رحم کرنیوالے کے کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ پس درود وسلام نازل کر محمدؐ و آلِ محمدؑ پر)۔

۳۔ پیر کے دن کی دعا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . اُعِيْذُ نَفْسِىْ (یافلان ابن فلان) بِرَبِّىَ الْاَكْبَرُ مِنْ شَرِّ مَا خَفِىٰ وَ ظَهَرَ مِنْ شَرِّ كُلِّ اُنْثىٰ وذَكَرَ وَمِنْ شَرِّ مَا رَاَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ قُدُّوسٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَدْعُوْكُمْ اَيُّهَا الْجِنُّ اِنْ كُنْتُمْ سَامِعِيْنَ مُطِيْعِيْنَ وَ اَدْعُوْكُمْ اَيُّهَا الْاِنْسُ اِلَى اللَّطِيْفِ الْخَبِيْرِ وَ اَدْعُوْكُمْ اَيُّهَا الْجِنَّ وَالْاِنْسُ اِلَى الَّذِىْ دَانَتْ لَهُ الْخَلاَئِقُ اَجْمَعِيْنَ خَتَمْتُهُ بِخَاتِمِ رَبِّ الْعَالِمِيْنَ وَ خَاتَمِ جِبْرَئِيلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ وَ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ وَ خَاتَمِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَخَذْتُ عَنْ ُلاَنِ ابْنِ فَلاَنَةٍ كُلَّ تَابِعَةٍ ذِىْ رُوْحٍ مَرِيْدٍ جِنِّيٍ اَوْ عِفْرِيْتٍ اَوْ سَاحِرٍ اَوْ مَرِيْدٍ اَوْ سُلْطَانٍ عَنِيْدٍ اَوْ شَيْطَانٍ رَجِيْمٍ اَخَذْتُ عَنْ فُلاَنِ ابْنِ فَلاَنَةٍ مَايُرِىٰ وَمَا لاَ يُرِىٰ وَمَا رَاتْ عَيْنُ نَائِمٍ اَوْ يَقْظَانَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اللَّطِيْفِ الْخَبِيْرِ لاَ سَبِيْلَ لَكُمْ عَلَيْهِ وَلاَ عَلٰى مَا يُخَافُ عَلَيْهِ اللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَ اَهْـلِ بَيْتِـهٖ . (یعنی اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنیوالا ہے۔فلاں ابن فلاں کو اپنے پروردگار کی پناہ مس ی دے رہا ہوں جو بزرگ ہے ہر چھپے ہوئے اور ظاہر شر سے، ہر مونث اور مذکر کے شر سے اور ہر اس شر سے جس کو چاند و سورج نے دیکھا ہو۔ اللہ پاک و بابرکت ہے، ملائکہ اور روح کا پروردگار ہے۔ائے جن اور ائے انسان! تمہیں اللہ کی طرف بلا رہا ہوں جو معاملات کو نرمی سے طئے کرتا ہے اگر تو سن رہا اور مان رہا ہے۔ائے جن وانس! تمہیں اس ذات کی طرف بلا رہا ہوں جس کے سامنے تمام مخلوقات سرِ تسلیم خم کیئے ہیں، اس پر رب العالمین کی مہر ہے، جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیل کی مہر ہے، سلیمانؑ ابن داؤد کی مہر ہے اور خاتم النبین کی مہر سے مہر لگا رہا ہوں۔ائے اللہ! درود و سلام بھیج محمدؐ اور اُن کی پاک و پاکیزہ آلؑ پر۔میں نے فلاں ابن فلاں کی طرف سے ہر ذی روح جنی، ہولناک مخلوق، جادوگر سرکش اور شیطان مردود کی پیروی کرنیوالوں کو پکڑا ہے، میں نے فلاں ابن فلاں کی طرف سے ان سب چیزوں کو اللہ کو پکڑا ہے جو دیکھی و اَن دیکھی چیزوں کو، سونے والے یا جاگنے والے کی آنکھ نے دیکھا ہے، اللہ تو نرمی کرنیوالا اور باخبر ہے۔اب تمہارے لیئے اس پر نہ ہی کوئی چارہ ہے اور نہ ڈر۔اللہ اللہ اللہ، جس کا کوئی شریک نہیں درود نازل فرما محمدؐ و ان کے اہل بیتؑ پر۔

۴۔ منگل کے دن کی دعا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . اُعِيْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ الْاَكْبَرُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ الْقَائِمَاتِ وَ بِـالَّـذِیْ خَـلَقَهَا فِيْ يَوْمَيْنِ وَ قَضٰی فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرُهَا وَ خَلَقَ الْاَرْضَ وَ قَدَّرَ فِيْهَا اَقْوَاتَهَاوَ جَعَلَ فِيْهَا جِبَالاً وَ جَـعَـلَ فِيْهَـا فِـجَـاجـاً سُبُلاً وَ اَنْشَأَ السَّحَابَ الثِّقَالَ وَ سَخَّرَهُ وَ اَجْرَی الْفُلْكَ سَخَّرَ الْبَحْرَ وَ جَعَلَ فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ وَ اَنْهَـارًا وَ مِـنْ شَـرِّ مَـا يَكُوْنُ فِی اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ يَعْقَدُ عَلَی الْقُلُوْبِ وَ تَرَاهُ الْعُيُوْنُ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ كَـفَـانَـا اللّٰهُ كَفَانَا اللّٰهُ كَفَانَا اللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْماً . ۔(یعنی اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنیوالا ہے، میں خود کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو بزرگ ہے، ان آسمانوں کا رب ہے جو قائم ہیں اور جس کو اس نے دو دن میں پیدا کیا اور اپنا حکم اس میں جاری کیا۔اور زمین کو پیدا کیا اور اس میں رزق (قوت) کو جاری کیا جس میں پہاڑوں کو قرار دیا اور کشادہ راستے بنائے اور پانی سے بھرے بادل کو آسمان میں چلایا اور اسے مسخر کر دیا اور سمندر کو مسخر کیا اور اس میں کشتیاں چلائیں اور نہریں جاری کیں۔میں ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو رات و دن میں واقع ہوتے ہیں اور جو دلوں کو باندھ دیتے ہیں اور جسے جن وانس کی آنکھیں دیکھتی ہیں۔ہمیں اللہ کافی ہے، ہمیں اللہ کافی ہے، ہمیں اللہ کافی ہے۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ اس کے رسول ہیں۔درود و سلام ہو ان پر اور ان کی آلؑ پر)۔

۵۔ چہارشنبہ کے دن کی دعا: بِسْمِ الـلّٰـهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . اُعِيْذُ كَ (یافلان ابن فلان) بِـالاَحَـدِ الصَّمَدِ مِنْ شَـرِّ مَـا نَـفَـثَ وَ عُـقَدَ وَ مِنْ شَرِّ اَبِی مُرَّةَ وَمَا وَلَدَ اُعِيْذُكَ بِلْوَاحِدِ الْاَعْلٰی مِمَّا رَأَتْ عَيْنٌ وَمَا لَمْ تَرَ وَ اُعِيْذُكَ بِـالْـفَـرْدِ الْـكَبِيْـرِ مِـنْ شَـرِّ مَـا اَرَادَكَ بِاَمْرِ الْمُلْكِ عَسِيْرٍ اَنْتَ يَافَلانَ ابْنِ فَلاَنَةٍ فِی جَوَارِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ الْـمَـلِكِ الْـقُـدُّوْسِ الْقَهَّارِ السَّلاَمِ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ هُوَ الـلّٰـهِ لاَ شَـرِيْكَ لَـهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ وَ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ .
(یعنی اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنیوالا ہے میں پناہ میں دے رہا ہوں میں ائے فلاں ابن فلان اس ذات کی جو محض بے نیاز ہے اس چیز کے شر سے جو پھونکے اور گرہ لگائے اور ابومرہ اور اس کے جنے ہوئے شر سے۔پناہ میں دے رہا ہوں اس بلند ذات کی جس کو بصیرت کی آنکھوں نے دیکھا اور بے بصیرت نے نہیں دیکھا۔میں پناہ میں دے رہا ہوں اس ذات کی جو منفرد ہے اس چیز کے شر سے جس نے تمہارا رُخ ملک عسیر کے حکم سے کیا۔تم ائے فلاں ابن فلاں اللہ کی پناہ میں ہو جو غالب، طاقتور، بادشاہ

برکت والا، قہر نازل کرنے والا، سلامتی دینے والا، امان میں رکھنے والا، مقتدر نگران کار، بخشنے والا، مخفی اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا اور بڑائی والا ہے۔ اور وہ اللہ جس کا کوئی شریک نہیں۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، درود وسلام ہو ان پر اور ان کی آلؑ پر اور سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں و برکتیں نازل ہوں)۔

۶۔ جمعرات کے دن کی دعا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . اُعِيْذُ نَفْسِيْ (یافلان ابن فلان) بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ وَ قَائِمٍ وَ قَاعِدٍ وَ حَاسِدٍ وَ مُعَانِدٍ وَ نُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَآءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَ يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْسَ الشَّيْطَانِ وَ لِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ يُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَ شَرَابٌ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَآءً طَهُوْرًا لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَ نُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا اَنْعَامًا وَ اَنَاسِيَّ كَثِيْرًا الْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا غَالِبُ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا . (یعنی اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنیوالا ہے۔ میں پناہ دے رہا ہوں اپنے نفس کو (یافلاں ابن فلان) کو مشرق و مغرب کے پروردگار کی پناہ میں ہر شیطان کے شر سے جو مردود ہے اور ہر کھڑا، بیٹھا، حاسد اور دشمن سے۔ اور ہم تمہارے لئیے آسمان سے پانی برساتے ہیں تا کہ تمہیں پاک کردے اور تم سے شیطان کی ناپاکی کو دور کرے تاکہ تمہارے دلوں کو زندہ کرے اور تمہیں ثابت قدم رکھے۔ تم اس کی طرف بڑھو کہ یہ صاف کرنے والا ٹھنڈا پانی ہے۔ اور ہم نے آسمان سے صاف پانی برسایا ہے تا کہ اس سے مردہ بستیوں کو زندہ کریں اور اپنی مخلوقات میں سے جانوروں اور انسانوں کو سیراب کریں۔ اللہ نے تمہارے بوجھ کو ہلکا کر دیا ہے اور یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے چھوٹ اور رحمت ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بھی بوجھ کو ہلکا کردے، پس انھیں اللہ کافی ہوگا اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے اور اللہ کے علاوہ کسی کو طاقت نہیں ہے اور نہ کوئی غالب ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ ان پر اور ان کی آلؑ پر درود و رحمتیں نازل کرے)۔

۷۔ جمعہ کے دن کی دعا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ قَاهِرُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِيِّيْنَ وَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَ مَالِكُهُ اِكْفِنِيْ بَأْسَهُمْ وَ اَعْمِ اَبْصَارَهُمْ وَ قُلُوْبَهُمْ وَ اجْعَلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ حَرَسًا وَ حِجَابًا وَ مُدْفِعًا اِنَّكَ رَبُّنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ عَافِ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَةٍ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا وَ مِنْ شَرِّ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ سُوْءٍ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ . (یعنی اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنیوالا ہے۔ کوئی طاقت وقوت نہیں ہے سوائے اللہ کے جو بڑا برزگ ہے۔ اللہ فرشتوں و روح انبیاءؑ و رسولوںؑ کا پروردگار ہے اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے وہ اس کے زیر اقتدار ہے اور وہ ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔ تو میرے لئے کافی ہو جا ان کی نگاہوں اور دلوں کے تیر سے اور میرے اور ان کے درمیان حصار و حائل و محافظ ہو جا۔ بیشک تو ہمارا پروردگار ہے، طاقت و قوت صرف تجھ ہی کو ہے، تیرے اوپر ہم نے بھروسہ کیا اور تجھ سے رجوع کیا ہے، تو غالب اور حکمت والا ہے۔ فلاں ابن فلان کو ہر چلنے والی چیز سے عافیت عطا کر اور اس کی پیشانی کو پکڑے رہ اور اسے ہر شئے کے شر و برائی سے محفوظ رکھ جو رات و دن میں ٹھہری ہوئی ہے۔ آمین! اے تمام عالمین کے پروردگار! اور درود و سلام بھیج محمدؐ پر جو نبی رحمت ہیں اور ان کی پاکیزہ آلؑ پر بھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائی طبی امداد

(Summary of - First Aid & Emergency Care Work Book - Hafen & Karren)

مقدمہ

آئے دن سفر کے دوران حادثات ہوتے رہتے ہیں اور فوراً ڈاکٹر کی مدد نہیں مل پاتی جس کے نتیجہ میں ہلاکتوں میں اضافہ ہوجاتا ہے۔اس لیئے چند ابتدائی طبی امداد کے اصول واحتیاطی تدابیر تحریر کی جارہی ہیں تاکہ حادثات وخطرات میں زیادہ سے زیادہ محفوظ رہ سکیں۔

(ا) ابتدائی طبی امداد کے حدود: پیچدہ حادثات میں مداخلت نہ کریں: اگر طبی امداد سے پوری طرح واقفیت نہ ہوتو مداخلت سے باز رہیں، مریض کو چت لٹادیں اور اگر وہ قئے نہ کرے یا سانس لینے میں تکلیف محسوس نہ کرے یا پھرانتہای صدمہ سے دوچار نہ ہو، اگر کپڑے اتارنے کے ضرورت پڑے تو اتنے ہی کپڑے اتاریں جتنی ضرورت ہو بلکہ کپڑے سیون سے پھاڑیں، جہاں تک ہوسکے مریض کو اس کے زخم نہ دکھائیں، مریض کا اعتماد حاصل کریں اور گرم رکھیں، جب تک ضرورت نہ ہو مریض کو مقام واردات سے نہ ہٹائیں، ہٹانے سے پہلے یقین کرلیں کہ اس کی کوئی ہڈی تو نہیں ٹوٹی ہے، اگر ایسا ہو تو متاثرہ عضو پر خاص دھیان دیں، زخم یا جلے ہوئے حصے کو ہاتھ نہ لگائیں جب تک ہاتھ خوب صاف نہ کرلیں، مریض کو یقین دلائیں کہ جلد ہی طبی امداد ملنے والی ہے، تماشہ بین وملاقاتیوں کو زخمی یا مریض سے دور رکھیں، بسا اوقات وہان کو دیکھ کر نروس ہوجاتا ہے، زخمی یا مریض کو اکیلا نہ چھوڑیں، حادثہ میں اگر چہرہ سرخ ہوتو سر اور بازوؤں کے نیچے تکیہ رکھیں اور اگر چہرہ زرد ہوتو کوئی تکیہ وغیرہ نہ رکھیں، اگر خون زیادہ بہہ گیا ہوتو سب اعضاء سُرمائی یا سیاہی مائل ہوجائیں گے، اگر الکٹرک شاک لگا ہوتو اس کے رخسار، زبان، ہونٹ اور ناخن نیلے ہوں گے۔

(ب) طبی امداد سے پہلے یہ ضرور جان لیں: حادثہ کی نوعیت کیا ہے، آیا زخمی مریض بے ہوش پڑا ہے یا خاموش ہے یا مرچکا ہے، اگر ممکن ہوتو مریض سے یا قریبی افراد سے حادثہ کی نوعیت دریافت کریں۔

(ج) طبی امداد۔ بالترتیب: اگر ایک سے زائد زخمی یا مریض ہوں تو پہلے ان زخمی یا مریض کی طرف توجہ دیں جو شدید خطرے میں ہیں یا مرنے کے قریب ہیں اور سب سے آخر میں ان کی طرف توجہ دیں جو مرچکے ہیں، زخمی یا مریض کے اطراف خطرات کو دفع کریں اور ضرورت پڑنے پر دوسروں کی مدد بھی لیں، زخمی یا مریض کی سانس کو بحال کریں، پھر دل کی حرکت کو نارمل کرنے کی کوشش کریں، پھر ان زخموں کی طرف توجہ دیں جہاں سے زیادہ خون بہہ رہا ہو، پھر سر وسینہ کی طرف توجہ دیں۔ پھر دوسرے اعضا کی طرف۔

(د) خون کے بہنے کو روکنا: خون جسم میں عموماً بدن کا ۱۵/۱ تا ۱۲/۱ حصہ ہوتا ہے۔ یہ جسم کے تمام حصوں میں آکسیجن وحرارت وخلیوں کو غذا پہنچاتا ہے۔ جسم سے دو لیٹر خون بہہ جائے تو موت ہوسکتی ہے۔ جسم کیچھ اصل یا بنیادی رگیں ہوتی ہیں، اگر وہ کٹ جائیں تو موت واقع ہوسکتی ہے جیسے گردن، ہاتھ، ران، بعض پیٹ وسینے کی خاص رگیں۔ خون کے بہنے سے اعضاء کو آکسیجن کی سپلائی رُک جاتی ہے، بلڈ پریشر کم ہوجاتا ہے، دل کی رفتار بڑھ جاتی ہے، اگر رگ پوری طرح کٹ جائے تو سکڑ جاتی ہے اور خون جمنے لگتا ہے، لیکن اگر جزئی طور پر کٹے تو خون جاری رہتا ہے اور بلڈ پریشر میں تیزی سے کمی ہونے لگتی ہے، پسینہ بہنے لگتا ہے، پیاس بڑھ جاتی ہے اور بیہوشی طاری ہونے لگتی ہے جو آخر میں موت کا سبب بن سکتی ہے۔

ا۔ ہوا کی نالی میں غذا وغیرہ کا پھنس جانا

عموماً ہوا کی نالی میں غذا کا پھنس جانا بچوں کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ غذا نگلتے وقت سانس بھی لیتے ہیں یا صحیح طور پر غذا نہیں چباتے اور نگلتے وقت یا تو بات کرتے ہیں یا ہنستے ہیں۔۔۔۔ نتیجے میں غذا ہوا کی نالی میں مکمل طور پر یا جزائی طور پر پھنس جاتی ہے جس کے بعد وہ تھوڑی دیر کے لیئے خاموش ہوجاتے ہیں، پھر اپنے ہاتھوں سے گلا یا سینہ (جہاں پر غذا پھنسی ہوتی ہے) پکڑ لیتے ہیں، پھر بیتابانہ انداز میں کھڑے ہوجاتے ہیں۔۔۔۔ اگر غذا جزئی طور پر پھنسی ہوتی ہے تو خود زور سے کھانس کر راستہ صاف کر لیتے ہیں۔ ایسے موقع پر ان کی ہمت بڑھای جائے۔

اگر زیادہ غذا ہوا کی نالی میں پھنس جائے تو اس کے ہونٹ، جلد، انگلیوں کے ناخن اور منہ کے اندرونی حصہ پر نظر کریں۔ اگر وہ نیلے ہو گئے ہوں تو جان لیں کہ ہوا کا راستہ مکمل بند ہو گیا ہے۔ اس حالت میں نہ ہی وہ کھانس سکتا ہے اور نہ کچھ بتا سکتا ہے۔ اس حالت میں صرف چار منٹ کا وقفہ اس کے اور اس کی موت یا مستقل دماغی ضرر کے درمیان ہوتا ہے۔ اس حالت میں مریض کو صرف تین طریقے سے ہی چھٹکارا دلایا جا سکتا ہے (۱) مریض کے چہرے اور پیٹھ کو اس طرح (رکوع میں) جھکائیں کہ ایک ہاتھ سینہ پر سہارا دیئے ہوئے ہو اور پھر دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت سے مریض کے دونوں بازوؤں کے درمیاں پشت پر زور سے جلد جلد تین، چار یا پانچ بار ماریں۔ اگر بچہ ہو تو اس کو اپنے ہاتھ پر الٹا لٹا دیں یوں کہ اس کا سینہ آپ کی ہتھیلی پر ہو اور اسی طرح اس کی پیٹھ پر دونوں بازوؤں کے درمیان زور سے جلد جلد ماریں (۲) مریض اگر لیٹ گیا ہو تو اس کو اس طرح کروٹ دیں کہ اس کا منہ تمہاری رف ہو اور اس کا سینہ تمہارے گھٹنے سے لگا رہے اور پھر ہتھیلی کی پشت سے مریض کے دونوں بازوؤں کے درمیان پشت پر زور سے جلد جلد تین، چار یا پانچ بار ماریں (۳) مریض کھڑا یا بیٹھا ہو، بڑا ہو یا بچہ، اس کے پیچھے سے ہاتھ ڈال کر اس طرح پکڑیں کہ ایک ہاتھ کی مٹھی بنالیں جس کا انگوٹھا سیدھا کر کے مریض کے ناف کے اوپر اور پسلیوں کے جوڑ کے درمیان دبا ؤر کھے ہو اور دوسرے ہاتھ سے مٹھی کے اوپر گرفت مضبوط کرلیں اور پھر اچانک اس طرح دبائیں کہ دباؤ اوپر کی طرف رہے۔ اور یہ چند بار کریں کہ غذا ہوا کی نالی سے نکل جائے (۴) اگر مریض لیٹ گیا ہو تو مریض کے رانوں پر یا اس کے قریب بیٹھ جائیں اور اسی طرح ایک ہاتھ کی مٹھی بنالیں کہ اس کا انگوٹھا سیدھا ہو کر ناف اور پسلیوں کے درمیان دبائے رکھیں اور پھر دوسرے ہاتھ کو مٹھی کے اوپر پکڑ کر اسی طرح اچانک اوپر کی طرف زور سے جلد دبائیں۔ مگر یہ عمل حاملہ عورت کے لیئے احتیاط سے کریں۔

۲۔ جلنا

راست گرمی کا اثر ہو تو اعصاب تھک کر سست ہوجاتے ہیں اور لو کا اثر ہوجاتا ہے۔ ایر کنڈیشنڈ میں رہنے والوں کے جسم میں گرمی کی مدافعت کم ہوجاتی ہے۔ انتہائی گرمی میں جو اعضاء بہت گرم ہوجاتے ہیں اس حصہ بدن کا خون بھی بہت گرم ہوجاتا ہے جو بعد میں دل کی طرف پلٹتا ہے اور یہ خطرے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

انتہائی گرمی کے اثر اور اس کے اسباب: اعضاء کا تھک جانا، برداشت سے زیادہ دھوپ میں رہنا، ہوا کا کم چلنا، ہوا میں رطوبت کا بڑھ جانا، گہرے رنگ کے کپڑے پہننا، جسم میں پانی کا کم ہوجانا اور تیز دواؤں یا اشیاء کا استعمال کرنا۔ ان تمام حالتوں میں جسم کی مدافعت کم ہوجاتی ہے

(۱) دھوپ سے جلنا:

کوئی بھی زیادہ دیر تیز دھوپ میں رہنے سے جل سکتا ہے، اگر ایسا ہو تو جلد کی رنگ سرخی مائل ہوجاتی۔ پس خود کو ٹھنڈا رکھیں بلکہ ٹھنڈے

پانی کے ٹب میں نہانا بہتر ہے۔اسپرین Apsirine کی گولی کھائیں،اس سے نہ صرف درد کو آرام ہوجاتا ہے بلکہ سوجن میں کمی بھی ہوجاتی ہے۔ پانی یا شربت جیسی چیزیں بہت پیئیں۔ بہت زیادہ دھوپ میں رہنے سے پیچیدہ بیماریاں جیسے پھوڑے، پھنسیاں،کینسر وغیرہ بھی ہوسکتا ہے اس لیئے برداشت سے زیادہ دھوپ میں ہرگز نہ رہیں کیونکہ جلد اور جلد کے نیچے کے خلیئے بُری طرح متاثر ہوجاتے ہیں۔لال بالوں اور گوری رنگت والوں پر دھوپ کا بہت جلد اثر ہوتا ہے۔دھوپ کی تمازت دس بجے سے دو بجے تک شدید ہوتی ہے،ان اوقات میں زیادہ احتیاط کریں۔ شدید گرمی میں باوجود بادل کا ہونا یا ہوا کا چلنا یا پانی (تالاب وغیرہ) میں نہانے سے دھوپ کی تمازت کا اثر برابر رہتا ہے،اس سے دھوکہ نہ کھائیں۔

(ب) گرمی یا لو کا اثر

جسم کا اوسط درجہ حرارت ۳۷ ڈگری سنٹی گریڈ یا ۹۸،۶ ڈگری فارن ہیٹ رہتا ہے۔اگر جسم کے کسی حصہ کا درجہ حرارت بڑھ جائے تو خون اس حصہ بدن میں دوڑ کر درجہ حرارت کو یکساں کرتا ہے۔جسم کے خلیئے جو ایک دوسرے سے متصل رہتے ہیں جسم کے درجہ حرارت کو یکساں رکھنے میں مدد دیتے ہیں اور پسینہ کے نکلنے سے بھی جسم کے درجہ حرارت کو نارمل ہونے میں مدد ملتی ہے۔مگر ان سب کے حدود میں۔۔ایسی حالت میں برداشت سے زیادہ دھوپ میں نہ رہیں، ہلکے ڈھیلے کپڑے پہنیں،ضرورت (پیاس) نہ بھی ہو تو پانی یا پھلوں کا رس پیتے رہیں،اگر دھوپ میں رہنا ناگزیر ہو تو ہر آدھے گھنٹے کے بعد کم از کم پانچ منٹ کے لیئے چھاؤں میں آجائیں اور نمک کی گولیاں اسی وقت لیں جب اس کے علاوہ ممکن نہ ہو ورنہ پانی یا لیمو وغیرہ کے رس میں زیادہ نمک ملا کر پیئیں۔

پہلی منزل میں لو کا اثر: خوب پسینہ نکلتا ہے، تھکن محسوس ہونے لگتی ہے، پیٹ، ہاتھ اور پاؤں میں درد ہوتا ہے،جلد ٹھنڈی اور بھیگی ہوئی لگتی ہے،نبض تیز ہوجاتی ہے اور جسم کی حرارت بڑھنے لگتی ہے۔۔جب ایسا ہو تو پانی یا لیمو میں نمک ڈال کر پیئیں۔ٹھنڈے پانی سے (پسینہ سوکھنے کے بعد) نہائیں،ضرورت محسوس ہو تو برف کو ہاتھوں اور پاؤں پر ملیں اور بخار جیسے ہی کم ہونے لگے مریض کو کپڑے سے ڈھانک دیں

دوسری منزل میں لو کا اثر: سر میں درد، چکر یا بھاری پن محسوس ہونا،جلد کا رنگ بدل جانا،نبض کا تیز اور کمزور ہوجانا۔۔ایسی حالت میں نمک کو پانی یا لیمو میں ملا کر پیئیں اور کپڑے یا چادر کو پانی میں بھگا کر مریض کو اوڑھادیں۔

تیسری منزل میں لو کا اثر: اعصاب میں تھک نہیں معلوم ہوتی، دماغ اپنا کام کرنا کم کردیتا ہے،غنودگی یا بے ہوشی طاری ہونے لگتی ہے،جلد کی رنگت سرخی مائل اور خشک ہوجاتی ہے،جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے،نبض تیز مگر رک رک کر چلتی ہے اور خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔۔ایسی حالت میں مریض کو جلد ٹھنڈا کریں اور فوراً طبی امداد بہم پہنچائیں۔

(ج) آگ سے جلنا:

اگر کوئی آگ سے جل جائے تو اس کے متاثرہ خلیئے مرجاتے ہیں،خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اور پھر چند گھنٹوں بعد کم ہونے لگتا ہے اور بہت کم ہوجاتا ہے جس کے نتیجے میں گردے متاثر ہوجاتے ہیں،جسم میں آکسیجن کی کمی ہوجاتی ہے،اگر شدید طور سے جل جائیں تو اعصاب بھی جل جاتے ہیں۔۔۔اس حالت میں جس طرح بھی ہو آگ کو فوراً بجھادیں،مریض کو بھاگنے نہ دیں،متاثرہ حصہ پر پانی ڈالیں،مریض کو چت لٹادیں اور وہ تمام چیزیں کھول دیں جو بندھی ہوئی ہیں جیسے بلٹ، جوتا، ناڑا، زیورات وغیرہ،مریض کو ٹھنڈا کرنے سے جلد آرام ہوجاتا ہے اور ساتھ ہی جراثیم کا اثر بھی کم ہوجاتا ہے،گرم دودھ گھونٹ گھونٹ کرکے پلائیں اور ضرورت ہو تو جلد طبی امداد پہنچائیں۔

پہلے درجہ میں جلنا: اس حالت میں جلد کی رنگت بدل جاتی ہے لیکن چھالہ نہیں آتا،ٹھنڈا پانی ڈالنے سے آرام ہوجاتا ہے،بغیر چھلکا یا پپڑی بنے چھ دن میں آرام ہوجاتا ہے۔

دوسرے درجہ میں جلنا اس حالت میں چھالہ پڑ جاتا ہے اور بعض وقت چھالہ کے اندر سے پانی نکلتا ہے اس کا علاج بھی ٹھنڈے پانی سے کیا جا سکتا ہے، مریض کے متاثرہ حصہ کو ٹھنڈا رکھیں۔ یہ زخم دو ہفتے میں چھلکا یا پپڑی بن کر اچھا ہو جاتا ہے۔

تیسرے درجہ میں جلنا: اس حالت میں متاثرہ حصہ سفید یا گہرا سرخی مائل ہو جاتا ہے۔ ابتداء میں درد نہیں معلوم ہوتا ہے۔ مریض کو صاف چادر یا کپڑے سے ڈھانک دیں، اگر مریض کو سردی محسوس ہو تو بلانکٹ اوڑھا دیں۔ جلد طبی امداد بہم پہنچائیں۔ صحت مند ہونے میں کئی مہینے بلکہ سال بھی لگ سکتے ہیں۔

(د) کیمائی اشیاء سے جلنا:

کیمائی اشیاء جیسے اسیڈ یا الکلی سے جلنا زیادہ خطرناک ہے۔ اس میں خلیئے مسلسل مرتے رہتے ہیں جس کے نتیجے میں جسم پر بڑا اثر پڑ سکتا ہے۔ اس کے اثر کو اس کی ضد سے زائل کریں یا متاثرہ حصے پر مسلسل پانی بہایں۔

(ھ) بجلی یا کرنٹ سے جلنا:

بجلی یا کرنٹ کا جسم پر اثر وقفہ اور شدت (Duration & Voltage) پر منحصر ہوتا ہے۔ جب بجلی جسم سے گذرتی ہے تو خلیئے، ہڈیاں، چربی اور اعصاب گرم ہو جاتے ہیں، دل و دماغ پر اثر ہوتا ہے مگر خون و رگوں پر اس کا بہت کم اثر ہوتا ہے۔ اگر بجلی طاقتور ہو تو سانس و دل دونوں رک جاتے ہیں اور اعصاب اچانک سکڑ جاتے ہیں اور نتیجے میں وہ بہت دور جا پڑتا ہے اور بے ہوش بھی ہو سکتا ہے۔ جہاں سے کرنٹ جسم میں داخل ہوتا ہے اور جہاں سے خارج ہوتا ہے وہاں چھالہ پڑ سکتا ہے۔ اگر بجلی کا رابطہ فوراً منقطع نہ کیا گیا تو موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔۔۔ اگر کسی کو بجلی کا جھٹکا لگے اور وہ بے ہوش ہو جائے تو اسے گرم رکھا جائے۔ متاثرہ شخص انتہائی کمزور ہو جاتا ہے، اسے انتہائی آرام میں رکھا جائے۔

۳۔ سردی یا پالے کا اثر

انسان کے جسم میں ستر فیصد پانی (مائع) ہوتا ہے۔ جسم جب سردی سے متاثر ہوتا ہے تو جلد کے نیچے جو پانی (مائع) ہوتا ہے اس میں برف کے ذرات بننے لگتے ہیں اور اس کے نتیجے میں خلیئے متاثر ہونے لگتے ہیں۔ عموماً اس کی ابتداء بالترتیب پاؤں، ہاتھ، کان و آنکھ پر ہوتی ہے۔ اعصاب و رگیں بھی سردی کی بہت حساس ہوتی ہیں۔ اگر سردی صفر درجہ سنٹی گریڈ یا ۳۲ درجہ فارن ہیٹ سے کم ہو جائے تو کبھی بھی متاثر ہو سکتا ہے

سردی کے اثرات کے چند اسباب ہیں، سخت سردی کا موسم، موسم کے اعتبار سے لباس کا نہ پہننا، سرد چیزوں سے اتصال، سردی کا وقفہ یا مدت، انفرادی قوت مدافعت اور خون کا دوران متاثرہ اعضاء کی طرف۔

سردی کے اثرات اس کی ابتداء کپکپانے سے شروع ہوتی ہے، پھر کپکپی کم ہونے لگتی ہے کیونکہ اعضاء تھکنے لگتے ہیں، خون کے دوران میں کمی ہونے لگتی ہے، دماغ میں آکسیجن اور شکر کی بھی کمی ہونے لگتی ہے، چکر آنے لگتا ہے، آنکھوں میں اندھیرا چھانے لگتا ہے، رنگ نیلا پڑنے لگتا ہے، آواز بھاری ہو جاتی ہے، پھر لیٹنے کو دل کرتا ہے اور سو جاتا ہے، آخر میں دل کی حرکت بے ترتیب ہو جاتی ہے اور پھر موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب جسم کا درجہ حرارت ۸۲ اور ۹۱ کے درمیان ہوتا ہے۔ عموماً ایسا مریض کسی بھی قسم کی تکلیف کا انکار کرتا ہے۔

پس مریض کو گرم دودھ دیں: اگر ممکن ہو تو مریض کو گرم پانی کے ٹب میں ٹب میں لٹا دیں لیکن ہاتھ و چہرے اور پاؤں کو باہر رکھیں، اگر گرم پانی کے ٹب میں لٹانا ممکن نہ ہو تو گرم کپڑے میں لپیٹ کر بستر پر لٹا دیں، جہاں تک ہو سکے اسے سونے نہ دیں، اگر ممکن ہو تو دوسرا آدمی اس کے ساتھ بلکہ اگر دو آدمیوں کے درمیان اس طرح لٹا دیں کہ جسم سے جسم لگا رہے تا کہ گرمی کا اتصال ہوتا رہے اور ماحول کو بھی گرم رکھیں تو زیادہ بہتر ہے۔

سردی کا اثر پہلے درجہ میں : جس طرح سورج کی گرمی سے جسم کی اوپری جلد اثر کرتی ہے اسی طرح سردی میں بھی اثر کرتی ہے۔متاثرہ حصہ سرخ ہوجاتا ہے، سوجن آجاتی ہے اور جلن ہونے لگتی ہے۔اس موقع پر نہ ہی چھالیہ آتا ہے اور نہ ہی خلیوں کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔

سردی کا اثر دوسرے درجہ میں متاثرہ جگہ کا رنگ خاکستری (سیاہی مائل) ہوجاتا ہے، چھالے پڑنے لگتے ہیں اور سوجن آنے لگتی ہے۔

سردی کا اثر تیسرے درجہ میں: گہرائی تک خلیئے متاثر ہوجاتے ہیں اور متاثرہ عضو جزوی طور پر بیکار ہوجاتا ہے

سردی کا اثر چوتھے درجہ میں: متاثرہ عضو بالکل بیکار ہوجاتا ہے اور کوئی چھالہ اور سوجن نہیں رہتی۔

سردی کے اثر کے ازالہ میں اقدام سردی کے اثر کو فوراً ختم کرنے کی کوشش نہ کریں ورنہ دوبارہ (جلدی) سردی کا اثر ہوتو شدید نقصان ہوسکتا ہے، متاثرہ حصہ بدن کو رگڑیں نہیں ورنہ ایسی صورت میں زیادہ نقصان ہوسکتا ہے، متاثرہ حصے کو چولھے یا بھٹی کے پاس لے جائیں تو اس کی حس متاثر ہوجائے گی، متاثرہ حصے پر نہ ہی کوئی دوا لگائیں اور نہ ہی پٹی باندھیں، اگر ضرورت ہوتو تو ال یا بلانکٹ سے ڈھانپ کر سردی سے بچائیں، کسی بھی حالت می بھیگے ہوے نہ رہیں ورنہ جسم کی گرمی بہت جلد کم ہوجائے گی، تیز ہوا سے بچیں، دیر تک ایک حالت میں نہ بیٹھیں بلکہ حرکت کرتے رہیں، اپنے ہاتھوں کو پٹرول یا گیس (مٹی) کے تیل وغیرہ جیسی چیزوں کے لگنے سے بچائیں، متاثرہ حصہ کو نیم گرم پانی (۹۸ تا ۱۰۴ فارن ہیٹ پانی) میں ۲۰ تا ۴۵ منٹ تک ڈال کر سردی کے اثر کو زائل کریں، موٹے لباس سے بہتر ہے کہ ایک سے زائد ہلکے لباس پہنیں اور اندرونی لباس روئی (کاٹن) کا ہوتو بہتر ہے کہ یہ پسینہ کو جذب بھی کرے گا، سر وگردن کو مفلر سے لپیٹیں، دو پاتابے جن میں ایک اونی اور ایک کاٹن ہو پہنیں، ہاتھوں کے لیئے بغیر انگلیوں کے دستانے، انگلیوں کے دستانے سے بہتر ہیں، اگر انگیٹھی وغیرہ ہوتو باہر کی آمدورفت کے لیئے راستہ کھلا رکھیں، بہت تیز محنت نہ کریں کہ پسینہ بہنے لگے اور تھک جائیں۔پسینہ نکلنے سے جسم کی گرمی کم ہوجاتی ہے، سردی میں الکوہل جیسی اشیاء کے پینے سے جسم کی گرمی جلد زائل ہوجاتی ہے، تمباکو یا سگریٹ نوشی سے خون کی رگیں سکڑ جاتی ہیں جس کا دورانِ خون پر اثر پڑتا ہے۔

۴۔ذہنی مریض

ذہنی مریض کچھ علامتیں فریب یا وہم جیسی چیزیں دیکھنا، نوجوانوں کے جرم کو بار بار شوق سے دیکھنا یا کھوج کرنا، مسلسل ایذا کا احساس ہونا، اچانک لباس کی طرف سے بے پرواہ ہوجانا، بے خوابی، جسمانی مرض یا درد کی شکایت کرنا جو حقیقت نہیں رکھتا، سابقہ مصروفیت سے بلا وجہ لاتعلق ہوجانا، بکثرت دواؤں یا نشیلی ادویہ کا استعمال کرنا، رونا یا رونی صورت بنائے رہنا، مسلسل غصہ میں رہنا۔۔۔ایسی حالت میں مریض کو خاموش کرائیں اور یہ یقین دلائیں کہ سب ٹھیک ہوجائے گا، مریض سے جھوٹ نہ بولیں، اگر وہ پوچھے تو صحیح جواب دیں۔اگر اس سے جھوٹ بولیں اور وہ جان لے تو آپ پر وہ کبھی اعتبار نہ کرے گا، اسے ہرگز گمراہ نہ کریں۔اگر اس کو یہ احساس ہوجائے تو وہ ہرگز آپ کا ساتھ نہ دے گا اور اس کی اصلاح ایک مسئلہ بن جائے گی، اگر وہ خود کو یا دوسروں کو اذیت نہ دے رہا ہوتو اس پر ہرگز طاقت سے غلبہ پانے کی کوشش نہ کریں، اگر وہ خود کو یا دوسروں کو اذیت دے رہا ہوتو پہلی ہی کوشش میں اس پر قابو پالیں اور اس کے لیئے دوسروں کی ضرورت پڑے تو ان کی بھی مدد لیں ۔ اگر پہلی کوشش میں قابو نہ پائیں تو وہ قابو پانے والوں کے لیئے خطرہ بن جائے گا۔تمام خطرات کی چیزوں سے اسے دور رکھیں، ایسے مریض کے ساتھ تنہائی میں بیٹھ کر خلوص سے بات کریں لیکن اپنی بات کو اس سے زبردستی منوانے کی کوشش نہ کریں، مریض کو خود سے بات کرنے دیں اگر اسے اپنا مطلب بیان کرنے میں زحمت ہو رہی ہوتو انتظار کریں، اس کی بات کرنے میں مدد نہ کریں اور اس موقف سے گھبرائیں نہیں

۔آہستہ آہستہ اس کا احساس شکستگی خود کم ہوجائے گا یہاں تک کہ وہ خود ٹھیک سے بولنے لگے گا، اس کی باتوں کو غور و دلچسپی سے سننے کا اظہار کریں مگر ضرورت سے زیادہ ہمدردی جتانے کی ضرورت نہیں، یہ بھی جاننے کی کوشش کریں کہ مریض آپ سے کیا چاہتا ہے، آپ بھی اسے بتائیں کہ آپ اس سے کیا چاہتے ہیں، اگر مریض آپ سے راضی نہ ہو تو بحث نہ کریں اور اس کو یہ احساس دلائیں کہ یہ سب موقتی ہے اور سب کچھ بہت جلد ٹھیک ہوجائے گا۔

۵۔مرگی کا دورہ

اس مرض میں مریض کے اعصاب اچانک سینے کی طرف کھنچتے چلے جاتے ہیں اور ایک بے ساختگی میں چیخ نکل پڑتی ہے۔اور آواز غراہٹ کے ساتھ بند ہونے لگتی ہے۔ پیٹھ کے اعصاب سخت ہوجاتے ہیں اور ہاتھ و پاؤں اکڑ جاتے ہیں اور بالآخر مریض بے ہوش ہوجاتا ہے۔

جب ایسی کیفیت طاری ہو تو مریض کو روکے نہیں اور اگر ممکن ہو تو سہارا دے کر لٹادے، مریض کے اطراف کی خطرناک اشیاء کو ہٹادیں مریض کے جسم پر بندھی ہوئی چیزوں کو ڈھیلا کردیں: اگر مریض بے ہوش ہوگیا ہو تو اسے کروٹ دے دیں تاکہ منہ سے جھاگ وغیرہ نکلے تو ہوا کی نالی میں جانے کے بجائے زمین پر گر جائے، اگر دیکھیں کہ مریض کی سانس رک رہی ہے تو پرواہ نہ کریں۔لیکن اگر دیر تک رکی رہے تو اس کے منہ میں پھونک کر تنفس کو بحال کریں، مریض کو اندھیرے ماحول میں لٹادیں، مریض کے منہ میں کچھ نہ ڈالیں اور نہ ہی اسے ہلائیں، اگر وہ دورہ کا وقفہ طویل ہوجائے تو ڈاکٹر سے رجوع کریں، اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ مریض کے دوبارہ پوری طرح ہوش میں آنے سے پہلے دوسرا دورہ نہ پڑے، اگر ایسا ہو تو یہ شدید خطرہ کی علامت ہے اور ایسی صورت میں فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں، عام حالات میں تھوڑی دیر میں سب کچھ نارمل ہوجائے گا۔

٦۔صدمہ

جب کسی حادثہ وغیرہ کی وجہ سے دل کی حرکت بڑھ جاتی ہے، اعضاء کی صلاحیتوں میں انحطاط شروع ہوجاتا ہے، مریض کا چہرہ سفید پڑ جاتا ہے، اعضاء سست ہوجاتے ہیں، آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہے، قئے بھی ہوسکتے ہے، پیاس لگنے لگتی ہے، خون کا دباؤ کم ہوجاتا ہے مریض غیر مرتب گفتگو کرنے لگتا ہے، غنودگی یا بے ہوشی طاری ہونے لگتی ہے۔۔تو ایسی صورت میں ذہنی یا جسمانی یا ہر دونوں صدمے پہنچنے کی علامت ہے اور دونوں علامتیں یکساں اور خطرناک ہیں۔۔۔یہ بات ذہین نشین کرلی جانی چاہیئے کہ ایسے صدمہ کے لیئے کوئی حد نہیں ہے۔بسا اوقات بڑی سے بڑی بات بھی نظر انداز ہوجاتی ہے۔اور بسا اوقات معمولی بات بھی صدمہ کا سبب بن سکتی ہے جیسے کسی قلم کار یا آرٹسٹ کی مخصوص انگلی کا کٹ جانا جس کے سبب اس کو یہ احساس ہوجائے کہ اس کا مستقبل تباہ ہوگیا ہے۔

صدمے کی وجوہات علاہو جسمانی حادثہ کی بھی ہوسکتی ہے جیسے موت کا خوف، معاشی بحران کا سامنا، شدید و ناقبل برداشت درد کا خوف،

معذور ہوجانے کا خوف، خود اپنی زندگی کے مراحل و مسائل کے چیلنج کو قبول کرنے کے بعد ناکام ہوجانا، طرزِ زندگی بدل جانے کا خوف، کسی کے زیردست ہوجانے کا خوف، خاندان کے کسی خاص فرد کو گم کردینا، مریض یا زخمی کا حالات کے مقابلہ سے انکار کردینا، شکست خوردگی کا احساس، اپنی واقعی ضروریات یا مجبوری کے بیان کرنے میں عاجز ہونا، حادثہ کے وقت اجنبی لوگوں کے درمیان گھر جانا خصوصاً بڑے لوگوں کے درمیان، حادثہ کا شکار ہونے والے کا خاطر خواہ اپنے غصے کا اظہار نہ کرسکنا یا سبب حادثہ نہ بیان کرسکنا یا صحیح قصوروار کی نشاندہی سے عاجز ہوجانا۔۔۔ایسی صورت میں بعض وقت حادثہ کا شکار ہونے والا خود اپنے مددگاروں سے بھی الجھ جاتا ہے۔وغیرہ۔

پس ایسی حالت میں جب صدمہ خوف یا بے چینی کے سبب ہو تو خاموش رہیں، زیادہ ہمدردی نہ جتائیں۔اس پر نظر رکھیں اور اپنی مدد کا یقین دلائیں، اگر صدمہ چوٹ یا زخم یا حادثہ کے سبب ہو تو اسے لٹادیں، پاؤں کو اوپر رکھیں بشرطیکہ سینہ و سر پر چوٹ نہ لگی ہو، اگر سانس چلنے میں دشواری ہو رہی ہو تو سر کو تھوڑا سا اٹھادیں اور اس کو نیم گرم رکھیں، بہت گرم نہ رکھیں، ماحول کو خاموش کریں، مریض کو یقین دلائیں کہ وہ بہ جلد ٹھیک ہوجائے گا اور طبی امداد بہم پہنچائیں، اگر صدمہ میں صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت کم ہوجائے اور وہ بے ساختہ و بے قابو ہوکر رونے لگے تو اسے دباؤ کے ساتھ گرم کھانے اور پینے کو دیں مگر حدود اخلاق میں رہیں۔اسے مجمع سے الگ کردیں، اس سے ہمدردی جتائیں، مدد کا وعدہ کریں، گفتگو کرنے پر اس کو آمادہ کریں، اپنے پرخلوص ہونے کا اظہار کریں، اپنی مجبوریاں و حدود بتلائیں، نہ ہی اس پر پانی ماریں اور نہ ہی کچھ چیز، اگر صدمہ کے نتیجہ میں بے حس ہوکر بحث کرنے لگے، اپنی صلاحیتوں پر بے جا اعتماد کا اظہار کرے، تیز بات تو کرے مگر سنے کسی کی نہیں، بے ہودہ مذاق کرے، لا متناہی مشورے دے، دوسرے سے امیدیں جتلائے اور مطالبہ کرے، بکواس زیادہ اور کام کی بات کم کرے ۔۔۔تو ایسی صورت میں اس کو اتنا بولنے دیں کہ وہ تھک جائے، اس کو جسمانی تھکادینے والا کام دیں، اسے گرم کھانے اور پینے کو دیں، اسے ہرگز یہ نہ بتائیں کہ وہ غیر معمولی (بے مقصد) کام کر رہا ہے، اس سے نہ ہی بحث کریں اور نہ ہی یہ بتائیں کہ وہ کیا (نامعقول قول یا کام) کر رہا ہے۔

بعض وقت مریض صدمہ کی وجہ سے ایکدم خاموش ہوجاتا ہے یا بے حس ہوجاتا ہے اور کسی کی طرف توجہ نہیں دیتا، بلاوجہ یا تو کھڑا ہی رہتا ہے یا بیٹھا، اپنے احساسات کا اظہار نہیں کرتا، خود کو بے یار و مددگار سمجھتا ہے، اپنے اطراف کے ماحول سے ناآشنا رہتا ہے، اس کی حرکتیں بے مقصد رہتی ہیں، وہ مسائل سے اپنے کو لاتعلق کرلیتا ہے، بے چین و مذبذب رہتا ہے، کوئی کام کسی اور کے سہارے کے بغیر کرنے پر راضی نہیں ہوتا۔ایسے شخص سے خوش اخلاقی و محبت سے اپنے تعلقات کو استوار رکھیں، اس کو احساسات کے اظہار کی پوری آزادی دیں، اسے احساس دلائیں کے دوسرے اس کے ساتھ لگاؤ رکھتے ہیں، گرم چیزیں کھانے اور پینے کو دیں، بہت سادگی سے اس کی نگرانی کریں، نہ ہی اس پر نفریں کریں اور نہ اسے کسی چیز کے لیئے اکسائیں اور نہ ہی اپنی ناراضگی کا اظہار کریں۔

بعض صدمات میں مریض کی بے چینی و ہسٹریائی کیفیت ہوجاتی ہے۔اس کیفیت میں اس کو یہ یقین ہوجاتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی جہت سے ناکارہ ہوگیا ہے یا جسم کا کوئی عضو یا حصہ بے کار ہوگیا ہے۔۔تو ایسی حالت میں اس سے ہمدردی کریں اور اس سے دلچسپی کا اظہار کریں، اسے معمولی کاموں میں مصروف کردیں، اس سے یہ نہ کہیں کہ اس کی کوئی بات غلط ہے یا یہ اس کی ذاتی اپج ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے (جیسے بھوت وغیرہ کا دیکھنا یا بے اصل توہمات وغیرہ) اس طرح کہ نہ ہی اس کی باقاعدہ رد ہو اور نہ ہی بالیقین قبولیت بلکہ اظہار بین بین ہو اور اس میں دلچسپی ظاہر کریں۔نہ ہی اسے مورد الزام ٹھہرائیں اور نہ ہی اس کا مذاق اڑائیں، اور نہ ہی اسے صدمہ کی طرف متوجہ کرائیں اور نہ ہی اس سے بالکل بے پرواہ ہوجائیں بلکہ اس کی نگرانی کرتے رہیں۔

ALAVIYATH Monthly

(Month of Zul-Qa'dah & Zul-Hijjah 1429 H ; Nov & Dec 2008)

Editor, Publisher, Printer : Syed Zameer Ahmed Abedi @Hussain
16-5-515, Azampura, Hyderabad - 24. Ph : 9394825240.